الا ان حزب اللہ ہم الغالبون

# مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ

مصنفہ

معراج الدین ایم اے نقشبندی مجددی

ناشر

مکتبہ عزیزیہ (منٹگمری) پاکستان

۲۹۰۶۹۹۴۰
ح ۲۸۱۱۹
~~۹۲۱۶~~
66274

جملہ حقوق محفوظ ہیں

ناشر: مکتبہ عزیزیہ ھڑپّہ
طابع: احمد حسن
مطبوعہ: دین محمدّی پریس لاہور

طبع بار اوّل ———— ایک ہزار
قیمت ———— تین روپے چار آنے

Marfat.com

# باسمہٖ

# مجدّدُ الفِ ثانی قدّس سرّہ العزیز

- برِصغیر پاک و ہند میں اشاعت اسلام کے مختلف ادوار
- غلاماں، خلجی، تغلق، سادات، لودھی عہدِ حکومت میں عوام کے دینی اور علمی رجحانات۔
- سُور خاندان میں علمائ کا اقتدار
- اکبر اور جہانگیر کے عہدِ حکومت میں دینی اور روحانی انتشار کی وجوہات
- حضرت مجدّد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا مقام "عزیمت"

معراجُ الدّین ایم۔ اے

مُصنّف کے دستخط کے بغیر کتاب مسروقہ متصوّر ہوگی

# اغلاط نامہ

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
| --- | --- | --- | --- |
| ۵ | ۲ | اکبری | اکبر |
| ۷ | ۸ | توری | توہم |
| ۲۰ | ۱۱ | جوازہ سماع | جوازِ سماع |
| ۲۱ | ۲ | سنہ ۱۵۲۶، ۱۴۱۵ء | سنہ ۱۵۲۶ - ۱۵۴۱ء |
| ۲۳ | ۱۳ | شطاریہ وقفہ | شطاریہ —— |
| ۲۶ | ۱۴ | تاآنکہ وہ ہندوستان چھوڑ کر امرکوٹ ہوتا ہوا شاہ طہماسپ بادشاہ ایران کے پاس پناہ لینا پڑی | تاآنکہ اسے ہندوستان چھوڑ کر شاہ طہماسپ بادشاہ ایران کے پاس پناہ لینا پڑی |
| ۴۴ | ۱۶ | متعفن منتشر | متعفن و منتشر |
| ۴۵ | ۱۱ | قیام گاہ آگرہ | قیام آگرہ |
| ۴۸ | ۵ | سو فیصدی | ایک فیصدی |
| ۶۴ | ۱۰ | پیر عبدالقادر جیلانیؒ جنگل | پیر عبدالقادر جیلانیؒ نے جنگل |

Marfat.com

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
| --- | --- | --- | --- |
| ۰۹ | ۱۷ | دربار میں طلب | دربار میں دوبارہ طلب |
| ۱۴ | ۲ | قضا و قدرت | قضا و قدر |
| ۱۱۴ | ۱ | تمیز حاصل ہے | تمیز حاصل نہیں ہے |
| ۱۴۳ | ۱۶ | دلبری | دلیری |
| ۱۴۴ | ۱۴ | اتباط | ارتباط |
| ۱۴۸ | ۵ | ان کی | ان کے |
| ۱۴۹ | ۴ | فقراء و استغنار | فقر و استغنار |
| ۱۵۴ | ۱۷ | کیوں زائد ہے | |
| ۱۶۳ | ۴ | بچی | ایک بچی |
| ۱۶۸ | ۳ | وہیں زائد ہے۔ | |
| ۲۱۳ | ۱۵ | میں زائد ہے | |
| ۲۲۳ | ۶ | نیازمنداں | نیازمندوں |
| ۲۴۲ | ۱ | فیض | میں فیض |
| ۲۴۸ | ۲ | اپنا یہی | اپنا یہ |
| ۲۴۸ | ۶ | کوشش | کوشش کی |
| ۲۵۲ | ۱۸ | لفظوں سے | لفظوں میں |

نوٹ ۔ سنین کے اندراج میں ما کی بجائے ـــ پڑھا جائے

# پیشکش

یائے عظامؒ، علمائے کرامؒ اور مجاہدینِ اسلامؒ کے حضور میں

(جن کی مسلسل جد و جہد اور عزم و یقین سے

برِصغیر پاک و ہند میں اشاعتِ اسلام ہوئی)

میری قسمت سے الٰہی پائیں یہ رنگِ قبول!

پھول کچھ میں نے چنے ہیں اُن کے دامن کیلئے

معراج

Marfat.com

Marfat.com

# تعارف

حضرت مجددِ اعظمؒ اور ان کی حیاتِ طیبہ کے بارے میں کافی کتب لکھی گئی ہیں. لیکن زیرِ نظر کتاب کو ان سب سے الگ اور منفرد حیثیت سے پیش کرنے کی ایک کامیاب کوشش کی گئی ہے۔

معراج الدین ایم اے مغربی پاکستان میں سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کے معروف دینی راہنماؤں میں سے ایک ہیں. اور انھوں نے قارئین کے سامنے تاریخ اور ادب کا ایک حسین اور معیاری امتزاج پیش کیا ہے

مجھے یقین ہے. کہ اس اہم تحقیقی کوشش کا ملک کے تمام علمی دینی حلقوں میں خیر مقدم کیا جائے گا. اس لئے کہ نئے حالات کے تحت اس قسم کی تحقیقی جدوجہد کی اشد ضرورت ہے۔

غلام محمد صدیقی ولی اللہی [illegible]
امام عبید اللہ سندھی
مدرسہ دار الارشاد
پیر جھنڈا، ضلع حیدرآباد
سندھ

Marfat.com

# امیر المؤمنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔
حضرت عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔
حضرت حفص رحمۃ اللہ علیہ
حضرت عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ
شیخ ناصر رحمۃ اللہ علیہ۔
شیخ ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ۔
شیخ اسحاق رحمۃ اللہ علیہ۔
شیخ ابوالفتح رحمۃ اللہ علیہ۔
شیخ عبداللہ واعظ اکبر رحمۃ اللہ علیہ۔
شیخ عبداللہ واعظ اصغر رحمۃ اللہ علیہ
شیخ مسعود رحمۃ اللہ علیہ۔
شیخ سلمان رحمۃ اللہ علیہ۔
شیخ محمود رحمۃ اللہ علیہ۔
شیخ نصیرالدین رحمۃ اللہ علیہ۔
شیخ شہاب الدین معروف بہ
فرخ شاہ کابلی رحمۃ اللہ علیہ۔

## شجرۂ نسب حضرت مجدد الف ثانی رح

شیخ یوسف رحمۃ اللہ علیہ
شیخ احمد رحمۃ اللہ علیہ
شیخ شعیب رحمۃ اللہ علیہ۔
شیخ عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ۔
شیخ اسحاق رحمۃ اللہ علیہ
شیخ یوسف رحمۃ اللہ علیہ
شیخ سلمان رحمۃ اللہ علیہ
شیخ نصیرالدین رحمۃ اللہ علیہ
امام رفیع الدین رح بانی قلعہ سرہ[ند]
شیخ حبیب اللہ رحمۃ اللہ علیہ
شیخ عبدالحی رحمۃ اللہ علیہ۔
شیخ زین العابدین ر[ح]
شیخ عبدالاحد رحمۃ اللہ [علیہ]
شیخ احمد رحمۃ اللہ [علیہ]

Marfat.com

# فہرست


| مضامین | صفحہ |
| --- | --- |
| مقدمہ | ۱ |
| برصغیر پاک وہند میں اشاعتِ اسلام | ۱۱ |
| محمد بن قاسمؒ سے لیکر محمود غزنوی تک اشاعت اسلام کی رفتار | ۱۶ |
| محمود غزنوی کے حملہ سے فائدہ۔ | ۱۷ |
| محمدؒ غوری کا حملہ۔ | ۱۸ |
| اولیائے عظام کے ذریعے اشاعتِ اسلام | ۱۹ |
| خارجی اثرات جو اشاعت اسلام میں روک بنے رہے | ۲۲ |
| ظہیرالدین بابر سے پہلے اشاعت اسلام کی رفتار۔ | ۲۴ |
| نصیرالدین ہمایوں ایرانی ماحول میں۔ | ۲۷ |
| سور خاندان کے عہد حکومت میں علمائے ظواہر کا اقتدار۔ | ۲۸ |
| جلال الدین اکبر کے ابتدائی رجحانات۔ | ۳۰ |
| حکومت کے بارے میں اکبر کا نظریہ۔ | ۳۱ |

| | |
|---|---|
| ۱۳ | اکبر کے مذہبی اعتقادات میں لغزش کے اسباب۔ |
| ۱۴ | علاج بذاتہ مرض بن کر رہ گیا۔ |
| ۱۵ | سلطنت مغلیہ کو مستحکم کرنے کیلئے دین کے بندھنوں سے آزاد ہو کر سیاسی طریق اختیار کرنا۔ |
| ۱۶ | اکبری عہد میں ہندوستان کی مرکزیت۔ |
| ۱۷ | حضرت مجددؒ کی ابتدائی سرگرمیاں۔ |
| ۱۸ | حضرت مجددؒ کا دین الٰہی کے مقابل مجاہدانہ اقدام۔ |
| ۱۹ | اپریشن کب ہونا چاہیئے؟ |
| ۲۰ | ایسی بھی کوئی شام ہے جس کی سحر نہ ہو؟ |
| ۲۱ | سلسلہ نقشبندیہ کا ورود۔ |
| ۲۲ | حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ۔ |
| ۲۳ | نقشبندیہ حضرات کا مطمح نظر۔ |
| ۲۴ | حضرت خواجہ کے ہندوستان میں آنے کا مقصد وحید۔ |
| ۲۵ | مجددؒ کی شخصیت۔ |
| ۲۶ | وجہ تسمیہ سرہند شریف |
| ۲۷ | حضرت مجددؒ کا ابتدائی دور۔ |
| ۲۸ | نبوت کا کام انسانی قلب و فکر کو تبدیل کرنا ہے۔ |


Marfat.com

| | | |
|---|---|---|
| ۲۹ | مجددؒ مشکوٰۃ نبوت سے مستنیر ہوتا ہے۔ | ۷۴ |
| ۳۰ | جہانگیر کا دورِ حکومت۔ | ۷۵ |
| ۳۱ | حضرت مجددؒ کی فراست۔ | ۷۶ |
| ۳۲ | حضرت مجددؒ کی تبلیغی سرگرمی اور مخالف عناصر کے تخریبی کام | ۷۷ |
| ۳۳ | جہانگیر کے دربار میں حضرت مجددؒ کی پہلی بار طلبی۔ | ۷۸ |
| ۳۴ | حضرت مجددؒ کا نعرۂ حق۔ | ۸۱ |
| ۳۵ | گوالیار کا قلعہ خانقاہِ مجددیہ کی صورت میں۔ | ۸۴ |
| ۳۶ | معاہدے کی حقیقت۔ | ۹۲ |
| ۳۷ | معاہدہ کے ٹوٹ جانے کی تاریخی مثال۔ | ۹۴ |
| ۳۸ | اکبری الحاد کا قلع قمع کرنے والے حضرت مجددؒ ہیں؟ | ۹۶ |
| ۳۹ | تصوف کو صحیح مقام پر لانے والے حضرت مجددؒ ہیں۔ | ۹۸ |
| ۴۰ | وحدۃ الوجود کے مقابلے میں وحدت الشہود کا نظریہ۔ | ۹۹ |
| ۴۱ | مسلہ کا مطلب۔ | ۱۰۰ |
| ۴۲ | عبادات و معمولات۔ | ۱۰۳ |
| ۴۳ | وصال۔ | ۱۰۴ |
| ۴۴ | مولینا عبدالماجد دریابادی کا قول۔ | ۱۰۷ |
| ۴۵ | مکتوبات شریف پر تبصرہ۔ | ۱۰۸ |


Marfat.com

| | | |
|---|---|---|
| ۴۶ | مکتوبات شریف۔ | ۱۱۱ |
| ۴۷ | خانوادۂ عالیہ مجددیہؒ۔ | ۱۴۹ |
| ۴۸ | خاندان عالیہ مجددیہؒ کا نصب العین۔ | ۱۵۱ |
| ۴۹ | خانوادۂ عالیہ مجددیہؒ نے فقر و استغنا کی مسند کو ترک نہیں کیا۔ | ۱۵۹ |
| ۵۰ | صاحبزادگان حضرت مجددؒ۔ | ۱۶۱ |
| ۵۱ | حضرت خواجہ محمد سعیدؒ۔ | ۱۶۶ |
| ۵۲ | صاحبزادگان قیوم ثانی حضرت محمد معصوم کمالؒ بن حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ۔ | ۱۷۸ |
| ۵۳ | حضرت خواجہ محمد فرخؒ بن حضرت مجددؒ | ۲۰۱ |
| ۵۴ | حضرت محمد عیسیٰؒ بن حضرت مجددؒ۔ | ۲۰۲ |
| ۵۵ | حضرت محمد اشرفؒ بن حضرت مجددؒ۔ | ۲۰۳ |
| ۵۶ | حضرت شیخ محمد یحییٰؒ بن حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ۔ | ۲۰۴ |
| ۵۷ | خانوادۂ مجددیہؒ کے افراد۔ | ۲۰۵ |
| ۵۸ | اُمرائے سلطنت۔ | ۲۱۵ |
| ۵۹ | حضرت مجددؒ کی صحبت کا اثر۔ | ۲۱۸ |
| ۶۰ | خلفائے حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ۔ | ۲۲۹ |
| ۶۱ | خلفاء سلسلہ نقشبندیہ مجددیہؒ | ۲۴۳ |


Marfat.com

ے سجدۂ تعظیمی کروایا جائے۔ لیکن یہ کہہ کر "اے جہانگیر! یہ کھلی حماقت نہیں ے؟ کہ میں اپنے جیسے بے بس انسان کے سامنے گردن جھکاؤں" جہاں کے استکبار و نخوت کو کھلا چیلنج دیا۔ جہانگیر نے غیض و غضب میں یہ کرنا تھا، کیا۔ لیکن آخر ہوا وہی جو حق و باطل کی جنگ میں ہوا کرتا ہے شہنشاہ اپنی غلطی کا اعتراف کرتا ہے۔ اُسی اعتراف و شکست سے ندہ اُٹھا کر حضرت مجددؒ نے اکبری الحاد کے جنازہ کو گہرے گڑھے میں ن کر دیا۔ اور خود احیائے اسلام اور تبلیغِ دینِ حقہ" کے کام کو شروع ردیا۔ ——————— !

حضرت مجددؒ کا مقام علمیت میں بہت بلند ہے۔ علمائے معاصرین نے آپ کے تبحر علمی کا اقرار کیا ہے۔ فیضی اور ابوالفضل ایسے فضلائے روزگار کو پ کی فضیلت کا اعتراف کرنا پڑا ہے۔ تصوف میں آپ مستقل صاحبِ سلسلہ یں۔ قطبِ دوراں حضرت کمال کیتھلیؒ ایسے بزرگ شیر خوارگی میں ہی انوارِ ولایت کے آثار آپ کی پیشانی سے پڑھتے ہیں۔ خود حضرت خواجہ باقی باللہؒ فرماتے یں۔ کہ شیخ احمدؒ ایک آفتاب ہیں۔ کہ ہم جیسے ہزاروں ستارے اُن کی وشنی میں گم ہو جائیں۔

آپ اگر چاہتے تو صرف درس و تدریس اور تلقین و ارشاد کی مسند پر بیٹھ کر خلقت کو فیض یاب فرماتے رہتے۔ لیکن مقدر میں اُن کمالات کے



Marfat.com

علاوہ اور کچھ بھی لکھا تھا جس کی زمانہ کو اشد ضرورت تھی۔ اللہ تبارک
وتعالیٰ نے آپ کو عزیمت کے بلند مقام پر کھڑا کر کے آپ سے وہ
کام لیا جس میں کسی دوسرے صاحبِ کمال کا مطلقاً سا جھا نہ تھا۔
ذَالِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ

(۱) حضرت مجددؒ کے سیرت نگار حضرات نے "عزیمت" کے کردار
کو وضاحت سے پیش نہیں کیا۔ کیوں کہ اکبری الحاد ایک دن میں
کھڑا نہیں کر دیا گیا تھا۔ بلکہ اس "دینِ الٰہی" کے اعلان کرنے کے
بہت سے اسباب تھے۔ کتاب ہذا میں اُنہی اسباب کو
وضاحت سے پیش کیا گیا ہے۔

(۲) اکبری الحاد کا تعلق صرف ہندوستان ہی سے نہ تھا۔ بلکہ اُس
کے اثرات تمام دُنیائے اسلام میں پھیل رہے تھے۔ علمی، تمدنی
اور ثقافتی لحاظ سے ہندوستان کی مرکزیت نمایاں تھی۔ تاوقتیکہ
ہندوستان کی مرکزیت متعین نہ ہو جائے۔ حضرت مجدد الف ثانیؒ
کا وجود علاقائی صورت میں ہی محدود ہو کر رہ جائے گا۔ سیرت نگار
حضرات اِس طرف بھی نہیں گئے۔

(۳) ہندوستان میں اشاعتِ اسلام زیادہ تر صوفیائے عظام
کی کوشش سے ہوئی ہے۔ اِس سلسلہ میں لازمی طور پر غیر مسلم کے



Marfat.com

رسم و رواج کو تالیف قلوب کے پردہ میں رہنے دیا گیا۔ جو آہستہ آہستہ مذہبی صورت اختیار کرتے گئے۔ یہاں تک کہ "دین الٰہی اکبری شاہی" کے وجود کے ساتھ ہی تقشف اور تصوف کے راستہ سے اسلام میں داخل ہونے گئے اُن کے خلاف جہاد کرنا معمولی دل گردہ کا کام نہ تھا۔ حضرت مجددؒ نے اُن تمام بدعات کے خلاف ایک مؤثر قدم اٹھایا۔ سیرت نگار حضرات۔ حضرت مجددؒ کے اس کام پر پوری طرح روشنی نہ ڈال سکے۔

۴) نقشبندیہ سلسلہ میں "تصفیۂ قلب" کو "تزکیۂ نفس" سے مقدم رکھا ہے۔ اس کی افادیت جملہ سلاسل کے نزدیک نمایاں ہے۔ شاید اسی لیئے "بدایت در نہایت" کہا گیا ہے۔ چونکہ سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ میں تمام سلاسل کے فیوضات و برکات شمول ہو گئے ہیں۔ لہذا اس سلسلہ کی عالمگیر افادیت سے انکار نہیں ہو سکتا۔ جب کہ "استکمالِ شریعت" کا نام ہی طریقت حقیقت اور معرفت رکھا گیا ہو۔ تذکرہ نویس صرف ایک آدھ فقرہ لکھ کر اس اہم مضمون سے گذر گئے ہیں۔ حالانکہ حضرت مجددؒ کا یہ بہت بڑا کام ہے۔ جو انہوں نے طریقت کو شریعت میں سمو دیا ہے۔ اور "خلوت در انجمن" اور "نظر بر قدم" کے اندر مواجید و احوال کی کیفیات کو پنہاں کر دیا ہے۔



Marfat.com

بھی اشارہ ہے۔ جو امام سیوطیؒ نے جوامع الجوامع میں نقل کیا ہے
کہ: قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَکُوْنُ رَجُلٌ فِیْ اُمَّتِیْ یُقَالُ
لَہٗ صِلَۃٌ یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ بِشَفَاعَتِہٖ کَذَا وَکَذَا۔ ارشاد فرمایا
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میری اُمت میں ایک شخص صلہ ہوگا
(مخلوق کو خالق سے ملانے والا یا شریعت کو طریقت کے ساتھ
جمع کرنے والا) جس کی شفاعت سے اتنے اتنے یعنی بے شمار آدمی
جنت میں داخل ہوں گے۔ دونوں معنی کے لحاظ سے آپکی ذات
بابرکات صلہ اور مصداق حدیث ہے۔

(۵) اکبری الحاد پورے زور پر تھا۔ اور اُس کے پیدا کردہ دین الٰہی کے
مہلک اثرات عوام تک پہونچ رہے تھے۔ حضرت مجددؒ اسی وقت
اُس کے مقابلہ کے لیئے میدان میں اُتر آئے تھے۔ لیکن اللہ تعالیٰ
کو ابھی پختگی منظور تھی ——— حضرت خواجہ باقی باللہ
رحمۃ اللہ علیہ سے سلسلہ نقشبندیہ میں سلوک طے کرنا اور اس
واسطہ سے قیومیت اور مجددیت کا جامہ زیب تن کرنا باقی تھا۔

(۶) اس اثنا میں الحاد کا مواد بھی پختہ ہو کر رسنے لگ گیا تھا۔ بنا
عمل جراحی سے مواد خارج کر دیا گیا۔ سیرت نگار حضرات حضرت
مجددؒ کے اس شاہکار کی طرف نہیں گئے۔



Marfat.com

سیرت نگار حضرات کے نزدیک حضرت مجددؒ کا سب سے بڑا کام یہ تھا۔ کہ اُن کے مکاشفات و کرامات کو درج کر دیا جائے۔

(۷) حضرت مجددؒ کے کشف و کرامات سے کیسے انکار ہو سکتا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی اور شریعتِ محمدی علٰی صاحبہا والصلوٰۃ والسلام کے ناموس کی خاطر جان و مال پیش کر دیا گیا ہو۔ اور قبول کرنے والے نے قبول بھی کر لیا ہو۔ اس وقت ارض و سما کی ہر شئے پر تصرف ہو جاتا ہے۔ مَنْ کَانَ لِلّٰہِ کَانَ اللّٰہُ لَہٗ ؎

تو ہم گردن از حکم داور مپیچ!
کہ گردن نہ پیچد ز حکم تو ہیچ!

جس پر توجہ ڈالی وہ ہیئت بدل گیا۔ مٹی کے ڈھیلے پر توجہ ڈالی وہ خالص سونا ہو گیا کوڑھ کے مریض کو آنِ واحد میں شفا مل گئی۔ مُردہ کے قلب پر توجہ فرمائی ذاکر ہو گیا۔ شاید اسی لیے حضرت مجددؒ نے فرمایا ہے۔ کہ "اگر میں خشک لکڑی پر توجہ دُوں۔ تو وہ اس قدر منور ہو جائے۔ کہ تمام عالم کو منور کر دے۔ اور ہر چیز کو فیض پہونچائے۔ لیکن میں ایسا کرنا نہیں چاہتا۔

(۸) حضرت مجددؒ کے مکتوبات کے بارہ میں تبصرہ کرنا بہت مشکل ہے۔ تاہم اُن کی افادیت اس قدر واضح ہے۔ کہ آج بھی الجھے

ہوئے اور پیچ در پیچ مسائل کے حل مکتوبات شریف سے حاصل
ہوتے ہیں۔ شریعت، طریقت، حقیقت اور معرفت کسی شق کو
بھی حضرت مجدد نے نہیں چھوڑا۔ میں نے چند مکتوبات مترجم نقل کئے
ہیں۔ اور کوشش کی ہے۔ کہ ان منتخبات میں اعتقادات، اعمال
اخلاص، طریقت، حقیقت اور معرفت کے بارے میں حضرت
مجدد کے اپنے ارشادات قارئین کرام کے لیئے دعوتِ فکر و عمل کے
سلسلہ میں مہیا کر دیئے جاویں۔ عبارت واقعی بہت مشکل ہے
تاہم بار بار پڑھنے اور کسی صاحب حال سے سمجھنے سے مطلب ذہن
میں آجاتا ہے۔ اگر بعض حالات میں یہ مُدعا حاصل نہ ہو سکا۔ تو کم از
کم اس کتاب میں ان اقتباسات کا شمول یمن و برکت سے خالی
نہیں ہے۔

(۹) خانوادۂ عالیہ مجددیہ کے حالات بھی کم و بیش شامل کر دیئے ہیں
اگرچہ اُن کے حالات لکھنے کے لیئے فرصت درکار ہے۔ تاہم کتاب
ہذا میں اجمالاً شامل کرنے کا مقصد دو حال سے خالی نہیں ہے

(ا) اوقاف کے پردہ میں اگر جاگیرداری اور سرمایہ داری کو اختیار
کیا جاتا۔ تو ہندوستان بھر میں "سرمایہ داری اور جاگیرداری" کے
الفاظ محض خانوادۂ مجددیہ کے لیئے مختص ہو کر رہ جاتے۔ کیونکہ



Marfat.com

چار شاہان اولوالعزم کی وابستگی خانوادۂ مجددیہ سے رہی ہے لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ اس خانوادۂ عالیہ کے افراد نے اپنے آبائی موروثی مسندِ فقر و استغنا کو کسی حالت میں ترک نہیں کیا۔

ب) خانوادۂ عالیہ مجددیہ کے تمام افراد سرتاجِ ولایت رہے ہیں، صاحبِ کشف و کرامات اور مستجاب الدعوات تسلیم کیے گئے ہیں۔ علومِ ظاہرہ میں اکثر صاحبِ تصنیف ہیں لیکن انہوں نے سوائے شریعتِ غرّا کی ترویج کے اور کوئی اپنا نصب العین نہیں رکھا۔

حضرت مجددؒ کے خلفاء اور خلفاء در خلفاء کے نام بھی شامل کر دیئے ہیں۔ تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کی ہمہ گیر شہرت کس قدر ہے۔ تمام اسلامی ممالک میں حضرت مجددؒ کے خلفاء کے خلفاء پھیلے ہوئے ہیں، اور ان کی وجہ سے تلقین و ارشاد کا سلسلہ قائم و دائم ہے۔

کتاب پیشِ نظر ہے، میں نے چند احباب کے اصرار پر خیالات صفحات پر بکھیرے ہیں۔ یہ کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔ کہ اس کتاب کی تیاری میں کس قدر کام کرنا پڑا ہے۔ اور کہاں تک میں اپنے کام سے عہدہ برآ ہو سکا ہوں ؎

اگر سیاہ دلم، داغ لالہ زار توام
و گر گشادہ جبینم، گلِ بہار توام



Marfat.com

یہ بہت بڑی کوتاہی ہوگی اگر میں اُن تمام مخلص دوستوں کا شکریہ ا[دا]
کروں جن کے مفید مشورہ سے مجھے ابواب کی ترتیب اور تدوین کے [سلسلہ]
میں امداد ملتی رہی ہے۔

معراج الدین
ایم۔ اے



Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امام ربانی، محبوب سبحانی، مجدد الف ثانی حضرت شیخ احمدؒ سرہندی قدس سرہ العزیز کی سیرت اور مقام مجددیت کے بارے میں لکھنے سے بیشتر یہ ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان اسباب و علل پر ذرا تفصیل سے بحث کی جائے۔ جن کی وجہ سے حضرت مجددؒ کو جان کی بازی لگا کر اکبر کے تیار کردہ الحاد کے قلعہ کو سر کرنا پڑا۔ یہ حقیقت اُس وقت واضح ہو سکتی ہے، جب اس برِصغیر پاک و ہند میں اشاعتِ اسلام کے مختلف ادوار کا ذکر بھی قدرے تفصیل سے کر دیا جائے

# برِصغیر پاک و ہند میں اشاعتِ اسلام

محمدؒ بن قاسم پہلا سپہ سالار ہے، جس نے اپنے قوتِ بازو اور عمل سے اس خطہ کے رہنے والوں کو اسلام سے رُوشناس کرایا۔ اگرچہ اُس سے پہلے ہند کے ساحل پر ملاحوں کے باہم اختلاط سے اسلام کا نام اس مُلک میں پہنچ چکا تھا۔ تاہم صحیح معنوں میں اسلام کا پیغام محمدؒ بن قاسم اور اُس کے ساتھی ہی لانے والے تھے۔

وہ کون سی وجوہات تھیں. جن کی بنا پر محمدؐ بن قاسم کو باوجود کام کے واپس دمشق جانا پڑا. اُن پر بحث کرنا میرا کام نہیں. البتہ اتنا کہنے کا مجھے حق ہے. کہ تبلیغ و اشاعت کا سلسلہ ایک اچھے خاصے عرصہ کے لیے رک گیا.

نوجوان سپہ سالار تبلیغی مشن کے سلسلہ میں یلغار کرتا ہوا ہندوستان میں وارد نہیں ہُوا تھا. اُس کا اصل مقصد سلطنتِ بنوامیہ کا رعب و جلال دکھانا تھا. وُہ بھی مجبور ہو کر:—

## ہند پر عرب کا حملہ

لنکا کے راجہ نے چند عرب تاجروں کے یتیم بچوں اور بیوہ عورتوں کو بمعہ تحائف جہاز میں سوار کر کے خلیفۂ دمشق کی خدمت میں بھیجا. لیکن اُن جہازوں کو دیبل (موجودہ کراچی) کے نزدیک بحری ڈاکوؤں نے لُوٹ لیا. اس پر بصرہ کے حاکم حجاج بن یُوسف نے سندھ کے راجہ داہر سے عورتوں اور بچوں کی واپسی اور اس نقصان کی تلافی کا مطالبہ کیا. راجہ داہر نے غرور کی وجہ سے ایسا کرنے سے اِنکار کر دیا. اس پر حجاج نے ایک مختصر سی فوج بھیجی جس کو شکست ہُوئی. اب حجاج نے اپنے سترہ سالہ نوجوان بھتیجے اور داماد محمدؐ بن قاسم کو سندھ پر فوج کشی کے لیے خلیفہ ولید کے حکم سے بھیجا. محمدؐ بن قاسم نے مکران کی راہ سے سندھ پر حملہ کیا اور شہر دیبل کو فتح کر لیا. اور آگے بڑھنا شروع کیا. پھر دریائے سندھ کو پار

ے راؤر کے مقام پر حملہ آور ہوا۔ راجہ داہر نے مقابلہ کیا۔ لیکن شکست
ئی۔ اور لڑتا ہوا مارا گیا۔ اس کے بعد محمدؒ بن قاسم نے برہمن آباد پھر ملتان پر
ہ کرلیا۔ غرضیکہ اس مختصر سے عرصہ میں ہندوستان کی تمام مخالف طاقتیں
بن قاسم کے سیلاب کے آگے خس و خاشاک کی طرح بہہ گئیں۔ لیکن سیاسی
بن و مقاصد نے اس نوجوان کو واپس جانے پر مجبور کیا۔ تاہم اس تھوڑے
ہ عرصہ میں نوجوان سپہ سالار کے حسنِ اخلاق اور تدبر کے نقوش بحیثیت
لمان آج بھی نمایاں طور پر نظر آتے ہیں۔

ممالک جہاں اسلام قرونِ اُولیٰ میں عرب فاتحین کے ذریعہ سے پھیلا
ے۔ وہاں شرک و بدعات کا اثر بہت کم پایا جاتا ہے۔ بخلاف اُن ممالک
ں جہاں اسلام عرب کے واسطے سے نہیں بلکہ عجم کے ذریعہ سے پھیلا ہے۔
ں شرک و بدعات کا بہت زور رہا ہے۔ اسلام توحید لے کر آیا ہے۔ اور
رک و بدعات کو کسی رواداری کی صورت میں بھی برداشت نہیں کرتا۔
ں وجہ ہے۔ کہ تین سو ساٹھ خداؤں کو ماننے والے جب ایک خُدا کے قائل
ہوئے۔ تو زندگی کے کسی حصہ میں بھی اُن کا غیر اللہ کی طرف خیال نہیں گزرا
یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا مقصد
مختصر الفاظ میں یہ ہے۔ کہ خُدا سے بھاگے ہوئے انسانوں کو ایک خُدا کے
حضور میں اعتقاداً اور عملاً جھکا دیا جائے۔ اور معبودانِ باطل کے ایک ایک



Marfat.com

نقش کو صفحۂ ہستی سے کلیتہً محو کر دیا جائے۔

چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم افضل ہو ابی و امی فتح مکہ کے وقت خانہ کعبہ میں رکھے ہوئے بتوں کو جَآءَ الحَقّ وَزَھَقَ البَاطِلُ پڑھ کر اپنے ہاتھ سے نیست و نابود کرتے جاتے ہیں۔ تاکہ شرک کا وجود کسی شکل و صورت میں بھی باقی نہ رہے۔ اِس کے ساتھ ہی اِس اہم واقعہ کو بھی پس پشت ڈالا نہیں جا سکتا۔ کہ فتح مکہ کے فوراً بعد غزوہ حنین کے موقعہ پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ معظمہ کے نو مسلم مجاہدین کو غنیمت کا وافر حصہ عنایت فرما کر رواداری اور تالیفِ قلوب کی بہترین مثال پیش کی ہے۔ لیکن توحید کے معاملہ میں اِنہیں نو مسلم مجاہدین کے آباؤ اجداد کے ساتھ ادنیٰ سی رواداری بھی قائم نہیں رکھی۔ بلکہ اُن کے معبودانِ باطل کے ایک ایک خدو خال کو اپنے ہاتھ سے مٹانا فریضۂ نبوت میں شامل کر لیا۔ یہی وجہ تھی کہ خلافتِ راشدہ کے فوراً بعد اگرچہ تلوار حصول اقتدار کے لیئے نیام سے باہر آئی۔ اور ایسی باہر آئی کہ دُنیا اور دُنیا والے حیران رہ گئے۔ اور قیاس کرنے پر مجبور ہو گئے۔ کہ شاید انحطاط کا مقصد پورا ہو رہا ہے۔ مگر رواداری کی ایک مثال بھی ایسی نظر نہیں آتی جس سے یہ معلوم ہو کہ عجمی تأثرات کے تحت شرک فی التوحید نمودار ہوا ہو۔ اور اربابِ حل و عقد چُپ چاپ بیٹھے دیکھا کیئے ہوں۔



Marfat.com

اِس بات سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ مابعد کے دور میں جب
ں کی رواداری میں غلو ہونے لگا۔ اور فلاسفہ یونان کی تحریروں نے
ر ڈالنا شروع کیا۔ تو اصولِ دین اور توحید کے بارے میں کچھ رخنے
کرنے کی کوشش ہوئی۔ لیکن تاریخ کا طالب علم اچھی طرح جانتا ہے
لقِ قرآن" کے مسئلے کو امام احمدؒ بن حنبلؒ نے کس طور پاش پاش کر دیا۔
طرح "ابن مقنع" کی الوہیت کس طرح تلوار کے ذریعہ سے ختم کی گئی۔
اِس کا مقصد یہ ہے۔ کہ ممالک جہاں اسلام اصحاب یا تابعین
ع تابعین کے ذریعہ سے پھیلا ہے۔ وہاں شرک کو جڑ سے کاٹا گیا ہے۔
ممالک کے بسنے والوں کے ہر مطالبات کو رواداری کی عینک سے
ینے کی کوشش کی ہے۔ لیکن شرک فی التوحید یا شرک فی الرسالت
سی حصے کو بھی رواداری کے پہلو سے سوچنے کی کوشش نہیں کی۔
غیر مسلم سے جزیہ قبول کر لیا۔ اپنی پسپائی یا شہادت کو بھی قبول
نے میں دریغ نہیں کیا۔ مگر "تثنیہ" یا "تثلیث" یا دیگر عقائدِ
لہ کو داخل فی الدین ہونے کی رواداری پیش نہیں کی۔ یوں تو تالیف
ب کا معاملہ ہر وقت اور ہر ملک میں پیش آتا رہا ہے۔ لیکن عرب فاتحین
غیر مسلم کے عقائدِ فاسدہ کو دین میں انجذاب ہونے نہیں دیا۔
البتہ وہ ممالک جہاں پر اسلام عجم کے ذریعہ سے پھیلا ہے وہاں



Marfat.com

پر تالیفِ قلوب کے پردے میں غیر مُسلم کے عقائد بھی غیر شعوری طور
بالتدریج اسلام میں داخل ہوتے گئے۔ تا آنکہ شجر اسلام کی صحیح صورت
شرک و بدعات کی گھناؤنی شاخوں کے اندر چھپ کر رہ گئی جس کو
صورت میں لانے کے لیئے کسی مُجدّدِ وقت کی ضرورت ہوتی رہی۔
اپنی جان و مال کی بر وقت قربانی دے کر اسلام کے شجر کو صحیح طور
نشو ونما کا موقعہ دیا۔ اور شرک و بدعات کی جملہ خودرو شاخوں کو
و جزم کی کلہاڑی سے کانٹ چھانٹ کر دکھایا۔

اِس لیئے یہ ایک حقیقت ہے کہ اگر اس برصغیر پاک و ہند میں
قرونِ اُولیٰ میں عرب فاتحین کے ذریعہ سے پھیلا ہوتا۔ اور اِسکی حف
دو چار صدی تک قائم رہتی۔ تو اکبر کا دینِ الٰہی یا دوشنبہ عقائد
خرافات ہرگز ہرگز داخل فی الدین نہ ہوتے۔

## محمدؐ بن قاسمؒ سے لیکر محمودؒ غزنویؒ تک اشاعتِ اسلام کی

محمدؐ بن قاسم کے چلے جانے کے بعد تین سو سال تک اسلا
اشاعت رُکی رہی۔ یہ ٹھیک ہے۔ کہ بعض اہل اللہ اور صاحب
بزرگ اس ملک میں وارد ہوتے رہے۔ اور اپنے ماحول کو تھوڑا

ن کرتے رہتے۔ لیکن اُن حضرات کی یہ کوششیں تبلیغ و اشاعت میں
ں وقتی تھیں۔ البتہ اُن حضرات کے ورُود کا یہ فائدہ ضرور ہوتا رہا۔ کہ
ب و سندھ وغیرہ علاقوں میں اسلام کا نام ایک مذہب کی فہرست
آنا شروع ہو گیا۔

## یر سُبکتگین کا حملہ

اچانک جے پال کی پیش قدمی نے امیر سُبکتگین کو پشاور کے راستے ہندوستان
سرزمین میں وارد ہونے کا موقع دیا۔ اور اہالیانِ ہند کے کانوں میں
لام" اور "جزیہ" کا لفظ طوعاً و کرہاً پہنچنے لگا۔ اور اس سلسلہ کے
تھ ہی بزرگانِ عظام کا ورُود گاہے بگاہے ہوتا رہا۔

## مُود غزنوی کے حملے سے کس قدر فائدہ پہنچا

محمُود غزنوی کی یلغار نے کھلے
ردں اسلام کا پیغام بہت دور تک پہونچا دیا۔ اگرچہ یہ پیغام کسی
وزنہ سکیم کے تحت عمل میں نہیں آیا۔ تاہم اس کی عالمگیر افادیت سے
کار نہیں ہو سکتا۔ کہ متھرا، قنوج، اور سومنات کے مہاپرشوں اور راجاؤں
ر شوکت و ہیبت اسلام کا سکہ ماننا پڑا۔ اس کے سترہ حملوں نے
سلام کو قریب قریب تمام ہندوستان میں غیر شعوری طور پر نفوذ ہونے
ا موقعہ دیا۔ اور ساتھ ہی محمُود غزنوی کے پے در پے حملوں کا یہ فائدہ پہنچا



Marfat.com

کہ اہل اللہ اور علماء کرام ہندوستان کی سرزمین میں بغرض تبلیغ وار
دین وارد ہونے شروع ہو گئے۔

چنانچہ حضرت علی ہجویریؒ المعروف حضرت داتا گنج بخشؒ
اسی غزنوی عہد میں وارد ہوئے ہیں جن کی فیض صحبت نے گردو نواح
اسلام سے منور کر دیا۔

## محمود غزنوی کا انتقال

محمود غزنوی کا وصال ۱۰۳۰ء
ہوتا ہے۔ اس کے بعد اس کے بیٹو
میں خانہ جنگی رہی۔ اور قریباً ایک صدی تک اسلام کی اشاعت کی رف
میں کوئی خاص ترقی نہیں ہوئی۔

## محمد غوری کا حملہ

۱۱۹۲ء میں محمد غو
نے دہلی کے تخت و تاج پر قبضہ کیا
حضرت معین الدین اجمیریؒ اس سے پہلے اسلام کی اشاعت کے لیے
مرکز پر قبضہ جما بیٹھے تھے۔ اور تبلیغ کا کام اچھے پیمانے پر ہو رہا تھا
جس کو بہت زیادہ تقویت محمد غوری کے فاتحانہ اقدام نے دی۔
حضرت کا کام اس قدر تیزی سے ہونے لگا۔ کہ ۱۲۳۵ء میں جب حض
اجمیریؒ نے انتقال فرمایا۔ تو لکھو کھا غیر مسلم مشرف بہ اسلام
چکے تھے۔



Marfat.com

# اولیائے عظام کے ذریعہ سے اشاعتِ اسلام

اسی دوران میں حضرت بہاؤ الحق زکریا ملتانیؒ ملتان میں وارد ہوتے
ں سندھ اور ملتان کے علاقہ جات میں اُن کی وجہ سے اسلام پھیلا۔
ل میں اسلام پھیلانے والے حضرت شیخ جلال الدین تبریزیؒ خلیفہ
رت شیخ بہاؤ الحق زکریا ملتانیؒ ہیں۔ اسی طرح مغربی پنجاب کے
لاع میں حضرت مسعود المعروف بابا فرید شکر گنجؒ کی ذات سے اسلام
ہت تقویت پہنچی۔ اور بے شمار اکھڑ اور اُجڈ قومیں حضور کے فیض سے
قہ بگوش اسلام ہوئیں۔ جنوبی و شمالی ہند کے علاقوں میں اسلام
ضرت معین الدین اجمیریؒ اور اُن کے خلیفہ حضرت قطب الدین بختیار
کیؒ کے ذریعہ سے پھیلا۔ اس دوران میں ہندوستان میں اسلامی حکومت
مل طور پر قائم ہو چکی تھی۔ اور علماء و فقراء کا ورود اس خطہ میں بہت
یادہ ہو گیا تھا۔

## خاندانِ غلامان ۱۲۰۶-۱۲۹۰ء

خاندانِ غلامان کی حکومت

اِن سلاطین میں سلطان التمش
کی شخصیت ایسی نظر آتی ہے۔ جو فقیر منش بادشاہ تھا۔ اور اُسکا نصب العین



Marfat.com

اہل اللہ کی دِل جوئی اور خدمت کرنا تھا۔ اِس خاندان کا آخری اور زبرد
بادشاہ بلبن باوجود اپنی شوکت اور سطوت کے حضرت نظام الدین او
کی عقیدت کو باعثِ فخر سمجھتا رہا۔

## خاندانِ خلجی ۱۲۹۰ء/۱۳۲۰ء

خاندانِ خلجی ۱۲۹۰ء/۱۳۲۰ء تک حکو
کرتا رہا۔ اِس خاندان کا زبردس
بادشاہ علاؤ الدین خلجی اَن پڑھ اور سخت گیر ہونے کے باوجود فقرا
اہل اللہ کی عقیدت کا دم بھرتا رہا۔

## خاندانِ تغلق ۱۳۲۰ء/۱۴۱۴ء

خاندانِ تغلق ۱۳۲۰ء/۱۴۱۴ء تک
حکمران رہا۔ اس عہد میں البتہ فق
کی نسبت اہل علم کی قدر زیادہ ہوئی۔ چنانچہ غیاث الدین تغلق نے حضر
نظام الدین اولیاءؒ کے سامنے جوازِ سماع کا محضر نامہ پیش کیا۔
کے جانشین محمد تغلق نے اپنے لیئے ایک علیحدہ راہ اختیار کی۔ بہر حا
خاندانِ تغلق کے عہدِ حکومت میں چشتیہ فقرا کی مرکزیت کو قدر
دھچکا لگا۔ قادریہ اور سہروردیہ بزرگانِ عظام مختلف حصو
تبلیغ وارشاد کرتے رہے۔



Marfat.com

# سادات اور لودھی خاندان میں علما کی ترقی ۴۸

۱۴۱۴ء ۱۴۵۰ء ۱۴۵۱ء ۱۵۲۶ء
ششہ خاندان سادات اور ـــہ خاندانِ لودھی کی
ست رہی. ان دونوں حکمرانوں کے زمانہ میں علما کو قدرے تبلیغ و
عت کا موقعہ ملتا رہا. لیکن دوسری طرف اِس بات کو بھی نظر انداز
ں کیا جاسکتا. کہ اسلام کی بڑھتی ہوئی اشاعت کے تحت بہت سے
ت ایسے رائج ہونے شروع ہو گئے. جس سے اسلام کے صحیح خد وخال
اُسی پرانی رواداری کے تحت تبدیلی ہونا شروع ہو گئی. اُن ہندو
واؤں کا مقصد بظاہر ہندو مسلم عقائد میں اتحاد و یگانگت تھا.
ں کی وجہ سے تبلیغ میں قدرے رکاوٹ ہوگئی. اور اِس زمانہ کے
فیائے عظام کو بھی مسامحت اور رواداری کا پہلو اختیار کرنا پڑا.
ں کا نتیجہ یہ ہوا. کہ عقائد میں غیر شعوری طور پر شرک و بدعات کا
ذ ہونا شروع ہو گیا. تاریخ کے اوراق ہمارے سامنے کھلے ہیں
ں کے مطالعہ سے یہ معلوم ہوتا ہے. کہ بارھویں صدی سے لے کر
درھویں صدی تک اِن ہندو پیشواؤں کا خوب دَور دَورہ رہا.

## ہندو پیشواؤں کا وجود
## "ہندو مسلم اتحاد و یگانگت" کا نعرہ

بارھویں صدی میں جب ہندوستان میں رامانج پیدا ہوا۔ اور بھگتی مت کے نام سے ایک مذہب قائم کیا۔ جس کا مقصد یہ تھا۔ کہ بھگتی پرمیشور کی کسی طرح کسی حالت میں کی جائے۔ مکتی کا ذریعہ ہے۔ رامانند چودھویں صدی میں پیدا ہوا۔ بھگتی تحریک کو شمالی ہند میں اُس نے خوب پھیلایا اس جماعت میں اعلیٰ اور ادنیٰ ذات کے تمام آدمیوں کو شامل کیا۔

## خارجی اثرات بھی اشاعتِ اسلام میں روک بنے رہے

کبیر بھگت پندرھویں صدی میں پیدا ہوئے رامانند کے چیلے تھے۔ "اللہ" اور "رام" ایک ہے۔ کی تعلیم دی

گورو نانک۔ پندرھویں صدی میں ننکانہ میں پیدا ہوئے ان کی تعلیم کا مقصد بھی اتحاد اور یگانگت تھا۔

چیتنیہ گورنگ مہا پرگو۔ بنگال میں پیدا ہوئے۔ وشنو مت کا پرچار کیا۔ اس مت میں بھی ہر ذات کے آدمی شامل تھے۔

یہ اور اسی طرح کے دیگر فرقے خارجی اثرات تھے۔ جو اسلام کے صحیح عقائد کی اشاعت میں روک بنے رہے۔

---

۹۲۱۹



66274

Marfat.com

| | |
|---|---|
| داخلی طور پر اسلام میں قرامطہ و اسماعیلیہ کا وجود نہایت مہلک اور خطرناک ثابت رہا ہے۔ | ملی اثرات جو صحیح عقائد کی عت میں رکاوٹ پیدا کرتے رہے |

بچہ ہندوستان میں قرامطہ اور اسماعیلیہ فرقوں کے داعی ملتان سندھ میں آکر اقتدار قائم کرتے رہے۔ تا آنکہ ان کے عقائد کی عت بارھویں صدی میں بڑے زور شور سے شروع ہو گئی تھی ان بلیغ کے مراکز اگرچہ سندھ اور ملتان رہے لیکن گاہ بگاہ یہ ملحد قے تختِ دہلی سے بھی ٹکراتے رہے۔

اسی طور ایرانی اور عجمی اثرات بھی عقائدِ حقہ پر ضرب کاری لگانے وشش کرتے رہے۔

صوفیائے عظام میں سے متقشف حضرات کے وجود نے بھی حیات کے پردے میں بعض معتقدین کے عقائد کو متزلزل کر دیا۔ ملی تحریک کا غلو فی الدین اور شطاریہ و قفقہ مداریہ فرقوں کی انتہائی داداری نے داخلی طور پر اسلام کے عقائدِ صحیحہ پر اچھا خاصہ اثر ڈالا۔ ان ہی فرقوں کے مبلغین کے عمل اور ردِ عمل کی وجہ سے وجودیہ اور وشنیہ سلاسل کا وجود ظاہر ہوا۔

---



Marfat.com

## ظہیرالدین بابر سے پہلے اشاعتِ اسلام کی رفتار

ظہیرالدین بابر کے حملہ پانی پت سے پہلے اسلام کی تبلیغ اس پاک و ہند میں ایک ایسے انداز سے ہو رہی تھی کے متعلق اجمالاً بحث آچکی ہے۔ تاہم ۱۵۲۶ء سے پہلے پہلے سلطنت کے مذہب کی باگ ڈور صوفیائے عظام سے ہٹ کر کے ہاتھ میں آچکی تھی۔

یہ بھی عجیب اتفاق کی بات ہے۔ کہ محمود غزنوی کے حملوں بعد محمد غوری ہی ایک ایسا فاتح ہو گذرا ہے۔ جو درہ خیبر سے ہو پایۂ تخت دہلی تک پہونچ جاتا ہے۔ اور اپنے ذہن میں اسلامی سل کی داغ بیل ڈالنے کا نقشہ جمائے ہوئے ہے۔ وگرنہ محمد غوری سے ظہیرالدین بابر تک کوئی ایسا حکمران دیکھا نہیں جاتا۔ جو درہ خیبر گھاٹیوں سے ہوتا ہوا۔ اس خطہ میں کسی مستقل نظامِ حکومت کا نقشہ کر تخت دہلی پر قابض ہوا ہو۔

بالفاظِ دیگر ۱۱۹۲ء سے لے کر ۱۵۲۶ء تک جتنے حکمران ہندوستان پر حکومت کرتے رہے ہیں۔ وہ یا تو بادشاہوں کی اولا یا فوجی جرنیل وغیرہ تھے۔ جو اپنی ذاتی قابلیت سے سلطنت کی کم دیکھ کر متمکن ہوگئے۔ اور پھر اپنے خاندان کی حکومت قائم کرلی۔



Marfat.com

ی، تغلق، سادات اور لودھی قریباً ساڑھے تین صدی تک ایسے ہی
رانوں کا زمانہ رہا ہے۔ جنہوں نے اسی سرزمین میں کسی نہ کسی طور پر
ئش اختیار کر رکھی تھی۔ اور وقتی حالات سے فائدہ اٹھا کر انہوں نے
ا وَلاَغَیرِی" کا ڈنکا بجا دیا۔

یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ محمد غوری کے بعد بابر ہی ایک ایسا بادشاہ
را ہے۔ جو ایک خاص نصب العین لے کر ایک اجنبی ملک میں وارد
تا ہے۔ اور پانی پت اور کنواہہ کی جنگ میں سر دھڑ کی بازی لگا دیتا
ہے۔ جو اپنے وطن کے گل و گلزار اور میوہ جات سے بے انتہا محبت رکھنے
ے باوجود زندگی میں اس سرزمین کو چھوڑ کر جانے کا خیال بھی دل میں پیدا
یں ہونے دیتا۔ اگرچہ خاکِ گور کی کشش نے اُس کو وصیت کرنے پر مجبور کیا۔
اُس کی لاش کو کابل میں سپردِ خاک کیا جائے۔ تاہم اُس کے آخری الفاظ
ں اس خطہ کی محبوبیت نمایاں طور پر ظاہر ہوتی ہے۔ جو ہمایوں کو پندرہ
سالہ سرگردانی کے بعد بھی ہندوستان میں واپس آنے پر مجبور کرتے رہے۔
س کا مطلب یہ ہے۔ کہ بابر نے اپنے لیئے اور اپنی اولاد کے لیئے اس
خطہ کی سرزمین کو انتخاب کیا تھا۔ یہ ایک اُس کا نصب العین تھا۔ جس
یں اُس نے دنیوی جاہ و حشم کے ساتھ ساتھ دینی موقف بھی غیر شعوری
طور پر قائم رکھا یعنی بابر پکا مسلمان تھا۔ اور مسلمان کی حیثیت سے



Marfat.com

وُہ اپنی اولاد کو اِس خطہ میں متوطن دیکھنا چاہتا تھا۔ جنگ کنواہہ کے پُر
خطر معرکہ کو دیکھ کر شراب سے تائب ہونا۔ اور مرتے دم تک اُس توبہ پر
قائم رہنا اُس کے سچّے اور پکّے مسلمان ہونے کی دلیل ہے۔ اسی طرح
ہمایوں کے لیئے اپنی زندگی کو نثار کر کے تخت و تاج کو اُس کے سپرد کرنا اِ
بات کو ظاہر کر رہا ہے۔ کہ ہندوستان کو بابر نے اپنے لیئے اور اپنی اولا
کے لیئے منتخب کر لیا تھا۔

۱۵۲۶ء سے ۱۵۳۰ء تک بابر ہندوستان پر حکمران رہا۔ ایک
ماورالنہری ہونے کی حیثیت سے ممکن ہے۔ کہ وُہ اس سرزمین میں اشا
اسلام کا فریضہ اپنے ذِمّے لے لیتا۔ لیکن اُس کی عمر نے وفا نہ کی۔ اور
تھوڑے عرصہ کے بعد وُہ ہندوستان کا وسیع تخت و تاج اپنے بیٹے
ہمایوں کے سپرد کر کے راہئ ملک بقا ہُوا۔

## نصیرُالدّین ہمایوں کی جلاوطنی

نصیرُالدین ہمایوں ۱۵۳۰ء
تک ہندوستان میں حکمرا
رہا۔ لیکن اس عرصہ میں اُسے بہت کم فرصت ملی۔ کہ مطمئن ہو کر ملکی
مہمات کے علاوہ دینی معاملات کی طرف بھی توجہ دے سکے۔ تاآنکہ
ہندوستان کو چھوڑ کر امر کوٹ ہوتا ہُوا شاہ طہماسپ بادشاہِ ایران کے ہاں
پناہ لینا پڑی۔ پورے پندرہ سال کا عرصہ اسی کشمکش و پیچ میں صرف کر



Marfat.com

اپنے باپ کے فتح کردہ علاقہ کو دوبارہ کس طور حاصل کرے۔

## نصیرالدین ہمایوں ایرانی ماحول میں

یہ بیان کرنے کی چنداں ضرورت نہیں ہے۔ کہ ایرانی ماحول نے اُسے کہاں تک گھیر رکھا تھا۔ کیونکہ حمیدہ بانو بیگم اکبر کی والدہ ایرانی النسل تھی۔ شاہ طہماسپ ایرانی ہونے کے علاوہ اثنا عشری شیعہ تھا۔ بیرم خاں اُس کا وزیر اور خلوت و جلوت کا مونس بھی اثنا عشری تھا۔ شاید ہمایوں کی مندرجہ ذیل رُباعی اسی رنمائی کی یاد دلا رہی ہے۔

ہستیم ز جاں بندۂ اولادِ علیؑ ہستیم ہمیشہ شاد با یادِ علیؑ

چوں سِرِّ ولایت ز علیؑ ظاہر شُد کردیم ہمیشہ وردِ خود "نادِ علیؑ"

تو بابر کا اثر سمجھیئے۔ کہ ہمایوں اتنے گھناؤنے اور شدید مصائب سے بچ کر نکل آیا۔ اور اُس نے اپنے اعتقاد میں لغزش نہیں آنے دی۔ وگرنہ اگر ہمایوں کی جگہ کوئی اور ہوتا۔ تو عقائدِ اثنا عشری کا مبلغِ اعظم ہو کر ہندوستان کے تخت پر دوبارہ متمکن ہوتا۔

۱۵۵۵ء میں واپس ہندوستان کے تخت پر قابض ہُوا۔ اور ۱۵۵۶ء میں اچانک سیڑھی سے پاؤں پھسلنے کی وجہ سے گر کر انتقال کر گیا۔

ہمایوں کے چلے جانے کے بعد حکومت سُور خاندان میں منتقل ہو گئی تھی



Marfat.com

## سور خاندان کے عہدِ حکومت میں عُلمائے ظواہر کا اقتدار

کہنے کو تو پندرہ سال ہیں۔ جو تار... میں سنین کے لحاظ سے کوئی اہمیت... نہیں رکھتے۔ لیکن ان پندرہ سالو... خاندان سور کے تین بادشاہ ہندوستان کے تخت پر قابض رہتے۔

شیر شاہ سوری ۱۵۴۰ء،۴۵، سلیم شاہ ۱۵۴۵ء،۵۴، اور محمد عادل ۱۵۵۴ء،۵۵ یکے بعد دیگرے اپنا سکہ چلاتے رہے۔ اس زمانہ کی سیاسی... معاشی زندگی سے بحث میرے عنوان کے تحت نہیں آتی۔ البتہ مذہبی ا... ثقافتی صورت میں یہ کہنے میں حقیقت کا اظہار ہے۔ کہ علمائ نے بادشاہ... کی مذہبی زندگی پر ایک اچھا خاصہ اثر ڈال رکھا تھا۔ بالخصوص سلیم شاہ سو... کے زمانہ میں مہدوی تحریک کو کچلنے کا پُورا انتظام جس طور پر مخدوم الملک... ملا عبد اللہ سُلطان پوری نے کیا تھا۔ وہ تاریخ دان حضرات سے اوجھل... ہے۔ اسی طرح شیخ علائی کو ۱۵۴۸ء میں کوڑے لگوا کر شہید کرنا اس بات... دلیل ہے۔ کہ علمائ کا اثر و رسُوخ شاہانِ ہند پر پورے طور پر متسلط تھا۔

غرضیکہ ان پندرہ سالوں میں علماء ظواہر نے اپنے اقتدار کو... چمکایا۔ اور ہر وہ شخص جو اُن کے اقتدار سے ٹکرایا۔ وہ پاش پاش ہو کر... ہو گیا۔

افغان سلاطین (سوری خاندان) اس قسم کے سُنی مُسلمان تھے



Marfat.com

کی اصلاحی اور اجتہادی رائے کو بھی مداخلت فی الدین سمجھتے تھے۔ یہی ہے۔ کہ انہوں نے مخدوم الملک اور صدر الصدور کے عہدہ جات کی اتنی پوزیشن قائم کردی تھی۔ کہ کوئی بڑی سے بڑی طاقت بھی ان سے لینے کی جرأت نہیں کرسکتی تھی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ مخدوم الملک صدر الصدور اپنی من مانی کرنے لگے۔ فقہی مسائل میں حسب ضرورت بدل کرنا شروع کر دیا۔ عوام کٹھ پتلی بن کر ان ارباب اقتدار کے ں میں کھیلنے لگے۔ اور یہ حضرات طلب زر و منفعت کی بازی لگانے لگے۔ ری طرف فقراء اور صوفیائے عظام نے گوشہ نشینی اختیار کرلی۔ اور وہ ، جو اقتدار کی دوکان آراستہ کرنا چاہتے تھے۔ انہیں بہت حد تک خلافِ یت اور بدعات کو داخل فی الدین کرنا پڑا۔ اور بزرگان کے وجدانیات لحیات پر تصوف کا مدار رکھنے کی کوشش کی۔

بالفاظ دیگر ان پانزدہ سالہ کے آخری دہ سالہ میں سیاسی، معاشی انتشار علاوہ مذہبی، علمی اور روحانی انتشار بھی پھیل چکا تھا۔ حتیٰ کہ ہمایوں نے ۱۵۵۵ء میں ہند کے تخت پر دوبارہ قبضہ کیا۔ اور ایک سال کے بعد اچانک ال کر گیا۔

کہنے کو تو جلال الدین اکبر اپنے باپ کے بعد وارثِ تخت و تاج ہوا۔ ر ن اس تخت و تاج کی قیمت اُسے پانی پت کے میدان میں ۱۵۵۶ء میں



Marfat.com

فوراً ادا کرنا پڑی۔ اور معرکہ پانی پت کے بعد وہ حقیقی معنوں میں ہندو[illegible]
کا بادشاہ سمجھا جانے لگا۔

چونکہ میرے مضمون کا اہم حصہ اکبر کے عہد کے مذہبی اور علمی رجحانات [illegible]
ہے۔ اور ان کے عمل اور ردِّ عمل کا نمایاں حصہ حضرت مجدد الف ثانی [illegible]
مجاہدانہ اور سرفروشانہ زندگی سے ہے۔ اس لیئے ضروری ہے۔ کہ اکبر اعظم [illegible]
عہد حکومت ۱۵۵۶ء، ۱۶۰۵ء کے مذہبی و ثقافتی حالات کو ذرا تفصیل [illegible]
بیان کروں۔ اکبر کی شخصیت شاہانِ مغلیہ میں نمایاں ہے۔ اور اس کو صحیح [illegible]
میں بانی خاندانِ مغلیہ کہا جا سکتا ہے۔

بابر ۱۵۲۶ء میں ہندوستان آتا ہے۔ ۱۵۳۰ء میں انتقال کر[illegible]
ہے۔ ہمایوں شخصی حکمرانوں کی روایات کے خلاف بھائیوں سے جا بے[illegible]
مروّت کرنے کی پاداش میں ۱۵۴۰ء میں ہندوستان چھوڑ کر شاہِ ایران [illegible]
پاس امداد کی غرض سے پہنچ جاتا ہے۔ پورے پندرہ سال کی جلاوطنی کے [illegible]
نصیبہ یاوری کرتا ہے۔ اور دوبارہ ہند کے تخت پر قابض ہو جاتا ہے۔ لیکن
اگلے سال ۱۵۵۶ء میں انتقال کر جاتا ہے۔

## جلال الدین اکبر کے ابتدائی رجحانات

اکبر اگرچہ اَن پڑھ، کم عمر [illegible]
لااُبالی لڑکا تھا۔ لیکن [illegible]
اچھا دل و دماغ لے کر دُنیا میں آیا تھا۔ معرکہ پانی پت اُس کی پہلی یلغار [illegible]

کو سر کرنے کے بعد وُہ یہ سمجھنے لگا تھا۔ کہ میں بابر کا پوتا اور ہمایوں کا بیٹا
کے تخت و تاج کا صحیح قابض و مالک ہوں۔ اکبر کے سامنے بیرم خان کی
قی اور سرپرستی اگرچہ کسی اہم مسئلہ کو سوچنے نہیں دیتی تھی۔ لیکن وُہ
ضرور سمجھتا تھا۔ کہ جو مخالف عناصر اُس کے باپ ہمایوں کو ہندوستان
باہر دھکیل سکتے ہیں۔ وہی اسے اور اس کی اولاد کو بھی منتشر اور
شان کر سکتے ہیں۔

## رام خاں کو مکہ معظمہ بھیج دیا

اُس نے سب سے پہلے یہ محسوس کیا۔ کہ ملکی حالات کو سمجھنے کے لیئے
خاں کی عینک کو اتار دینا چاہیئے۔ چنانچہ تین چار سال کے عرصہ میں
نے خان بابا کو مکہ معظمہ بھیج دیا۔ ان اسباب و علل پر بحث کرنا۔
یرم خاں جیسے محسن اور ہمدرد انسان کے ساتھ یہ سلوک کہاں تک
تھا۔ میرا کام نہیں ہے۔ البتہ اتنا کہنے کا حق پہونچتا ہے۔ کہ شخصی حکمران
نزدیک اُس کی یہ سزا کوئی بڑی سزا نہ تھی۔ بیرم خاں کی اتالیقی یا سرپرستی
پردہ اُٹھ جانے کے بعد اُس نے تمام ملکی معاملات کو براہِ راست
العہ کرنے کی کوشش کی۔

## ومت کے بارے میں اکبر کا نظریہ

اکبر نے سلطنت کی بنیاد کو مستحکم کرنے کے لیئے یہ سوچا کہ محبت



Marfat.com

اور اتحاد سے ہندوستان میں حکومت قائم رہ سکتی ہے۔ اس لیئے ضرو
ہے۔ کہ مذاہب کے اختلافات کو درمیان سے اُٹھادیا جائے۔ اور ہندو
کی بڑی سے بڑی اور سرکش قوموں کو تلوار سے ختم کرنے کی بجائے باہم
جول اور رشتہ ناطہ سے ختم کیا جائے۔ اور ان کے جسموں پر نہیں۔ بلکہ
کے دلوں پر حکومت کی جائے۔ اکبر محض اَن پڑھ تھا۔ اُس کی رہبری مذہ
معاملات میں وراثتاً اُن لوگوں کے ہاتھ میں آئی۔ جو علمائے حق نہ تھے
حصول اقتدار کی خاطر فقہی مسائل کو آڑ کار بنا رہے تھے۔

## اکبر کے مذہبی اعتقادات میں لغزش کے اسباب

ابتدا اِس کی یوں
کہ "متعہ" جو کہ ایرانی
کے ساتھ ہندوستان میں داخل ہوا تھا۔ اُس کو فقہ اہل سُنّت کے مط
جائز کرنے کی صورت پیدا کرنے کی کوشش کی۔ چنانچہ ایک صاحب نے
فقہ سے اُس کے جواز کی صورت نکال لی۔

اس دوران میں مُلّا محمد یزدی ایک شیعہ عالم نے دُشنام طرا
کھلم کھلا اقدام کیا۔ جس کی وجہ سے ماخوذ ہوا۔ اکبر کو اس فرقہ بندی
خطوط سمجھ نہ آئے۔

"شطاریہ، مداریہ، روشنیہ فرقوں کی آزاد خیالی" "نظریہ وحدت ا
(ہمہ اوست) کی ہمہ گیر اشاعت اکبر کے اعتقادات میں لغزش پیدا کر



Marfat.com

..حدت الوجود شیخ تاج الدین ابن شیخ زکریا اجودھنی کی وجہ سے
..ربار میں تیزی سے پھیل رہا تھا۔ کیوں کہ شیخ تاج الدین صاحب کا
..ں اچھا خاصا اثر تھا۔

**..ایرانی ماحول کا اثر**

مزید برآں اکبر کی ماں حمیدہ بانو بیگم ایرانی النسل تھی۔ اکبر کا اتالیق بیرم خاں ..تھا۔ نیز ہمایوں کا شاہ طہماسپ کے پاس مہمان ہو کر ٹھہرنا۔ اور پھر ..ی مدد سے ہندوستان کے تخت پر قبضہ کرنا ایسے بے شمار دلائل ہیں جو ..کر رہے ہیں۔ کہ شیعیت کے اثرات بادشاہ اور عوام پر اثر انداز ہو ..ے تھے۔ بہت سے ایرانی سوداگر علماء، شعراء اور ادباء دربار میں اثر ..خ حاصل کر چکے تھے۔

**..ت حکمت کا اجراء"**

اکبر محض اُمّی ہونے کی وجہ سے مذہبی طور پر ان داخلی حالات میں ..رہا ہوا تھا۔ اس لیئے اُس نے ان تمام مذاہب اور فرقوں کی پیچیدگیوں ..سمجھنے کے لئے "تبیتِ حکمت" کے نام سے ہفتہ میں ایک دو دفعہ مجلس ..منعقد کرنے کا التزام کیا۔ جس میں مسلمانوں کے تمام فرقوں کے علماء کے علاوہ ..سائی، پارسی، یہودی اور ہندو پنڈت بھی شامل ہونے لگے۔ اکبر اُن ..جلس میں بذاتِ خود بیٹھتا۔ اور پوری توجہ سے اُن کی بحث کو سُننا۔



Marfat.com

## "بیت حکمت" سے اکبر کے تاثرات

جس میں علمائے اسلام
ظاہر کرنے کے لئے ایک
پر ایسے رکیک حملے کرتے تھے۔ جو علماء کی شان کے خلاف تھے۔ اس
فقہی مسائل میں ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کے لئے تقلید اور عدم
کی تمام بندشوں کو ایک طرف رکھ دیا جاتا تھا۔ بالخصوص مخدوم الملک
ملا عبد اللہ سلطان پوری اور صدر الصدور شیخ عبد النبی کو زیر کر
لئے شرکائے محفل نے ہر طرح کے ہتھیار استعمال کئے۔ اور یہ بحثیں

## بادشاہ کی غیر مسلم رعایا کیساتھ رواداری

پر آکر ختم ہوتی
ساتھ ہی ساتھ
حضرات کو بھی یہ موقعہ ملتا رہا۔ کہ "ظل اللہ" کی اوٹ لے کر اور اس کی
کو ہمہ گیر ثابت کر کے توحید و رسالت کا مذاق اڑائیں۔ اسی اثناء میں
مذہبی قیودات کو ازدواجی حیثیت میں مکمل طور پر توڑ چکا تھا۔ یعنی اکبر کے
میں ہندو راجپوت راجاؤں کی لڑکیاں داخل ہو چکی تھیں۔ اس لئے وہ
فعلاً مذہبی جوا کو اپنے کندھے سے اتارنے کی تراکیب سوچ رہا تھا

## جزیہ اور یاترا ٹیکس معاف کر دیا گیا

چنانچہ اس نے از
۱۵۶۳ء میں یاترا
اور ۱۵۶۴ء میں جزیہ موقوف کر دیا۔ اس کے باوجود وہ ایسے درباریوں کو



Marfat.com

ن کو ان دینی بکھیڑوں سے نجات دلائیں
تاآنکہ شیخ مبارک کا نام برآوردہ لڑکا فیضی ۱۵۶۷ء میں دربار میں
اور ۱۵۷۴ء میں ابُوالفضل درباری ہُوا۔

## شیخ مبارک اور اُسکے صاحبزادگان کا مخدوم الملک اور صدرالصدور سے چپقلش

شیخ مبارک، فیضی اور ابُوالفضل تینوں باپ بیٹا آزاد خیال عالم تھے۔ اور یہ مخدوم الملک
اور صدرالصدور کے بے شمار جبر کے سہہ چکے تھے۔ اُن کے دل میں ہر دو
کے خلاف ایک آگ بھڑک رہی تھی۔ اور دلی طور پر چاہتے تھے کہ اس
بھٹی میں مخدومُ الملکوں اور صدرالصدُوروں کو ایندھن سمجھ کر جھونک
دیں۔ جب ایسے فضلائے روزگار اس "بیت حکمت" میں حصہ لینے
لگے تو یقیناً مخدوم الملک اور صدر الصدُور تو بھسم ہو ہی جانے تھے لیکن
اسلام کے شجر پر بھی آزاد خیالی کے کُلہاڑے پے در پے پڑنے شروع ہو گئے۔

## اور برہمن کی چیرہ دستی

اکبر کے حرم میں ہندو راجپوت راجاؤں کی لڑکیاں آ گئی تھیں جس بنا پر اکبر کے
متزلزل ہو چکے تھے۔ اتفاق کی بات ہے۔ کہ ۱۵۷۹ء میں قاضی عبدالرحیم
تھرا میں مسجد بنانے کے لیئے سامان جمع کیا لیکن کسی مقامی مالدار
نے وُہ تعمیری مسالہ مندر بنانے میں استعمال کر لیا جس پر تھوڑی بہت

چپقلش ہوگئی۔ اور نوبت باین جا رسید کہ اُس برہمن نے بانی اسلا...
گالیاں دینا شروع کر دیں۔ یہ مقدمہ اکبر کے دربار میں پیش ہوا۔ اکبر اس کو...
چاہتا تھا۔ کیوں کہ حرم کی طرف سے اُس برہمن کو سزا دینے کی ممانعت
تھی۔ تاہم شیخ عبدالنبی کے حکم سے وُہ برہمن قتل ہوا۔ لیکن اکبر کے...

| بادشاہ کے حق میں محضر نامہ تیار کیا گیا جسمیں اُس کو دینی مسائل کے سلجھانے میں پورے پورے اختیار دیدیئے گئے | اُس کے قتل کا یہ اثر ہوا... شیخ مبارک کے مشورہ... محضر نامہ تیار ہوا۔ جس میں... ہوا کہ اختلافی مسائل میں... وقت کا فیصلہ قابل قبول... |
|---|---|

بالفاظِ دیگر بادشاہِ وقت کو یہ اختیارات دے دیئے گئے۔ کہ اخ...
مسائل میں وُہ اپنا فیصلہ صادر کرنے میں مجاز ہے۔ خواہ کتاب...
سے اُس کی سند ہو یا نہ ہو۔

چنانچہ ۱۵۸۰ء میں مخدوم الملک اور صدرالصدور کو مکہ مع...
دیا گیا۔ لیکن دونوں حضرات بہت جلد واپس آگئے۔ ۱۵۸۲ء
مخدوم الملک نے گجرات میں کس مپرسی کی حالت میں وفات پائی۔
صدرالصدور کو جیل خانے میں ختم کر دیا گیا۔

| علاج بذاتہ مرض بن کر رہ گیا | شیخ مبارک اور اُس کے... |
|---|---|



Marfat.com

ملک اور صدر الصدور اور ایسے دیگر علمائے ظواہر کی چیرہ دستیوں سے
چلے تھے۔ انہوں نے علاج تلاش کیا۔ کہ اس تپ سے نجات حاصل
لیکن اُن کو یہ معلوم نہ ہو سکا۔ کہ تپ سادہ کو ہٹاتے ہٹاتے تپ محرقہ میں
جائیں گے۔ ایک مرض کا علاج اس طور پر سوچا گیا۔ کہ وہ علاج بذاتہٖ
ن کر رہ گیا۔

## الٰہی" اکبر شاہی کا اعلان

اب اکبر کے سامنے عُلماء کی طاقت ختم ہو چکی تھی۔ فیضی، ابوالفضل
د منش فضلائے روزگار مشیر و معاون بن چکے تھے۔ ان حضرات کی عقیدت
ں نثاری پر اعتماد کرتے ہوئے "دینِ الٰہی" کا اعلان کر دیا۔ اور اپنے آپ کو
ۃ اللہ" کہلانے لگا۔ بیعت کا سلسلہ بھی قائم کیا۔ جس میں اُمراء وزراء
ر مسلمان اکثر شامل ہوتے رہے۔ اور عوام بھی اس دین کو "اَلنَّاسُ
یْنِ مُلُوْکِہِمْ" سمجھ کر اس میں داخل ہونے لگے۔

اس دین کے کیا عقائد تھے۔ اور کس اصول پر قائم تھا۔ اس بارے
یں سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ وہ ایک "معجون مرکب" تھا۔ جس میں عیسائیت،
ت، ہندومت، کبیر پنتھ، آفتاب پرستی، کواکب پرستی، اور اسلام کے

## الٰہی اکبر شاہی کے عقائد

چیدہ چیدہ عقائد جمع کر رکھے تھے
جو کچھ سمجھ میں آتا رہا۔ اُس کو داخلِ



Marfat.com

مذہب کرتے رہے۔ اور جس کو طبیعت لینے سے انکار کرتی رہی۔
کرتے رہے۔ درحقیقت وہ ایک شیطانی ڈھونگ تھا۔ اور اُس کے
مقصد بجز اس کے اور کچھ نہ تھا۔ کہ ہندو اسے ہندو سمجھیں اور مسلمان
مسلمان جانیں۔ پارسی، پارسی تصور کریں اور عیسائی اُسے عیسائی
خیال کریں۔ ۱۵۸۰ء سے لے کر ۱۶۰۵ء تک جو کچھ بھی خرافات ہوئی
جس طریق سے بھی توحید اور رسالت کا مذاق اڑایا گیا ہے۔ اُن کے
کرنے کی جرأت میں اپنے اندر نہیں پاتا۔ مختصر الفاظ میں یوں سمجھ
کہ قرامطہ اور اسمٰعیلیہ فرقہ کسی نہ کسی نہج اور اصول پر چلتا ہو
کے فقہی مسائل کی تہہ میں اسلامی شعار کارفرما ہوگا۔ لیکن اس
کے فقہی احکام میں خالصتاً یہ جذبہ کارفرما تھا۔ کہ ہندوستان
و تاج کس طریق پر اُس کے اور اُس کی اولاد کے لیئے ہمیشہ
رہ سکتا ہے۔ کاش! بادشاہِ وقت یہی اعلان کر دیتا۔ کہ حکومت
مذہب لادینی ہے۔ تو ممکن ہے۔ کہ اسلام کو اتنا دھچکا نہ لگتا۔
وہاں تو معاملہ ہی کچھ اور تھا۔

| |
|---|
| اکبر اعظم کا سلطنت مغلیہ کو پائدار اور مستحکم سلطنت بنانے کیلئے |
| دین کی بندھنوں سے بے نیاز ہو کر سیاسی طریق اختیار کرنا |



Marfat.com

ہیت تک پہونچا ناممکن ہے۔ کہ تفنن طبع سے ہو. لیکن اس کے اثرات
ہلک ثابت ہوئے کہ بے اختیار کہنا پڑتا ہے۔ کہ

من از بیگانگاں ہرگز نہ نالم — کہ با من ہرچہ کرد آن آشنا کرد

ان تمام بہروپ سازیوں کا یہ نتیجہ ضرور نکلا. کہ سلطنت مغلیہ اکبر کے
ہد میں نصف صدی کے اندر نصف النہار تک پہونچ گئی. اور ۱۶۰۵ء
ں کے مرنے کے بعد یک صد و دو برس تک ایک نہایت عظیم الشان
لطنت قائم رہی. خواہ اس کے تخت و تاج کا وارث جہانگیر ہوا. یا
زیب عالمگیر اور ۱۷۰۷ء سے لے کر ۱۸۵۷ء تک مغلیہ حکومت
م تاریخ میں ادب سے آتا رہا ہے. خواہ اُس کا وارث فرخ سیر رہا.
ظفر بہادر شاہ ثانی، اور دنیائے عالم کے تمام بادشاہ اکبر کو اُس کے
عہد میں بھی اور بعد میں بھی "اکبر اعظم" کے نام سے پکارتے رہے. لیکن
ں اور اعتقادی دنیا میں اُس کا اپنا جلیل القدر اور متدین پڑ پوتا عالمگیر
گ زیب "جد امجد الکفر بود" کہہ کر یاد کرتا رہا.

## ی عہد میں اسلام کی تضحیک ہر خاص و عام کیلئے مشغلہ بن گیا

جب شہنشاہ وقت اور
کے جملہ درباریوں کا مشغلہ تضحیک اسلام بن گیا ہو. تو عوام کے مذہبی شعور
کیا اندازہ کیا جا سکتا ہے. تصوف اپنا مقام کھو چکا تھا. شطاریہ، مداریہ،



Marfat.com

روشنیہ، وجودیہ سلاسل کا نفوذ اس معاشرہ کی رگ و پے میں
کرچکا تھا۔ مذہب کی اصلی روح مفقود ہو رہی تھی۔ تاریکی چاروں
چھائی ہوئی تھی۔ ایسے موقعہ پر ایک آدھ دفعہ بجلی کی چمک اگر نمودار
جاتی۔ تو راہروے منزل کے لیئے راہنمائی نہیں کرسکتی تھی۔ لادینی
زندیقیت کی گہماگہمی سے لوگوں کے کان بہرے ہو رہے تھے۔ آواز
تھیں۔ ایک آدھ دفعہ اس فتنۂ ارتداد کو مٹانے کے لیئے کوشش
لیکن مٹانے والے خود مٹ گئے۔

خانِ اعظم عزیز کوکلتاش اور میراں صدر جہاں وغیرہ اُمراء نے
الحاد کے خلاف آواز بلند کی جنہیں اکبری سیاست نے کچھ ایسی کھینچ
کر دکھائی۔ کہ ۱۵۹۴ء اور ۱۵۹۶ء میں اکبر کے مرید ہو گئے۔ علمائے

## عُلمائے حق سر چُھپائے بیٹھے تھے

سر چھپائے زندگی کے
رہے تھے۔ اور عافیت
کو اختیار کرنا بہت بڑا جہاد سمجھ رہے تھے۔ دُعا کو دوا سے بہتر خیال
کرتے ہوئے خانقاہوں میں دبکے بیٹھے ہوئے تھے۔ کچھ اہل علم درس
تدریس میں وقت گزار رہے تھے۔ بعض اہل قلم بڑی بڑی شرحیں
حاشیئے پڑھانے میں مصروف تھے۔ اکثر چھوٹے چھوٹے مراکز میں تکفیر
تضلیل کی مشق بھی جاری تھی۔ لیکن کوئی اللہ کا بندہ ایسا نظر نہیں

ا، جو اس پُرآشوب وفتن زمانہ میں عزیمت و استقامت کا خیال لے
راس ماحول کو ختم کرنے یا خود ختم ہونے کے لیئے میدان عمل میں نکلے۔
اس جگہ یہ بتا دینا بھی غیر مناسب نہیں ہوگا۔ کہ اس خطۂ زمین (ہندوستان)
دنیائے اسلام میں ایک بہت نمایاں پوزیشن حاصل ہو چکی تھی۔

## یائے اسلام میں ہندوستان کی نمایاں حیثیت

خاندان بنی امیہ
سنہ ۴۱ ھ سے سنہ ۱۳۲ ھ

ے بڑی شان و شوکت سے حکومت کرتا رہا۔ اسی زمانہ میں محمدؐ بن قاسم
ندوستان میں فاتحانہ انداز سے داخل ہوتا ہے۔ قریباً نوے سال کے بعد
جاہ و جلال والا خاندان ختم ہو جاتا ہے۔ اور ایک دوسرا خاندان بنی عباس
ن کی متروکہ فتوحات پر قبضہ جما لیتا ہے۔

قریباً ایک صدی تک عروج کا زمانہ رہتا ہے۔ اُس دوران میں
ندوستان میں اگرچہ اسلامی حکومت نہیں تھی۔ تاہم اس ملک میں خاندان
باسیہ کے خلفاء کا رُعب داب بہت زیادہ تھا۔ شاید یہی وجہ تھی۔ کہ
رون الرشید اور مامون الرشید کے "بیت الحکمت" میں ہندو پنڈت
ر شاستری نظر آتے ہیں۔ سنسکرت کی کتب کے تراجم عربی میں بکثرت
نے لگے۔ البتہ خاندانِ عباسیہ کے کہولت کے زمانہ میں ہندوستان
سے مراسم برابر قائم رہے۔ تاآنکہ اُس کی شیخوخیت کے زمانہ میں خلفائے



Marfat.com

عباسیہ کی طرف سے شاہانِ ہند کو تحفے تحائف پہونچتے رہے، اور ان کی اسلا...
مساعی کو خلفاء نے بنظرِ استحسان دیکھا۔ اور شاہانِ ہند کو خلعت فاخرہ۔ اور
"امین الملت اور یمین الدولہ" ایسے القابات سے نوازا۔

بعد ۶۵۶ھ میں خلافت عباسیہ ہلاکو کے خوں چکاں حملہ کے بعد مصر منتقل
ہو گئی۔ یہ بنی عباس کے انتہائی انحطاط کا دور تھا۔ لیکن ہند میں اس وقت
خاندانِ غلاماں کا دَور دَورہ تھا۔ جو کہ تاریخ ہند میں عروج کا زمانہ سمجھا
جاتا ہے۔ غرناطہ

مصر سے خلافتِ بنی عباس جب ختم ہو کر خلافتِ عثمانیہ کی شکل
میں ۱۵۱۷ء میں نمودار ہوئی۔ اُس وقت لودھی حکمران تھے۔

چالیس سال کے بعد اکبر کا دورِ حکومت شروع ہوتا ہے، جو تاریخ
میں بہت عروج کا زمانہ سمجھا جاتا ہے۔ ہندوستان کی مرکزیت شروع
سے ہی دنیائے اسلام میں تسلیم کی جاتی رہی ہے۔ علم و فن کے وہ چشمے
جو دمشق، بغداد، غرناطہ، اندلس اور ماوراالنہر سے پھوٹے تھے۔ ا...
کی سوتیں گنگا اور جمنا سے آکر ٹکراتی رہیں۔ یعنی عالم اسلام کے چیدہ
برگزیدہ حضرات کا ملجا و ماویٰ اسی گنگا اور جمنا کا طاس تھا۔

میرِ عرب کو آئی ٹھنڈی ہوا جہاں سے
میرا وطن وُہی ہے۔ میرا وطن وُہی ہے!

## اکبری عہد میں ہندوستان کی مرکزیت

"اقبال کا ترانہ" اسی ہندی عظمت و شوکت کا پیش منظر پیش کر رہا ہے۔ اس لیئے یہ سمجھ لینا۔ کہ ہندوستان کے اکبری الحاد کا تعلق صرف ہندوستان سے تھا۔ اور بس! غلط ہے۔ اکبری دَور اقتصادی، سیاسی اور علمی حیثیت سے دنیائے عالم کے لیئے مرکز بنا ہوُا تھا۔ یورپ کے "تاجر" اس منڈی میں آنے شروع ہو گئے تھے۔

انگریزی دَور رس نگاہ نے اکبر اور مابعد کے عہد کو بنظرِ غائر للچائی ہوئی نگاہ سے دیکھا۔ اور اس پر اپنے اثر و رسوخ کے ڈورے ڈالنے شروع کیئے بت ۱۶۰۲ء میں ساحل ہند کے یورپین عیسائی ہندوستان میں عیسائیت کے پھیلانے کی سندلے رہے تھے۔ اگرچہ یہ کام خانِ اعظم کی کوشش سے رُک گیا تھا۔

دنیا کے بہترین دماغ سمٹ کر ہندوستان میں آ گئے تھے۔ ہر گروہ ہندوستان کی علم دوستی، مہمان نوازی اور سلیقہ شعاری کا بدل و جان قدر دان تھا۔

## اکبری الحاد کے جراثیم عالم بسیط پر چھائے ہوئے تھے

اندریں حالات ہندوستان کی اس مرکزیت سے اکبری الحاد کے جراثیم دنیائے عالم میں منتشر ہو رہے تھے۔ اور



Marfat.com

کوئی بھی ایسا مردِ میدان نظر نہیں آرہا تھا۔ جو ان جراثیم کا خاطر خواہ خاتمہ کر سکے۔ انفرادی قوتیں وقتاً فوقتاً بروئے کار لائی گئیں۔ لیکن اس المناک مقابلہ میں ناکام ثابت ہوئیں۔ جس کی وجہ صرف اکبر کا وجود ہی نہیں تھا۔ بلکہ اکبر کے زمانہ کی تردت اور آزاد خیالی بھی تھی۔

۱۶۰۲ء میں ابوالفضل قتل ہوتا ہے۔ خان اعظم جیسا متدین درباری اور اکبر کا رضاعی بھائی اُس کے قتل ہونے کے بعد "تیغ اعجاز نبی اللہ سر باغی برید" سے ابوالفضل کے قتل کی تاریخ نکالتا ہے۔ لیکن زندگی میں اس کے عقائد کے خلاف ایک لفظ بھی منہ سے نہیں نکال سکتا۔

## اکبر کے "دینِ الٰہی" کے اساطین یکے بعد دیگرے گرنے لگے

فیضی پہلے انتقال کر جاتا ہے۔ جس کی علمیت و فضیلت نے "سواطع الالہام" بے نقط تفسیر ۱۵۹۳ء میں لکھ کر علمی دنیا میں تہلکہ مچا دیا تھا۔

اِس طرح کے اور اساطین کے گرنے سے اکبر کے "دینِ الٰہی" کی بنیادیں کھوکھلی ہو گئی تھیں۔ ۱۶۰۵ء میں اکبر خود انتقال کر جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے اُس کے دینِ الٰہی کی ترویج بظاہر ختم ہو جاتی ہے۔ لیکن اُس کے متعفن منتشر اجزاء عالم بسیط پر بدستور چھائے ہوئے تھے۔ الٰہی گھناؤنے تیرہ و تار اور متعفن ماحول میں ایک عیاش اور مخمور بادشاہ نورالدین جہانگیر



Marfat.com

## نورالدین جہانگیر کی تخت نشینی

کے نام سے تخت دہلی پر بیٹھتا ہے۔

سنہ ۱۶۰۵ء سے لے کر سنہ ۱۶۲۷ء تک اُس کی حکومت رہتی ہے۔ جہانگیر
ن تھا؟ اُس کی حکومت کیسی تھی؟ یہ بحث آئندہ آئے گی۔

اب مجھے قدرے پیچھے لوٹنا ہے۔ تاکہ یہ بتا سکوں کہ

؎ ما در چہ خیالیم و فلک در چہ خیال ۔ کارے کہ خدا کند کسے را چہ مجال

"لکل فرعونِ موسیٰ" کے تحت اکبری الحاد اور اُس کے اثرات جس قدر مہلک اور ضرر رساں ثابت ہو رہے تھے۔ اُسی قدر ان اثرات کو زائل کرنے والا میدانِ عمل میں آ رہا تھا۔ میری مراد "حضرت امام ربانی مجددؒ الف ثانی قدس سرہ العزیز" سے ہے۔ جن کی علمیت فیضی اور ابوالفضل کو ظاہر ہو چکی تھی۔ قیام گاہِ آگرہ کے دوران میں علمی مذاکرے ان حضرات سے ہوتے

## حضرت مجدد کی ابتدائی سرگرمیاں

رہے۔ "سواطع الالہام" کے چند اوراق بھی اُن کے ادیبانہ قلم کے مرہونِ منت ہیں۔ جب کہ فیضی الفاظ کے ہیر پھیر میں سرگردان تھا۔ اور حضرت مجددؒ تشریف فرما ہوئے، سرگردانی کو دیکھ کر قلم برداشتہ دس بارہ ورق لکھ ڈالے جس کو دیکھ کر فیضی آپ کی علمیت کا قائل ہو گیا۔



Marfat.com

# فیضی اور ابو الفضل سے علمی مذاکرے

یہ علمی مذاکرے اکثر ہوا کرتے تھے اور ان مذاکرات سے شاید اُس وقت رُخ تبدیل ہو جاتا۔ لیکن ابھی قدرت کو مزید پختگی منظور تھی۔ کیونکہ ایک مجلس میں حضرت مجدد ؒ نے کسی علمی بحث کے سلسلہ میں امام غزالی کا نام پیش کیا۔ ابوالفضل کی تنگ مزاجی پر یہ نام گراں گزرا۔ فوراً امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ کی شان میں گستاخانہ جملہ کہہ دیا۔ حضرت مجدد یہ کب برداشت کر سکتے تھے۔ فوراً فرمانے لگے۔ کہ

اگر علمی مذاکرے کا شوق ہے۔ تو اہلِ علم کے اطوار و طریق کو اپنانا چاہیئے۔ یہ کہ کر آپ اُس مجلس سے اُٹھ آئے۔ اور پھر کبھی اس مجلس کی طرف رُخ نہیں کیا۔ اگرچہ فیضی اور ابوالفضل کی طرف سے پیہم تقاضے ہوتے رہے۔

اِسی طرح آپ ایک دفعہ آگرہ میں تشریف فرما تھے۔ اکبر پر دین الٰہی کی تبلیغ کا اتنا اثر ہو چکا تھا۔ کہ احکام عوام تک پہنچانے شروع کر دیئے۔ آپ نے اکبر کے چند مقربین کو بلوا کر کہا۔ کہ

بادشاہ اللہ اور اُس کے رسُول کا باغی ہو گیا ہے۔ میری طرف سے بادشاہ کو کہہ دو۔ کہ اُس کی بادشاہی، اُس کی طاقت، اُس کی فوج سب ایک دن مٹ جانیوالی ہے، وہ توبہ کرے۔ خدا اور رسُول کا تابعدار بنے۔ ورنہ اللہ

## آگرہ میں اکبر کے دین الٰہی کے مقابلہ میں حضرت مجدد ؒ کا مجاہدانہ اقدام



Marfat.com

نب کا انتظار کرے۔"

اکبر نے یہ پیغام سن کر کوئی پرواہ نہ کی۔ چنانچہ دوسرے روز اپنی سطوت و
لت دکھانے کے لیئے۔ دین محمدی کو بزعم خود تذلیل کرنے کے لیئے اکبری دربار
ایا۔ جس میں تزک و احتشام کا پورا پورا بندوبست کیا گیا۔ پرتکلف کھانے
ر کردلئے گئے۔ آپ خود عمائدین سلطنت کے ساتھ اس دربار میں داخل
۔ دوسری طرف بارگاہ محمدی کا خیمہ کھڑا کیا۔ پھٹا پرانا اور ٹوٹا ہوا سامان
میں رکھا گیا۔ مقصد یہ تھا۔ کہ دین محمدی "نعوذ باللہ" پرانا ہو چکا ہے۔
میں۔ بادشاہ کے مقابلہ میں اس میں کون داخل ہوتا ہے۔ حضرت مجددؒ اس
اہ میں چند دوستوں کے ساتھ داخل ہوئے۔ اتفاق کی بات ہے۔ کہ ہوا کا
ڑ آیا۔ چوبیں اکبری دربار کی گر گئیں۔ لوگوں کو بہت سی چوٹیں آئیں۔ اکبر
اس میں زخمی ہوا۔ لیکن دوسری طرف چونکہ محض ایک پھٹا پرانا خیمہ تھا۔
لئے اس کے گرنے یا اڑنے سے کسی قسم کا نقصان نہیں ہوا۔ حضرت مجددؒ
ان کے تمام ساتھی محفوظ و مامون رہے۔

یہ اگرچہ ابتدائی مشق تھی۔ جو حق و باطل کے لیئے بروئے کار آئی۔ لیکن
ق بتا رہی تھی۔ کہ اگر اکبر کچھ دیر اور زندہ رہتا۔ تو وہ معاملہ جو بعد میں جہانگیر
دربار میں پیش آیا۔ وہ یقیناً اکبر کے دربار میں پیش آتا۔ اور اس معرکہ میں
ف حضرت مجددؒ ہی کام آتے۔ بلکہ ان کے عقیدت مندان بھی اسی طرح سے



Marfat.com

وابستہ ہوتے۔

جراح خوب جانتا ہے۔ کہ کسوقت
چیر پھاڑ کی جائے۔ اگر مواد کچا ہو۔

## اپریشن کب ہونا چاہیئے؟

جراح اس پر نشتر نہیں لگاتا۔ خواہ بظاہر مواد پختہ ہی کیوں نہ نظر آئے
سمجھدار جراح خوب سمجھتا ہے۔ سو فیصدی حصہ ابھی ناپختہ ہے۔ دوسر
موسم اور دن کا خیال رکھتا ہے۔ وہ مواد پر اُن ہی دنوں میں نشتر لگائے
جب سو فیصدی مواد پک چکا ہو۔ اور موسم بھی ٹھیک ہو گیا ہو۔ تاکہ نشتر
لگنے کے فوراً ہی بعد مواد خارج ہو جائے۔ اور پھر اُس کے ٹانکے بھی دیئے
اور کچھ دیر اُن ٹانکوں کی دیکھ بھال بھی ہوتی رہے۔ لیکن اوقات ایس
ہوا ہے۔ کہ ٹھیک موقعہ پر اور ٹھیک وقت پر نشتر لگایا گیا۔ مواد بھی
طرح سے خارج کر دیا گیا۔ سینے میں بھی کمی نہیں رہی۔ لیکن اُن ٹانک
حفاظت اور نگہداشت نہیں ہو سکی۔ اور مریض کے کراہنے سے وہ ٹا
اچانک کھل گئے۔ زخم ہرا تھا۔ ٹانکوں کے کھلنے سے ٹیس اور درد
شدت شروع ہو گئی۔

اپریشن کرتے وقت موسم اور وقت کا خیال اور زخم
کی نگہداشت کرنے سے صحت عود کر آتی ہے۔

اسیطرح حکیم عل
خوب جانتا
کہ اکبری مواد اگ

ہے۔ اور رِسنے بھی لگا ہے۔ لیکن اس کے اپریشن کا موسم ابھی نہیں آیا۔
ہے۔ کہ جہانگیری عہد میں جب ٹھیک وقت پر اپریشن ہوا۔ مواد خارج
ور زخم کو سی دیا گیا۔ اور ان ٹانکوں کی باقاعدہ حفاظت ہوتی رہی۔ تو مریض
زود صحت ہی ہوا۔ بلکہ ۱۶۰۶ء سے لے کر ۱۷۰۷ء تک ایک تنومند
یت سے دن گذارتا رہا۔

اور "دین الٰہی" کے "آئین رہنمونی" کے غلط اور مہلک نسخہ کے مقابلہ میں
ی عالمگیری" جیسا مجرب اور لازوال نسخہ اُمّت مرحومہ کے لئے تیار ہو گیا۔
۱۷۰۷ء سے لے کر ۱۸۵۷ء تک شاہانِ مغلیہ کی حکومت اگرچہ احتراماً د
قائم رہی۔ لیکن مذہبی حیثیت میں اکبر کے "دین الٰہی" کی شکل کسی صورت
نظر نہ آئی۔ جو تخت و تاج کی طرف سے "حزب الشیاطین" کا روپ
ر کرسکے۔



Marfat.com

# ایسی بھی کوئی شام ہے جس کی سحر نہ ہو

اکبری الحاد پورے زور پر تھا۔ اُس کے مہلک اَثرات عالم بس
چھا رہے تھے۔ علماء، فقراء اپنے مراکز کھو چکے تھے۔ چاروں طرف تار
تاریکی نظر آتی تھی۔ شام نہائت ڈراؤنا اور بھیانک منظر پیش کر رہی تھی۔
آدھ ٹمٹماتا ہوا ستارہ کہیں دُور سے نظر آ جاتا۔ تو وہ راہرو منزل کیلئے ر
کام نہیں دیتا تھا۔ تاہم صاحب نظر لوگوں کا خیال تھا۔ کہ آخر اس شا
بھی کوئی صبح ہو کر رہے گی۔

ع ایسی بھی کوئی شام ہے جس کی سحر نہ ہو۔

آخرش پو پھٹنے
قریب آ گیا۔ م

## ہندوستان میں پہلی بار سلسلہ نقشبندیہ کا ورود

صادق کے نشانات ہویدا ہونے لگے۔

چشتیہ، قادریہ، سہروردیہ سلاسل کے ساتھ ساتھ نقشبندیہ س
ورود بھی ہندوستان میں حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کی وجہ
حضرت خواجہؒ ایک دو دفعہ پہلے بھی ہندوستان آ چکے تھے۔ کچھ دیر ت
پھر دہلی سے ہوتے ہوئے واپس بخارا چلے گئے۔ لیکن اس دفعہ مُلہ
کی رہبری میں اپنے شیخ حضرت محمد امکنگیؒ کی اجازت سے ہندوستا

آپ کا سلسلہ نقشبندیہ چار واسطوں سے حضرت خواجہ عبید اللہ احرارؒ سے
...ہ واسطوں سے امام الطریقہ حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبندؒ اور اکیس
...وں سے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملتا ہے۔ جو حسبِ ذیل ہے



Marfat.com

# حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
حضرت امام قاسم بن محمد بن ابو بکرؓ
حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ
حضرت سلطان العارفین بایزید
بسطامی قدس سرہ العزیز
حضرت ابو الحسن خرقانی قدس سرہ العزیز
شیخ ابو علی فارمدی طوسی قدس سرہ العزیز
حضرت ابو یوسف ہمدانی قدس سرہ العزیز
حضرت خواجہ عبد الخالق غجدوانی قدس سرہ
حضرت خواجہ عارف ریوگری قدس سرہ
حضرت خواجہ محمود انجیر فغنوی قدس سرہ

حضرت خواجہ علی رامیتنی قدس سرہ
حضرت خواجہ بابا سماسی قدس
حضرت خواجہ سید امیر کلالؒ قدس
حضرت امام الطریقہ خواجہ بہا
نقشبند قدس سرہ العزیز
حضرت خواجہ علاؤ الدین عطار قد
حضرت خواجہ یعقوب چرخی قدس
حضرت خواجہ عبید اللہ احرار قدس
حضرت خواجہ محمد زاہد قدس سرہ
حضرت خواجہ مولینا درویش محمد ق
حضرت خواجہ محمد امکنگی قدس
حضرت خواجہ محمد باقی باللہ قدس



Marfat.com

# حضرت خواجہ باقی باللہؒ

حضرت خواجہ باقی باللہؒ کی ولادت کابل میں ۹۷۱ھ بمطابق ۱۵۶۴ء
آپ کے والد ماجد قاضی عبدالسلامؒ اپنے وقت کے بہت بڑے متقی
ہو گذرے ہیں۔ ظاہری علوم سے فراغت حاصل کرنے کے بعد آپ نے
سیاحت اختیار کی۔ اور مشائخین وقت سے فیوضات حاصل کرتے
ہندوستان بھی ایک آدھ دفعہ اسی غرض سے آئے۔ اور اکثر مجاہدات
رہے۔ لیکن دُرِ مقصود تب تک حاصل نہ ہوا۔ جب تک آپ نے
ئے ربانی حضرت خواجہ محمد امکنگیؒ سے سلسلۂ نقشبندیہ میں وابستگی
رنہ کرلی۔ تکمیل سلوک کے بعد اپنے شیخ کے حکم سے آپ نے استخارہ
یں سے معلوم ہوا۔ کہ "ایک شیریں گفتار خوبصورت طوطا آپ کے ہاتھ
ٹھا ہے۔ آپ اپنا لعابِ دہن اس کے منہ میں ڈال رہے ہیں۔ اور وہ
نچ سے آپ کے منہ میں شکر ڈال رہا ہے۔" آپ کے پیر و مرشد نے
نہ سُن کر فرمایا۔ کہ ہندوستان جاؤ وہاں تمہاری تربیت سے کوئی ایسا
ں ظاہر ہو گا۔ جس سے ایک عالم منور ہو گا۔ اور تمہیں بھی اس سے

حصہ ملے گا۔ اس اتفاقی صورت کے پیش نظر آپ دہلی آکر ٹھہر گئے، تھوڑے ہی عرصہ میں آپ کی شہرت دور دور تک پہونچ گئی، اور عوام و خاص کا تانتا بندھ گیا۔

چشتیہ، قادریہ، سہروردیہ سلاسل ہندوستان میں اپنا اپنا مقام حاصل کیئے ہوئے تھے، اور ان پر مختلف ادوار بھی گذر چکے تھے۔ جس کا اجمالاً گذر چکا ہے۔ لیکن سلسلہ نقشبندیہ پہلی دفعہ ہندوستان میں حضرت خواجہؒ کے ذریعے کامیابی کے ساتھ اپنی جگہ بنا رہا تھا۔

## معرفت الٰہی کے حصول کے دو اہم طریقے

معرفت الٰہی کے حاصل کرنے کے دو اہم طریقے ہیں، "تزکیہ نفس" اور "تصفیہ قلب" چشتیہ، قادریہ، سہروردیہ سلاسل میں ابتداً "تزکیہ نفس" ہوتا ہے، اور بعد میں "تصفیہ قلب" کو اختیار کیا جاتا ہے لیکن سلسلہ نقشبندیہ میں "تصفیہ قلب" کو مقدم رکھا گیا ہے اس لئے کہ مکین کی موجودگی میں مکان از خود مزین ہو جایا کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس سلسلہ میں ہر فعل کو شریعت کی کسوٹی سے پرکھنے کی کوشش کی گئی ہے بالفاظ دیگر "استکمال شریعت" کا نام ہی طریقت اور حقیقت ہے اسی لئے "ذکر خفی" "جلی" پر، "حال" "قال" پر، "صحو" "سکر" پر، "فکر" "ذکر" پر مقدم سمجھا گیا ہے۔ اگرچہ یہ سلسلہ حال و وجد کی دولت



Marfat.com

ائے ھُو کی دلکشی اور سماع کی طرب انگیزی سے یکسر خالی ہے۔
لوت در انجمن" اور" نظر برقدم" کے اصول میں احوال و مواجید کے جملہ
نمر کردیئے گئے ہیں۔
علما نے اس سلسلہ کو اپنانا شروع کیا۔ بڑے بڑے محدث فقیہہ
ضرت خواجہ باقی باللہ رح کے حلقۂ ارادت میں شامل ہونے لگے۔

## بندیہ سلسلہ کی ہر دلعزیزی | شیخ عبدالحق محدث دہلوی رح، شیخ تاج الدین سنبھلی رح

سام الدین رح، داماد شیخ مبارک رح، آذر خان، قلیچ خاں جیسی شخصیتیں جوق
آنا شروع ہوئیں۔ آخر شہ باز جس کے پکڑنے کی خاطر شکاری نے
بایا تھا، ۱۵۹۹ء میں اُس نے آستانے میں از خود آکر اپنے آپ کو
دیا۔ ؎

دام ہر کس کے بگیرد در بیاباں وحش و طیر!
دستِ اعجازِ محبت گردنِ آہو گرفت!

## مجدد کا حضرت خواجہ سے بیعت ہونا اور تربیت حاصل کرنا | میری مراد حضرت مجدد الف ثانی رح

ت سے ہے، جو آپ نے ۱۵۹۹ء میں آستانہ باقویہ میں پہنچ کر
ادی۔



Marfat.com

۱۶۰۳ء میں حضرت خواجہ باقی باللہؒ کا وصال ہو جاتا ہے جب
یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کو حضرت خواجہؒ کے طفیل حضرت مجدد الف
کی تربیت منظور تھی۔ وصال کے وقت حضرت خواجہؒ کی عمر صرف اکتا
سال تھی۔ تاہم بلا تردید یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ حضرت خواجہ نے اس
سی عمر میں وہ کام کر دکھایا۔ جو شاید و باید کسی صاحب نظر اور
کرامت ولی اللہ سے ہوا ہو۔ ذَالِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ
۱۵۹۹ء سے ۱۶۰۳ء تک چار سال کے اندر حضرت خواجہؒ نے
ذوق و شوق کے ساتھ اپنے جلیل القدر خلیفہ کی تربیت کی ہے۔
سے باہر ہے۔ تاہم اُن کے مکتوبات سے جو انہوں نے اپنے مرید
وقتاً فوقتاً لکھے ہیں۔ دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت خواجہؒ کے
میں آنے کا مقصدِ وحید صرف حضرت مجددؒ کی تربیت تھی۔ چند اق
نیچے درج کئے جاتے ہیں۔ جس سے اندازہ ہو جائے گا۔ کہ حضرت
کا مقصد پورا ہو چکا تھا۔

(۱) شیخ احمدؒ نامی ایک عالم باعمل سرہند سے آئے ہیں۔ چند
فقیر کے ساتھ اُٹھے بیٹھے عجیب و غریب حالات اُن
میں آئے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ چراغ ہوں گے جس
عالم روشن ہو جائے گا۔



Marfat.com

۱) میں صرف چقماق ہوں۔ آگ پیدا کر سکتا ہوں۔ چراغ شیخ احمدؒ ہیں
۲) شیخ احمدؒ ایک آفتاب ہیں۔ کہ ہم جیسے ہزاروں ستارے اُس کی روشنی میں گم ہو جائیں۔ آسمان کے نیچے اُن کی نظیر نہیں ہے۔ اور ان جیسے اُمت میں چند ہی آدمی گذرے ہیں۔
۴) ہم نے یہاں (سرہند) میں ایک بہت بڑا چراغ روشن کیا ہے۔ جس کی روشنی آناً فاناً بڑھنے لگی۔ پھر ہمارے جلائے ہوئے چراغ سے سیکیوں چراغ روشن ہو گئے۔ مراد حضرت مجددؒ ہیں۔

## حضرت مجددؒ کے بارے میں حضرت خواجہ باقی باللہؒ کی پیشین گوئیاں اور بشارات

حضرت خواجہ کا دستور تھا۔ کہ بیعت ہونے والوں کو ایک دم بیعت نہیں کیا کرتے تھے۔ بلکہ ٹال دیا کرتے تھے۔ تاوقتیکہ عقیدت پختہ نہ ہو جائے۔ سلسلے میں داخل نہیں فرماتے تھے۔ لیکن حضرت مجددؒ کے ساتھ یہ معاملہ پیدا نہیں ہوا۔

حضرت شیخ احمدؒ حج کے ارادے سے دہلی آئے ہوئے تھے۔ اور مولانا حسن کاشمیری اپنے دوست کے ہاں ٹھہرے ہوئے تھے۔ اُن کے کہنے پر خواجہ باقی باللہؒ کی خانقاہ میں محض زیارت کے لیئے آئے۔ ملاقات کے بعد رخصت چاہنے لگے۔ تو حضرت خواجہؒ نے معمول کے خلاف فرمایا۔



Marfat.com

کہ تین چار روز اسی خانقاہ میں قیام کرد۔ اس لیئے کہ غیب سے آواز

رہے تھے۔ ع آمد آں یارے کہ ما مے خواستیم

حضرت شیخ احمدؒ نے خانقاہ میں قیام کیا۔ اور بیعت ہونے کی درخواست

کی۔ بیعت کر لیئے گئے۔ کیوں کہ استخارہ کے تحت جس شخص کی تلاش

ما اور النہر چھوڑ کر آئے تھے۔ وہ اب مل گیا تھا۔

کچھ دنوں کے بعد حضرت شیخ احمدؒ سرہند واپس تشریف لے جاتے

ہیں۔ دوسری دفعہ دہلی آئے تو خانقاہ باقویہ میں اڑھائی ماہ قیام کیا۔

حضرت خواجہ نے خلعتِ خلافت عطا کی اور خاص الخاص اصحاب مثلاً

میر صدر جہاں، خان اعظم وغیرہ اکبری درباریوں کو تعلیم کی غرض سے حضرت

مجددؒ کے سپرد کیا۔ تیسری مرتبہ جب حضرت مجددؒ خانقاہ باقویہ میں حاضری

دینے کے لیئے آئے۔ تو حضرت خواجہ نے چند قدم چل کر حضرت مجددؒ کا استقبال

کیا۔ بڑی بڑی بشارتیں سنائیں۔ اور بہت کچھ اعزاز و اکرام فرمایا۔ اور اپنے

صاحبزادگان حضرت عبداللہ، حضرت عبیداللہ، خواجہ کلاں، خواجہ خورد کو

توجہ کے لیئے پیش کیا۔ چوتھی مرتبہ حضرت خواجہ سے رخصت ہونے لگے

حضرت خواجہ نے اپنے ہندوستان آنے کی غرض و غایت بیان کی۔ اور

استخارہ من و عن بیان کیا۔ اور اپنے شیخ خواجہ امکنگیؒ کی تعبیر بیان کرتے

ہوئے فرمانے لگے۔ کہ ایسا شخص جس کی تربیت سے ایک عالم منور ہو گا۔ اور مجھ

ت خواجہ کو بھی حصہ ملے گا۔ اُس کے مصداق آپ (شیخ احمد سرہندی) ہیں۔

## رت خواجہ باقی باللہؒ کا وصال

اب کی دفعہ حضرت خواجہ نے حضرت مجددؒ کو فرمایا کہ آپ لاہور

فین دار شاد کریں۔ کچھ عرصہ کے بعد حضرت خواجہؒ کا انتقال ہو گیا۔ اور

ے مجددؒ کو جب اطلاع ملی۔ تو فوراً لاہور سے دہلی پہونچے راستے میں

پڑتا تھا۔ رُکے نہیں۔ گریاں کناں خانقاہ باقویہ میں پہونچ کر تعزیت

شامل ہوئے۔ صاحبزادگان کی تسلی و تشفی فرمائی۔ اُسی وقت جملہ

ن طریقت نے خلیفۂ اعظم حضرت مجددؒ کو تسلیم کر لیا۔

خواجہ باقی باللہؒ ہندوستان میں سلسلہ نقشبندیہ کو پھیلانے والے

بزرگ ہیں۔ سات آٹھ سال کے مستقل قیام کے عرصہ میں حضرت خواجہ

اپنے مشن میں کس قدر کامیابی حاصل کی اور سلسلہ نقشبندیہ میں

قدر اضافہ کر دکھایا۔ اس کے لئے حضرات نقشبندیہ کے مشن کا ایک

ندلا سا خاکہ حضرت خواجہ عبید اللہؒ احرار کی زبان سے پیش کر دینا کافی

سمجھتا ہوں۔

## شبندیہ حضرات کا مطمح نظر

"اگر ما شیخی میکردیم دریں روزگار ہیچ شیخ مرید نمی یافت۔ لیکن ما را کار دیگر

ودہ اند کہ مسلماناں از شرِ ظلم نگہداریم۔ بواسطۂ ایں بہ با دشاہاں باعث



Marfat.com

اختلاط کردن و نفوس ایشاں را مسخر گردانیدن بتوسط ایں عمل مق
مسلمیں برآوردن است"۔ اس معاملہ میں حضرت خواجہ باقی باللہ
طور پر کامیاب ہوئے۔ کیوں کہ حضرت خواجہ نے امراء، وزراء اور ا
کے عمائدین کو اپنی طرف متوجہ کر لیا تھا۔ اور ایسے درباریوں کو لمحہ فکریہ
کیا تھا۔ تاکہ وہ اپنے موقف پر از خود غور کر سکیں۔ اور سابقہ لغزشوں کی
کر سکیں۔

## حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ کا آستانۂ باقویہ میں حاضر ہو کر تربیت حاصل کرنا

حضرت خواجہ کی رُوحا
اس قدر بڑھی ہُوئی
علمائے کرام نے اپنی
کو چھوڑ کر آستانہ باقویہ میں تربیت حاصل کرنا شروع کر دی۔

شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ کے نام نامی سے کون شخص واقف
نہیں ہے۔ علم حدیث کو ہندوستان میں صحیح معنوں میں ترویج د
والے سب سے پہلے محدث یہی ہیں۔ سنہ ۱۵۴۸ء سے سنہ ۱۶۴۲ء تک ا
زمانہ ہے۔ آپ نے فارغ التحصیل ہونے کے بعد عرب اور اقصائے مغرب
اساتذہ سے علم حدیث کی سند حاصل کی ہے۔ اس لیئے یہ بے تکلف
جا سکتا ہے۔ کہ ان کے اپنے عہد اور مابعد کے عہد کے محدثین بالواسطہ
شیخ سے سند حاصل کر رہے ہیں۔ بے شمار تصانیف ان کے قلم سے

ہیں، رُوحانیت میں حضرت شیخؒ پہلے قادریہ سلسلہ میں حضرت موسیٰ پاک
مد ملتانی سے منسلک تھے۔ بعد میں خواجہ باقی باللہؒ سے باقاعدہ سلسلہ
بندیہ میں بیعت اختیار کی۔ اسی طرح اور بہت سے اہل علم حضرات نے
ت خواجہ سے رجوع کیا۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ حضرت خواجہؒ نے دہلی میں مختصر سے قیام میں سلسلہ
بندیہ کا بیج ایسے اچھے موسم میں بویا۔ کہ جس سے بہت بڑے بڑے
درخت پیدا ہوئے۔ اور بعض جگہوں میں اُس کی شاخوں کو پیوند کی
ت میں سے جایا گیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہُوا۔ کہ تمام اسلامی ممالک میں
ی شاخوں سے دریا بزودگل و گلزار ہک اُٹھا۔ اور شریعت حقّہ
بحر کی ترویج رونق بڑھتی رہی۔

یہ مختصر سا عرصہ ہندوستان کی تصوف کی تاریخ میں ایک انقلاب
ی تھا۔ دیگر سلاسل کے بڑے بڑے مراکز اس سلسلہ سے وابستگی اختیار
نے لگے۔ حضرت خواجہؒ کا کام بقول اپنے الفاظ کے اگ کا پیدا کرنا تھا باقی
روشنی سے عالم اسلام کو منور کرنا۔ اُن کے جلیل القدر عظیم المرتبت ،

| | |
|---|---|
| رت خواجہ باقی باللہؒ کا ہندوستان میں آنیکا مقصد وحید | بطل حریت<br>حامی دین متین |

ہ اعظم حضرت امام ربانی، محبوب سبحانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندیؒ

کے حصہ میں تھا جن کی تربیت حضرت خواجہؒ نے پوری محبت اور شفقت سے فرمائی۔ اور بقول "ان کا ہندوستان تشریف لانا صرف اسی مرد مومن کی خاطر تھا۔ جس نے حقیقی معنوں میں شریعتِ غرا کو اس کے صحیح راستے پر سرفروشانہ اقدام سے ڈال دیا۔ اور شجر اسلام میں جو شرک و بدعات کی خوردہ شاخیں اکبری دور میں بہت تیزی کے ساتھ بڑھ رہی تھیں ان کو اپنے مجاہدانہ کردار سے کانٹ چھانٹ کر رکھ دیا۔ ایسے ہی مجددؒ کی زمانے کو تلاش تھی۔ اور " مجدد الف ثانیؒ" کا چست اور زیبا جبہ حضرت شیخ احمدؒ کے جسم پر ٹھیک آیا۔

علمائے معاصرین نے اور صوفیائے عظام نے ان کی مجددیت کے آگے گردنیں جھکا دیں۔ شہنشاہِ وقت نے ظلم و تشدد کے بعد نہ صرف مجدد الف ثانیؒ کے سامنے ہتھیار ہی ڈال دیئے۔ بلکہ عقیدت و ارادت کا اعزاز بھی حاصل کر لیا۔

## حضرت مجددؒ سے جہانگیر کی ارادت

کتنا خوش نصیب وہ بزم الست کا بادشاہ تھا جس کی قسمت میں ازل سے ہی سعادت لکھی جا چکی تھی۔ جو اکثر حضرت مجددؒ کے وصال کے بعد کہا کرتا تھا۔ " میں نے کوئی ایسا کام نہیں کیا جس سے نجات کی امید ہو۔ البتہ میرے پاس ایک دستاویز ہے جو اللہ کے سامنے پیش کروں گا۔ وہ دستاویز یہ ہے۔ کہ مجھ سے ایک



Marfat.com

خ احمد سرہندیؒ نے کہا۔ کہ اگر اللہ تعالیٰ اتباعِ سُنّت کی وجہ سے مجھے جنت
ے جائے گا۔ تو تیرے بغیر نہ جائیں گے"۔

بہر حال اس تھوڑے سے تبصرے کے بعد یہ اندازہ ہو جاتا ہے۔ کہ حضرت
باقی باللہؒ اپنے مقصد میں پُورے کامیاب ہُوئے ہیں ۱۶۰۳ء میں آپ
مال ہو جاتا ہے۔ اور دو سال بعد ۱۶۰۵ء میں اکبری عہد بھی ختم ہو جاتا ہے
اب بہتر معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت مجددؒ کی زندگی کے حالات۔ اور
ی تعلیمات تفصیل سے بیان کردی جائیں۔

## ددؒ کی شخصیت

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ یَبْعَثُ فِی ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ عَلٰی رَأْسِ کُلِّ مِائَۃِ
نۃ من یُجَدِّدُ لَھَا اَمْرَ دِیْنِھَا) ارشاد فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
ہر صدی کے شروع میں اس اُمت میں سے اللہ تعالیٰ ایک مجدد بھیجتا رہے
جو دین کو نئے سرے سے درست کرتا رہے گا)

جوامع الجوامع میں امام سیوطیؒ نے نقل کیا ہے۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
ن رَجُلٌ فِی اُمَّتِی یُقَالُ لَہٗ صِلَۃ یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ بِشَفَاعَتِہٖ کَذَا وَکَذَا۔
اد فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میری اُمت میں ایک شخص "صلہ"
(یعنی مخلوق کو خالق سے ملانے والا۔ یا شریعت کو طریقت کے ساتھ جمع
والا) جس کی شفاعت سے اتنے اتنے بے شمار آدمی جنت میں



Marfat.com

داخل ہوں گے۔ دونوں معنی کے لحاظ سے آپ کی ذات بابرکات صد
مصداق حدیث ہے۔

روضہ قیومیہ میں ہے۔ یُبْعَثُ رَجُلٌ عَلٰی احد عشر مائۃ سنۃٍ ھُوَ نُورٌ عظیمٌ اسْمُہ اسمی بَیْنَ السَّلَاطِیْنِ الجابرین ویُدْخِلُ الجنۃ الوفا
گیارھویں صدی کے شروع میں دو جابر بادشاہوں کے درمیان ایک شخص بھیجا جائے گا۔ وہ میرا ہم نام اور نور عظیم الشان ہو گا۔ اور ہزار آدمیوں کو اپنے ساتھ جنت میں لے جائے گا۔

## حضرت مجدد کے متعلق سابق اولیائے عظام کی پیشگوئیاں

ایک روز حضرت پیران پیر عبدالقادر جیلانی رح جنگل میں مراقبہ کرتے ہوئے، ساعت بساعت بڑھتے ہوئے نور کا فرمایا۔ القاء ہوا کہ ایسا نور کا صاحب وہ عزیز اُمت ہے۔ جو ہمارے پانچ سو سال بعد ہمارے پیغمبر کے دین کی تجدید کرے گا۔ اس کے فرزند اور خلفاء احدیت کے صدر نشینوں میں سے ہوں گے۔ مشاہدہ کے بعد حضرت پیر صاحب نے اپنا ایک خرقہ اپنے خلیفہ اکبر کے سپرد کیا۔ کہ یہ خرقہ اس شخص کی امانت جس کے متعلق یہ القاء ہوا ہے۔ چنانچہ وہی خرقہ حضرت مجددؒ کو شاہ کمال کی وساطت سے ان کے پوتے شاہ سکندرؒ نے پہنچا دیا تھا۔

حضرت شیخ احمد جامؒ نے فرمایا۔ کہ چار سو سال بعد ایک میرے ہمنام بزرگ ہوں گے جو سب سے

حضرت مولینا جامیؒ نے بھی اپنی کتاب میں اس بات کی تصدیق فرمائی ہے
شیخ سلیم چشتیؒ اور شیخ عبداللہ سہروردیؒ اکابر اولیاء اللہ میں سے
ب وہ باطنی توجہ فرماتے، تو منکشف ہوتا، کہ امام وقت کا ظہور ہونے
ے، جس کا نور قیامت تک رہے گا۔

## سمیہ سرہند شریف

دہلی اور لاہور کے وسط میں یہ شہر آباد ہے
بیان کیا جاتا ہے، کہ یہاں ایک بہت
ل تھا، جو شیروں کا مسکن سمجھا جاتا تھا۔ کیوں کہ "سیر" ہندی میں شیر کو
ہیں اور "رند" جنگل کو یعنی شیروں کا جنگل۔ فیروز شاہ تغلق کے عہد میں پنجاب
نہ دہلی لے جایا جا رہا تھا، اس جنگل میں پڑاؤ ڈالا گیا۔ لشکر میں ایک
ند بھی شامل تھے۔ اُن کو ایسا معلوم ہوا، کہ اس سرزمین میں ہجرت
ی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہزار سال بعد ایک ایسا شخص پیدا ہوگا، جو
کمالات کی وجہ سے وحید الامت ہوگا۔ فیروز شاہ تغلق کو یہ بات بتائی
تو اُس نے ایک شہر کی بنیاد رکھنے کا حکم دیا۔ یہ کام حضرت امام رفیع الدینؒ
مجدد حضرت مجدد الف ثانیؒ) اور حضرت بوعلی شاہ قلندرؒ کے سپرد کیا۔
چنانچہ شہر تعمیر ہو جانے کے بعد اُس کا نام سرہند رکھا گیا۔ جو بعد میں
ہند کے نام سے مشہور ہو گیا۔ حضرت امام رفیع الدینؒ نے جو اپنے زمانہ کے نہایت
اور ولی اللہ تھے۔ یہاں رہائش اختیار کرلی۔



Marfat.com

## خاندانی سلسلہ نسب

حضرت مجددؒ کا سلسلہ نسب حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ستائیسو سے جا ملتا ہے۔ پانچویں پشت میں حضرت امام رفیع الدین بانی شہر سرہند ہوئے ہیں۔ آپ کے والد ماجد حضرت شیخ مولانا عبدالاحدؒ اور دادا حضرت شیخ زین العابدینؒ ہیں۔

حضرت شیخ عبدالاحد سلسلہ چشتیہ صابریہ میں حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی سے صاحب مجاز تھے۔ اور قادریہ سہروردیہ میں قطب دوراں شاہ کمال کیتھلی رو کے خلیفہ تھے۔

## ولادت

ایک رات حضرت شیخ عبدالاحدؒ نے خواب دیکھا کہ جہاں میں تاریکی پھیلی ہوئی ہے۔ سور، بندر، ریچھ لوگوں کو ہلاک کر رہے ہیں۔ یکایک اُن کے سینے سے ایک نور نکلا، جس سے ایک تخت نمودار ہوا۔ اور اُس پر ایک بزرگ تکیہ لگائے بیٹھے تھے۔ اُن کے سامنے تمام ظالم، بے دین، اور ملحد ذبح کیئے جا رہے تھے۔ اُس وقت اُنہوں نے ایک آواز سُنی۔ جس کے الفاظ یہ تھے "جَاءَ الحق وذھق الباطل انّ الباطل کانَ ذھوقا" حضرت شیخ رو نے یہ خواب حضرت شاہ کمال کیتھلی سے بیان کیا۔ اُنہوں نے فرمایا۔ کہ تیرے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوگا جس کی وجہ سے الحاد اور بدعات دور ہو جائے گی۔ چنانچہ ۱۴ شوال ۹۷۱ھ بمطابق جولائی



Marfat.com

...شب اُن کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا۔ جس کا نام احمد لقب بدرالدین
...یت ابوالبرکات رکھی گئی۔ یہی لڑکا آگے چل کر مجدد الف ثانی امام ربانی
احمد سرہندیؒ کے نام سے دنیا میں مشہور ہوا۔

## ...علیم و تربیت

تربیت بہت اہتمام سے ہوئی۔ اور تعلیم کا یہ عالم تھا۔ کہ سات سال کی عمر میں قرآن مجید حفظ کر لیا۔
...قریب ابتدائی تعلیم اپنے والد ماجد سے حاصل کی۔ بعد میں مولانا کمال
...یری سے معقولات اور مولانا یعقوب کشمیری سے حدیث اور مولانا قاضی
...ل بدخشانی سے دیگر کتب متداولہ ختم کیں۔ ٹھیک سترہ برس کی عمر میں تمام
...میں فارغ ہو گئے۔ اور درس دینا شروع کیا۔ کچھ عرصہ کے لئے آپ آگرہ
...گئے۔ وہاں پر علمی مذاکرے فیضی اور ابوالفضل سے ہوتے رہے۔ جس کا
...پہلے گذر چکا ہے۔ آگرہ سے واپس اپنے وطن آرہے تھے کہ راستے میں
...نیسر کے رئیس شیخ سلطان نے اپنی لڑکی کی شادی آپ سے کر دی۔
سرہند میں آپ نے درس و تدریس کا سلسلہ از سرِ نو قائم کیا۔ اس دوران
...آپ آگرہ اور دہلی کی علمی مجالس میں آتے جاتے رہے۔ اور وہاں کے ماحول
...کا مطالعہ کرتے رہے۔

## ...رت مجددؒ کو چشتیہ، قادریہ، سہروردیہ سلاسل کی اجازات

یہاں یہ بیان کر دینا غیر مناسب نہ ہوگا۔



Marfat.com

کہ سلسلہ چشتیہ صابریہ کی اجازت آپ کو اپنے والد سے حاصل ہوئی تھی۔ اور سہروردیہ کی اجازت بھی آپ کو آپ کے والد سے بواسطہ حضرت شاہ کمال کے ملی تھیں۔ اور وہ خرقہ بھی جو حضرت پیران پیر عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے جنگل میں مراقبہ کرتے ہوئے اپنے خلیفہ کو امانتاً دیا تھا۔ وہ شاہ سکندر کیتھلی (پوتے شاہ کمال کیتھلی رحمۃ اللہ علیہ) کے ذریعہ سے آپ کو پہنچایا گیا۔

بدیں صورت حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کو چشتیہ، قادریہ سہروردیہ سلسلوں کے فیوض و برکات پہنچ چکے تھے۔ لیکن قسمت میں ابھی ایک چوتھے سلسلہ کا مجاز ہونا بھی لکھا ہوا تھا۔ اور وہی سلسلہ دنیائے اسلام میں انکی شہرت کا باعث بنا۔ والد ماجد کے انتقال کے بعد آپ حج کے ارادہ سے دہلی تشریف لائے۔ اور وہاں دہلی میں حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کی شہرت سُن کر ملاقی ہوئے۔ حضرت خواجہ رحمۃ اللہ علیہ نے خلاف معمول دو چار روز رہنے کی فرمائش کی۔ دو روز کے بعد حضرت خواجہ رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت ہوگئے۔ جس کا ذکر پہلے گذر چکا ہے۔

روحانی مدارج جس سرعت کے ساتھ آپ نے طے کیئے ہیں۔ اس کا اس قدر اندازہ کرلینا کافی ہے۔ کہ ۱۵۹۹ء سے لے کر ۱۶۰۲ء تک صرف چار

## حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کا ابتدائی دور

بار کی ملاقاتوں میں شیخ احمد کا رتبہ اتنا بلند ہوگیا۔ کہ خود پیر و مرشد آپ کو اُس کی روشنی میں گُم پانے لگے۔ یہی وہ دور تھا۔ جو حضرت مجدد



Marfat.com

بڑے معرکہ کیلئے اور مجددیت کا اعلان کرنے کیلئے عملاً تیار کر رہا تھا۔
کی تفصیل پہلے گذر چکی ہے۔

## تصنیفات حضرت مجددؒ بسلسلہ تبلیغ

۱۰۱۱ھ کے بعد آپ نے تلقین وارشاد کے سلسلہ
ت وسیع کر دیا۔ اور تبلیغ کے سلسلہ میں آپ کی تصنیفات "مبدا و معاد"
ف الدنیہ" "مکاشفات عینیہ" "شرح رباعیات حضرت خواجہ باقی باللہؒ"
ہلیلیہ، رسالہ فی اثبات نبوت، رسالہ سلسلہ حدیث، مکتوبات سہ جلد
نے علمی دنیا میں تہلکہ مچا دیا۔ لیکن ان تصنیفات کی غرض و غایت بجز اس
اور کچھ نہ تھی، کہ الحادیت اور زندیقیت کے بادل چھٹ جائیں، اور مطلع
ف ہو جائے۔

## احیائے اسلام کے سلسلہ میں عملی قدم

ت مجددؒ کا احیائے اسلام کے سلسلہ میں چار گروہوں کا انتخاب بے نا قابل فراموش ہے
اس سلسلہ میں حضرت مجددؒ کو جن گروہوں کا انتخاب کرنا پڑا۔ وہ حسب
تھے۔

غربا و فقراء کی جماعت جو اپنے کردار اور عملی نمونہ سے عوام پر اثر ڈالتی
رہے۔ اس جماعت کی تعداد بہت زیادہ تھی لیکن جتنی زیادہ تھی، اتنی
ہی زیادہ مفید ثابت ہوئی



Marfat.com

(۲) اہل علم اور سنجیدہ طبقہ کے ذہنوں میں انقلاب پیدا کرنے کے
کی جماعت کا انتخاب کیا گیا. جو علم و استدلال کی طاقت حرکت
لاتے رہے.

(۳) امراء اہل سنت والجماعت میں سے ان عمائدین دربار کا انتخ
کرنا. جو اپنی ذمہ داریوں کو محسوس کر سکیں. اس میں اکبری دربار او
دربار کے بہت سے عہدہ داران حضرت مجددؒ کے حلقہ بیعت و
میں شامل تھے. مثلاً شیخ فرید خاں، مہابت خاں، اس
سکندر خاں. حکیم فتح اللہ خاں. شیخ عبدالوہاب. سید محمد اختر
خضر خاں لودھی. مرزا بدیع الزماں. خان خاناں. جباری خاں. خ
قلیچ خاں وغیرہ جن کے ذریعہ سے شریعت غرا کی صحیح تبلیغ ہو
ان کا انتخاب کیا گیا. ان عمائدین میں سے ہر شخص ہفت ہزاری
ہزاری. دہ ہزاری. دوازدہ ہزاری تھا.

(۴) چوتھے درجے پر حضرت مجددؒ نے یہ خیال کیا. کہ شخصی حکومت میں
تک بادشاہ وقت راہ راست پر نہ ہو. اسلام کی تعلیم صحیح معنوں
ہو سکتی. اس چوتھی شق کے لیے حضرت مجددؒ نے اپنے آپ کو تیار کیا

تینوں گروہوں کی یکجا طاقت سے ایک زبردست انقلاب پیدا کیا جا سکتا ہے
انقلاب کا مطا



Marfat.com

وشلزم اور کمیونزم کے داعی اور جمہوریت اور آمریت کے اجارہ دار خوب جانتے

ب کسی لیڈر کو مذکور الصدر تینوں گروہوں کی طاقت میں سے کسی ایک گروہ کی

بھی پورے طور پر دستیاب ہو جاتی ہے۔ تو فرانس کے تخت و تاج پر ایک

سم کا نپولین قابض ہو جاتا ہے۔ اور روس میں شہنشاہ کو آناً فاناً قتل

ین یا اس کے ساتھی روس کی وسیع سلطنت کو اپنے قبضے میں لے لیتے

ی طرح امریکہ کی قیادت ایک عامی شخص کے ہاتھ میں آجاتی ہے۔ اور اگر

بخت نصیب لیڈر کے ہاتھ تینوں گروہوں کی طاقتیں آجائیں۔ تو وہ جو چاہے

تا ہے۔ اس کے ہاتھ کو کوئی روکنے والا نہیں ہوتا۔

## رت مجددؒ کے پاس تینوں گروہوں کی طاقت

حضرت مجددؒ کے پاس ان تینوں گروہوں کی

تھی۔ بلکہ ان تینوں گروہوں کے عقائد و اعمال کی باگ ڈور بھی مکمل طور

رت مجددؒ کے ہاتھ میں تھی۔

یہ تینوں گروہ سیاسی اغراض کے تحت حضرت مجددؒ کو اپنا قائد تصور نہیں

تے تھے۔ بلکہ یہ حضرتؒ سے بیعت تھے۔ اور لفظ بیعت کے اندر جو جامعیت

ہوتی ہے۔ اس سے کوئی شخص ناواقف نہیں ہے۔ بالفاظ دیگر انہوں نے

## رت مجددؒ نے ان تینوں گروہوں کو سیاسی اغراض کیلئے استعمال نہیں کیا

تن من دھن کی بازی لگا کر



Marfat.com

دین کی دولت کو حضرت مجددؒ کے ذریعہ حاصل کیا تھا۔

## مریدین باصفا کی جاں نثاری شیخ کیلئے بہت بڑی طاقت ہوتی ہے

نہ ہوگا۔ کہ اگر تخت و تاج کو حاصل کر کے آپ اپنے مشن کو چلانے کی خو
کرتے۔ تو ایک جہانگیر نہیں بیسیوں جہانگیر مقابلے کی تاب نہ لا سکتے تھے۔

تاریخ داں حضرات خوب جانتے ہیں۔ کہ علماء مش
عوام اور عمائدین دربار کا عقیدت مندانہ ارتباط کسی صاحب
شخص کے ساتھ بیعت کی صورت میں نہیں ہوا۔ اگر تینوں گروہ
ارتباط کسی ایک داعی کے ساتھ ہی شامل ہو جائے تو تسخیر
برآمد ہوتا ہے۔ یعنی بنی امیہ جیسی جابر اور صاحب سطوت حک
بھی دھڑام سے زمین پر آگرتی ہیں۔ جب ان کے مخ
میں ابوالعباس السفاح کے پاس کسی ایک گروہ کی ط
شامل ہو جاتی ہے

منصور عباسی کی خلافت کے دوران حضرت زید نفس ز
عصمت و پاکدامنی میں بلند مرتبہ رکھتے تھے۔ استحقاق کی نظر سے
ان کا مطالبہ جائز ہو سکتا تھا۔ لیکن جمعیت تینوں گروہوں
کسی ایک گروہ کی بھی پورے طور پر حاصل نہ تھی۔ اس لیے ح

ـس زکیہ" کو نہ صرف ہزیمت اٹھانا پڑی۔ بلکہ جان کی بازی بھی ہار دینا

ا۔

ان تاریخی حقائق کے بیان کرنے کا مقصد یہ ہے۔ کہ حضرت مجددؒ کو
ں گروہوں کی طاقت پورے طور پر حاصل تھی۔ لیکن حضرت مجددؒ نے
مفاد کے لیئے کسی ایک طاقت کو بھی استعمال نہیں کیا۔ بلکہ اُن کی
اح کرتے رہتے۔ اور یہی مجددؒ کا کام ہوتا ہے۔

## دت کا کام انسانی قلب و فکر کے رُخ کو تبدیل کرنا ہوتا ہے

اسلام کی خدمت کے لیئے بانی اسلام" فداہ ابی و امی علیہ الصلوٰۃ
سلام" کو آسمان کے فرشتوں کو نہیں بلانا پڑا تھا۔ یا ان عرب کے اُجڈ بدوؤں
جگہ کسی متمدن علاقہ کے پڑھے لکھے جاں نثار آدمیوں کو لاکر تبلیغ داشاعت
مدد نہیں لینا پڑی تھی۔ وہی عمرؓ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ہے جو قتل کے ارادہ
ے نکلتا ہے لیکن جس وقت نبوت کی پر شوکت آواز سے متاثر ہو کر
سلام قبول کرتا ہے۔ تو سب سے پہلے خانہ کعبہ میں نماز ادا کرنے کے لیئے
مام مسلمانوں کو کھلم کھلا لے نکلتا ہے۔ اور پھر وہی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
ں۔ جو خلیفۃ المسلمین ہو کر اسلام کی بے مثال خدمت کرتے ہیں۔ اور بے غرضی
و عالم ہو چکا تھا کہ جانشینی کے لیئے چھ صحابہؓ کا نام انتخاب کرتے ہیں۔



Marfat.com

لیکن اپنے لڑکے عبد اللہؓ کے بارے میں صاف کہہ دیتے ہیں۔ کہ یہ خلافہ
کا حقدار نہیں ہوگا۔

اسی طرح خالد بن ولید مخالف فوج کا وہ جرنیل ہے۔ جو مسلمانوں
فتح کو شکست میں تبدیل کر دیتا ہے۔ لیکن حلقہ بگوش اسلام ہونے کے بعد
حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سیف اللہ کا لقب اختیار کرتے ہیں۔ اور آخیر
چارپائی پر دم دیتے ہوئے افسوس کرتے ہیں۔ کہ ان کی جان اسلام کی
میں میدان جنگ میں کام نہ آئی۔

اسی طرح صحابہؓ کی تمام زندگی انہیں واقعات سے بھری ہوئی
جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ افراد وہی ہیں۔ جن کے خدوخال
قد و قامت میں کوئی فرق نہیں ہے البتہ جب اُن کے رُخ کو تبدیل کر دیا
تو قاتل انسانیت کے محافظ، قطاع الطریق اور راہزن پاسبان اور
کو زندہ درگور کرنے والے۔ لڑکیوں کو حصہ دینے والے بن گئے۔ یہی
نبوت کا ہے۔ کہ اُس نے انسانی قلب و فکر کے رُخ کو شقاوت سے سعا
کی طرف پھیر دیا۔

مجددؒ کا کام شجر اسلام میں پیدا شدہ شرک و بدعات کی شاخوں کو قطع
کر کے اصلی حالت پہ رکھنا ہوتا ہے۔

مجددؒ چونکہ مشکوٰۃ نبوت سے مستنیر ہوتا ہے۔ اور اُس کا کام اس



Marfat.com

شرک و بدعات کی پیدا شدہ شاخوں سے قطع برید کر کے اس کو اصلی
ن پر رکھنا ہوتا ہے۔ اس لیے مجدد کے لیے ضروری ہے۔ کہ ذاتی اغراض
ف طرف رکھ کر اس زمانہ کے لوگوں کے قلب و فکر اور اقوال و اعمال میں صحیح
یدا کرے۔ چنانچہ یہ کام حضرت مجدد الف ثانی نے کیا۔

ان تینوں گروہوں کی تعلیم و تربیت کے لیے جو طریقہ حضرت مجدد
ختیار کیا۔ وہ پند و وعظ کا تھا جس کو اختیار کرنے کے لیے مکتوبات کا
سلسلہ قائم کیا۔ اسی طریق پر احیائے اسلام کی کوشش کی گئی۔

## جہانگیر کا دورِ حکومت

حضرت خواجہ باقی باللہؒ کے وصال کے دو سال بعد اکبر کا انتقال
ہو جاتا ہے۔ اور نورالدین جہانگیر بادشاہ اکبر کے تخت پر متمکن ہوتا ہے
۱۶۰۵ء سے ۱۶۲۷ء تک اس کا دورِ حکومت ہے۔ جہانگیر کی تخت نشینی
چند ماہ بعد اس کے بڑے بیٹے خسرو نے علم بغاوت بلند کیا۔ گرو ارجن دیو نے
شہزادہ کی طرف داری کی جس کی بنا پر وہ معتوب ہوا۔ جہانگیر نے
جہاں سے ۱۶۱۱ء میں شادی کی۔ جو جہانگیر کی طبیعت پر پوری طرح
وی ہوگئی۔

پے درپے کے واقعات ایسے ہیں۔ جو بتارہے ہیں۔ کہ ایک طرف جہانگیر



Marfat.com

جب محمود آنکھوں کے ساتھ اکبر کے تخت پر متمکن ہوتا ہے۔ تو اُس کو چند
بعد یہ اندازہ ہو جاتا ہے۔ کہ اُس کے تخت و تاج کو چھین لینے کے لیئے کوش
بھی ہو سکتی ہے۔

لیکن دوسری طرف اُس کی لاأبالی اور عاشقانہ طبیعت نے نورجہ
کار سلطنت میں پورے پورے طور پر دخیل ہونے دیا۔ اور خود شہنشاہ
کہلانے پر ہی اکتفا کی۔

## حضرت مجددؒ کی فراست

ادھر حضرت مجددؒ کو دین الٰہی اکبر شا
مابقیہ اثرات اور متصوفین کے خود پیدا
شریعت و طریقت میں اختلافات وحدۃ الوجود (ہمہ اوست) کے ہمہ گی
عوام و خواص میں نمایاں طور پر دکھائی دے رہے تھے۔ اور وہ خوب
رہے تھے۔ کہ ان فاسد عناصر کے جمع ہونے سے لادینی کے مہلک نت
مترتب ہو رہے ہیں۔

## حضرت مجددؒ کا دین الٰہی اکبر شاہی اور شرک و بدعات کیخلاف قلمی

چنانچہ حضرت مجددؒ نے اپنی تصنیفات بالخصوص مکتوبات میں کم
پر ان عقائد باطلہ کی تردید کرنا شروع کر دی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ وہ
جو وراثتاً تصوف کی گدیاں سنبھالے بیٹھے تھے اور شرک و بدعات کو د
فی الدین کر کے اپنی روٹی کا ذریعہ بنائے ہوئے تھے۔ وہ یکدم حضرت مجددؒ کے

ت مجددؒ کے خلاف درپردہ متحدہ محاذ

ہو گئے۔ ادھر نورجہاں اور آصف جاہ وزیرِ اعظم کی وجہ

ناعشری عقائد حکومت کے عہدہ داران میں سرائت کر رہے تھے۔ لیکن ت مجددؒ نے شیعیت کی تردید اور فضیلت صحابہؓ کی اہمیت کو وضاحت یان کرنا شروع کر دیا جس کا لازمی طور پر نتیجہ یہ ہوا کہ مخالفین نے حضرت ں اُن جملہ تحریرات کو ایک کھلم کھلا چیلنج سمجھا۔ چنانچہ تمام مخالف گروہ لوہ میں تھے کہ کوئی ایسا حربہ ہاتھ آئے جو حضرت مجددؒ کے خلاف استعمال یا جا سکے۔ علماء سوء اس معاملہ میں پیش از پیش تھے۔ کیوں کہ اقتدار کی دکان حضرت مجددؒ کی وجہ سے روز بروز گھاٹے میں جا رہی یکن علیت تقدس درع کہیں کوئی دراڑ حضرت مجددؒ کے کردار میں میں آتی تھی جس کو علماء سوء تشہیر کر کے مطلب براری کر سکیں۔

## ضرت مجددؒ کی تبلیغی سرگرمی اور مخالف عناصر کی تخریبی کام

ایک طرف آپ نے تبلیغ کا کام بہت تیزی سے شروع کر دیا۔ اور سلطنت میں اپنے خلیفہ شیخ بدیع الدین کو بھیجا۔ کہ صحیح عقائد کی ترویج

ے۔

لاف کچھ ایسا اتفاق ہوا۔ کہ حسن خان نامی کابل کا رہنے والا حضورؒ سے



Marfat.com

اُگر بیعت ہوتا ہے۔ ناپختگی ذہن اور صلاحیت کی کمی کی وجہ سے
نے اُس کو حسب خواہش خلافت دینے سے انکار کیا۔ اُس نے کابل
کر ازراہ عناد مکتوبات میں تحریف کرنا شروع کر دیا۔ کفریہ اور زندیقہ
عبارتیں اضافہ کردیں۔ بیس نقلیں کرواکر ہندوستان اور افغانستا
مشہور علماء، اور مشائخین کے پاس بغرض استفتا بھیج دیں۔

## مکتوبات شریف کی عبارات میں جا بجا تحریف کر کے حضرت مجددؒ کیخلاف فتویٰ طلب کیا گیا

چنانچہ حضرت شیخ عبد
محدث دہلویؒ نے حضر
مجددؒ کی تردید میں چ
رسالے لکھ ڈالے۔ اسی طرح کے اور بہت سے مخالف عناصر تھے۔ ج
باہم مل جانے سے ایک طوفان کھڑا ہو گیا۔

## دربار جہانگیر میں حضرت مجددؒ کی پہلی بار طلبی عقاید کی وضاحت کے

ان حالات کے تحت حضرت مجددؒ کو عقائد کی تشریح کرنے کے
جہانگیر کے دربار میں حاضر ہونا پڑا۔ جس میں جہانگیر نے عقائد کی توضیح
کہ آپ نے اپنے مکتوب میں یہ کیوں ظاہر کیا ہے۔ کہ میرا مقام صدیق
بڑھ گیا ہے۔ اس کے جواب میں حضرت نے فرمایا۔ کہ فقیر کے نزدیک
ادنیٰ درجہ کے صحابی کے مقام کو بھی اویس قرنیؒ خیر التابعین نہیں پہنچ



Marfat.com

ائیکہ مجھ جیسا روسیاہ حضرت صدیق اکبرؓ کے درجہ کو پائے۔ فقیر کے نزدیک
ب کی ترتیب میں تقدیم و تاخیر کرنے والا شریعت جادہ سے منحرف ہے۔
ے لیکن ہوسکتا ہے۔ کہ مسابقت کا خیال پیدا ہو۔ البتہ یوں سمجھنا چاہیئے
بار میں ہفت ہزاری، دہ ہزاری، دوازدہ ہزاری موجود ہیں کسی بھنگی
ام سے بادشاہ سلامت خوش ہو جائیں۔ اور چاہیں کہ اپنے ہاتھ سے
ا دیں۔ تو وہ بھنگی انعام لینے کے لیئے دوازدہ ہزاری سب کو چھوڑ کر انعام
ل کرے گا۔ اور بعد میں واپس اپنی جگہ چلا جائے گا۔ یہ دلیل سُن کر

## رت مجددؒ کا تسلی بخش جواب سنکر جہانگیر مطمئن ہوگیا

بادشاہ کی تسلی ہو گئی۔ اور بادشا
ب سے مواخذہ نہیں کیا۔ البتہ یار لوگوں نے اور بمعہ مخالف گروہ نے
ا کہ شیخ احمدؒ کو جال میں پھانسنے کی تجویز کی تھی۔ لیکن یہ صحیح و سالم
کلا ہے۔ کوئی اور طریقہ نکالنا چاہیئے۔
شخصی حکمرانوں کے نزدیک سیاسی خطرہ سے زیادہ اور کوئی خطرناک
و نہیں ہوا کرتا۔ چنانچہ پوری طاقت کے ساتھ سیاسی جال تیار کیا گیا۔

## ضرت شیخ کی طلبی سے پیشتر جہانگیر کا آصف جاہ سے مشورہ

پیشتر اس کے کہ جہانگیر حضرت مجددؒ کو دربار میں طلب کرے اُس نے



Marfat.com

اپنے وزیر آصف جاہ سے مشورہ کیا۔ کہ اس بارے میں کیا کیا جائے۔
نے مشورہ دیا۔ کہ شیخ احمدؒ کے متوسلین اور مریدین جو دربار میں اعلیٰ
رکھتے ہیں۔ اُن کو پہلے دارالسلطنت سے دور مقامات پر تنخواہ بڑھا کر
کر دیا جائے۔ تاکہ فتنہ پیدا ہونے کا اندیشہ ہی نہ رہے۔ بعد میں شیخ
کو دربار میں طلب کر کے جہانگیری سیاست کے تحت جو حکم ہو
فرمایا جائے۔

چنانچہ بادشاہ نے وزیر کی اس رائے سے اتفاق کر کے خان
کو ملک دکن، سید صدر جہاں کو مشرقی ممالک، خان جہاں لودھی کو
اور مہابت خان کو کابل تعینات کر دیا، علیٰ ہٰذالقیاس دیگر اُمراء کو
دارالسلطنت سے ہٹا کر دُور دُور مقامات پر بھیج دیا۔

### ایک تیر سے دو شکار ایک تدبیر سے دو کار

شاہی احکامات کے ساتھ ساتھ حزب مخ
نے یہ اندرونی کوشش کی۔ کہ حضرت شیخ کو
وقت دربار میں پیش کیا جاوے جب باد
سے زیادہ نشہ میں مخمور ہو۔ ان کا مقصد یہ تھا۔ کہ اگر حضرت شیخ جہ
سطوت سے مرعوب ہو کر سجدۂ تعظیمی کریں گے۔ اور مشرکانہ طریق اختیا
گے۔ تو اپنے مریدین اور متوسلین کی نظر سے گر جائیں گے۔ اور اگر باد
حکم کی تعمیل نہ کی۔ تو گردن زدنی سمجھے جائیں گے، دونوں طریق سے

ائے گا. خواہ سا قط الاعتبار ہو جاویں. خواہ ہاتھی کے پاؤں سے
رواد یئے جاویں۔ ——————— !

# جہانگیر کے دربار میں حضرت مجددؒ کا نعرۂ حق

ن جملہ انتظامات کے بعد حضرت شیخ کو جہانگیری دربار میں طلب کیا گیا۔
تعظیمی کے لیئے حکم دیا گیا۔ آپ نے سختی سے انکار کر دیا۔ اور جہانگیر کو
طب کر کے فرمانے لگے۔ کہ

## ہانگیر! کیا یہ کھلی حماقت نہیں کہ میں اپنے ہی جیسے ایک
## ں اور مجبور انسان کو سجدہ کروں؟ ——————— ؟

حضرت مجددؒ کے بے باکانہ اور سرفروشانہ الفاظ سُن کر جہانگیر کو
ت کی طاقت نہ رہی۔ آنکھیں سُرخ ہو چکی تھیں۔ چہرہ تمتما اٹھا تھا۔ دوبارہ
ے کے لیئے اصرار کیا گیا۔ اور زنجیر بھی اس انداز سے لٹکائی۔ کہ کسی نہ کسی
خل ہوتے وقت گردن ہی جُھک جائے۔ آپ نے عملی طور پر بجائے
ل جانے کے پہلے پاؤں اندر داخل کیا۔ یہ طریق جہانگیر کی بھڑکتی ہوئی
یل کا کام کرنے والا تھا۔ مفتیٔ وقت نے جب یہ حالت دیکھی۔ کہ
عنقریب حضرت شیخ کو ہاتھی کے پاؤں کے ساتھ باندھ کر چِردانے والا ہے



Marfat.com

تو بے اختیار ہو کر کہنے لگا۔ کہ اے شیخ احمدؒ! میں فتویٰ دیتا ہوں کہ گردن
جائے۔ حضورؒ نے نہائت اطمینان سے فرمایا۔ کہ

واقعی جان بچانے کے لیے فتویٰ یہی ہے۔ لیکن تقویٰ اس
کی اجازت نہیں دیتا کہ یہ گردن سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی اور کے آگے

ان الفاظ سے دربار میں سناٹا طاری ہو گیا۔ نہ معلوم جہانگیر کو کیا خیال
کہ فوراً اُس نے قتل کا حکم دینے کی بجائے۔ قید کرنے کا حکم دیا۔ اسی
وقت پا بجولاں گوالیار کے قلعہ میں بھجوا دیا۔ اور ساتھ ہی حکم دیا۔ کہ
مکان کو لوٹ لیا جائے۔ حضرت مجددؒ نے بغیر کسی ہچکچاہٹ کے اس
کو سُنا۔ اور نہائت خندہ پیشانی سے قبول کیا۔ یہ واقعہ ۱۶۱۹ء کا
حضرت مجددؒ اِس واقعہ سے پہلے اکثر فرمایا کرتے تھے۔ کہ عنقریب
پر مصائب نازل ہونے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو یہی منظور ہے۔ جب
کہ مصائب کو خندہ پیشانی سے برداشت نہ کیا جائے گا۔ مدارج
حاصل نہ ہو سکیں گے۔

| | |
|---|---|
| گوالیار کا قلعہ حضرت مجددؒ کی وجہ سے خانقاہ مجددیہ کی صورت اختیار کر گیا۔ | گوالیار کا قلعہ باغی قسم کے قیدیوں کے لیئے مخصوص تھا۔ حضرت مجددؒ کے وہاں |

اُس قید خانے کی نوعیت بدل گئی۔ ذکر و فکر کی محفلیں قائم ہونے لگیں۔
و روز تبلیغ و اشاعت کا چرچا ہونے لگا۔ وہ قیدی جو اپنی زندگی کو
ں میں گذار رہے تھے۔ وہ اِس قید خانہ کی زندگی کو بہتر سمجھنے لگے۔
رسُول کے باغی اللہ اور رسُول کے مطیع اور فرماں بردار بن گئے۔ غیر مسلم
م کی دولت سے سرشار ہو گئے۔ غیر متدین متدین اور پاک باز اور متدین
ب عال بن گئے۔ غرضیکہ حضرت مجددؒ کے دم قدم سے وہ قید خانہ
مدیہ مجددیہ خانقاہ کی صُورت اختیار کر گیا۔

حقیقت بھی یہی ہے۔ کہ چراغ نے تو روشنی پھیلانا ہے۔
ی محل میں ہو۔ یا غریب کی کٹیا میں۔ ماحول کو روشن اور
کرنا چراغ کے ذاتی خصائص میں داخل ہے۔ اس لیئے
ی تعجب کی بات نہیں تھی۔ کہ اگر اسوۂ یوسفی پہ عمل کرنے
جہانگیر کا باغی لیکن اللہ اور رسُولؐ کا مطیع و فرماں بردار
یار کے قلعہ کے باسیوں کے رُخ اپنے قول و فعل سے
دل کر دیے۔ ________________!



Marfat.com

بادشاہ بزعم خود مطمئن تھا. کہ باغی کو سزا دے دی گئی ہے۔ لیکن
بات سے غافل تھا. کہ قضا و قدرت نے صرف اسی کو راہ راست پر
کے لیئے یہ سارا انتظام کیا ہے۔

حضرت مجددؒ کی گرفتاری آگ کی طرح تمام ملک میں پھیل گئی
خرم (شاہجہان) حضورؒ سے عقیدت رکھتا تھا. بہت بے چین ہوا
آداب کا احترام کرتے ہوئے حضرت مجددؒ کے پاس اپنا خاص معتمد
عرض کرنے لگا. کہ آپ ایک دفعہ سجدۂ تعظیمی کریں. اُس کے بعد
اعزاز و کرام سے آپ کی رہائی عمل میں لاؤں گا. ساتھ ہی وجہ جواز
چند کتب پیش کیں. جن میں سجدۂ تعظیمی کو مباح لکھا گیا تھا. آپ

## حضرت مجددؒ کی گرفتاری پر شہزادہ خرمؔ کی بے چینی

فرمایا. کہ "رخصت
اس معاملے
ہوسکتی ہو. لیکن "عزیمت" کا مقام اس بات کو ہرگز قبول نہیں کرتا
شاہجہاں بھی چپ ہو گیا. کیوں کہ معاملہ بہت ٹیڑھا تھا. اور وہ خود
تھا. کہ سنہ ۱۰۱۴ھ جہانگیری جلوس کے ابتدائی سال میں شہزادہ خسرو
بھائی باغی ہو گیا تھا. اور اُس بغاوت کو جلد فرد بھی کر لیا گیا تھا. لیکن
اور اُس کے معاونین کی جہانگیری سیاست میں ابھی خاصی کھینچ تان
جرم اگرچہ مختلف نوعیت کا تھا. تاہم اُس کو بھی شہزادہ خرمؔ کی



Marfat.com

ایا جا سکتا تھا۔ بدیں وجہ شہزادہ خرم (شاہجہان) نے اس سلسلہ میں مزید
یت کرنا بند کردی۔

## حضرت مجدد کی قید

## ت مجددؒ کی گرفتاری پر خانخاناں، صدر جہاں، خان اعظم
## ابت خاں وغیرہ عمائدین دربار جہانگیر کی بغاوت

ل خبر جب خان خاناں، صدر جہاں، خان اعظم اور مہابت خاں وغیرہ امراء
تو انہوں نے بغاوت کرنے کی تجویز سوچی تاکہ بادشاہ کو اس کی گستاخی کی
ا جائے۔ سب نے مل کر مہابت خاں کو اپنا امیر مقرر کرلیا۔ سازش یہ تھی۔
ل سے بغاوت کا اعلان ہو جائے۔ جب بادشاہ اس طرف متوجہ ہوگا۔ تو
، وتاج پر قبضہ کرلیا جائے گا۔ چنانچہ مہابت خاں نے کابل سے فوراً بغاوت
ان کردیا۔ اور توران، خراسان کی امداد لے کر جہانگیر پر چڑھائی کے لیئے
ستان کا رُخ کیا۔ بادشاہ اس بغاوت کو فرد کرنے کے لیئے فی الفور لاہور
نوا جہلم پہونچا۔ بادشاہ کو خیال تھا۔ کہ فوج اپنے بادشاہ کو بنفس نفیس

## گیر، آصف جاہ، نور جہاں کی نظر بندی

دیکھتے ہی مہابت خاں کا
ساتھ چھوڑ دے گی۔ لیکن
ر عکس نکلا۔ جس وقت جہانگیر دریائے جہلم کو عبور کر رہا تھا۔ اس کو محصور کرلیا
ر جہاں اور آصف جاہ چھڑانے کے لیئے آئے لیکن ان دونوں کو بھی حراست



Marfat.com

میں لے لیا گیا۔ مہابت خاں چاہتا تھا۔ کہ بدسہ کو ختم کر دیا جائے۔ مگر اللہ تعالیٰ کو منظور تھا۔ دوسری طرف مجوزہ سکیم کے تحت اُمرائے سلطنت نے نورجہاں کو برطرف کر دیا۔ اور بغاوت شروع کر دی۔ اب معاملہ بالکل صاف تھا۔ نے حضرت مجددؒ سے استدعا کی۔ کہ شاہی مسند کو رونق بخشیں اور ساتھ سرانجام دیئے ہوئے کام کی تفصیل آپ تک پہونچا دی۔

## قلعہ گوالیار سے حضرت مجددؒ کا مکتوب اپنے مریدین کے نام

اُمرائے متوسلین کو تحریر فرمایا۔ کہ مجھے سلطنت کی ہوس نہیں۔ اور میں تم فتنہ وفساد کو پسند نہیں کرتا۔ میں نے جو قید کی مصیبت برداشت کی اور کام کے لیئے ہے۔ جب وہ کام پورا ہو جائے گا۔ میں تمہاری کو بغیر اللہ کے حکم سے قید سے رہا ہو جاؤں گا۔ یہ فساد میرے کام رکاوٹ ہے۔ بہتر یہ ہے۔ کہ تم بغاوت سے باز آجاؤ۔ اپنے بادشاہ قبول کرو۔ میں بھی انشاء اللہ جلد از جلد قید سے آزاد ہو جاؤں گا۔ کی بے شمار نقلیں کی گئیں۔ مہابت خاں کو ٹھیک وقت پر پہنچ گئیں تینوں کو حراست میں لیئے ہوئے تھا۔ دوسرے اُمراء کے مکتوب بھی وار سے پہونچ گئے۔ جس میں درج تھا۔ کہ حضرت مجددؒ اس بغاوت سے چنانچہ مہابت خاں حضرت مجددؒ کا خط لے کے آیا۔ اور کہا۔ کہ میں حضرت مجددؒ



Marfat.com

ہا کرتا ہوں۔ جہانگیر کو تخت پر بٹھا کر سوائے سجدۂ تعظیمی کے تمام آداب بجالایا۔

## مجددؒ کے خطوط پر کڑی نگرانی

بادشاہ واپس دارالخلافہ بہت تیزی سے پہنچا۔ یہاں بغاوت پہلے
دب چکی تھی۔ اب حضرت مجددؒ کی خط و کتابت پر پوری طرح نگرانی ہونا شروع
اپ کے مکتوبات صاحبزادگان کو جایا کرتے۔ اُن میں تلقین صرف اس
دا کرتی۔ کہ راضی بہ رضا رہنا چاہئے۔ ایک خط میں اپنے صاحبزادہ محمد
کماںؒ کو لکھتے ہیں۔ کہ میری رہائی کی کوشش نہ کرو۔ بلکہ میرے لئے استقامت
کیا کرو۔ تاکہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا باعث ہو۔ رہائی خود بخود ہو جائے گی۔
رح وہ مکتوب جو دیگر متوسلین کو لکھے جاتے۔ اُن میں بھی ایسے ہی مضامین
۔ کسی ایک مکتوب میں بھی شکائت یا حکومت پر تنقید نہ ہوتی۔ البتہ احیائے
ام کا ذکر ضرور ہوتا۔

## خانہ میں حضرت مجددؒ کی زندگی اور اُسکا جہانگیر پر اثر

ادھر ان مکتوبات پر کڑی نگرانی ہو رہی
اُدھر قید خانہ کے در و دیوار سے قنوطیت اور کفر و عصیان کی سیاہی حضور کے
ور سے چھٹ رہی تھی۔ قید خانہ پورے طور پر خانقاہ مجددیہ بن گیا۔ جہاں
ذکر و فکر اور صبح و شام کے مراقبہ کی وجہ سے قلب و فکر کی درستی ہو رہی تھی۔
عام پہرہ دار سے لے کر بڑے عہدہ دار تک اور ایک عام قیدی سے لے کر



Marfat.com

بڑے سے بڑے سیاسی قیدی تک حضورؒ کے فیضانِ صحبت میں رنگا ہو
بادشاہ خود بہت متاثر تھا۔ اور ایک آدھ دفعہ بھیس بدل کر
ان تمام ذہنی قلبی انقلابات کا جائزہ لے چکا تھا۔ آخرش تابکے ہتھیار
اور رہائی کا حکم صادر کیا۔ آپ نے رہائی سے پہلے جہانگیر کے سامنے
ذیل شرطیں پیش کیں۔ جو جہانگیر نے بخوشی قبول کریں۔

## سات شرطیں جو رہائی سے قبل حضرت مجددؒ نے شہنشاہ

(۱) سجدۂ تعظیمی موقوف ہو۔

(۲) مساجد آباد ہوں۔

(۳) گاؤکشی کی ممانعت کے جو احکام جاری ہیں وہ موقوف کیئے جا

(۴) خادمانِ شرع مثلاً قاضی، مفتی اور محتسب وغیرہ مقرر کیئے

(۵) جزیہ لیا جائے۔

(۶) احکامِ شرع کی ترویج ہو۔ اور بدعات دُور ہوں۔

(۷) سیاسی قیدی رہا کیئے جائیں۔

## جہانگیر کی طرف سے پیشکش

جہانگیر کی طرف سے یہ پیشکش کہ سفر و حضر میں حضرت مجدد
ہمارے ساتھ رہیں خواہ گھر چلے جائیں۔ اختیار ہے۔ حضورؒ نے جہانگیر



Marfat.com

حضر میں رہنا منظور کیا۔ تاکہ حضرت شیخ عبداللہ احرارؒ کا وہ مطمع نظر پورا ہو کہ بادشاہ اور اراکین سلطنت سے وابستگی اختیار کرنا چاہیئے۔ تاکہ عصیان دُور ہو۔ اور انصاف کا دَور دَورہ ہو جائے۔

## حضرت مجددؒ کی "فراست"

حضرت مجددؒ جانتے تھے۔ کہ اگرچہ اکبری الحاد اور جہانگیری دور کی بدعات کا مواد ایک وقت پر خارج ہو چکا ہے۔ اور سات ٹانکے بھی اس زخم پر لگا دیئے۔ تاہم زخم کی نگاہداشت کی ضرورت ہے کہیں ایسا نہ ہو۔ کہ عدم نگہداشت کی وجہ سے ٹانکے کھل جائیں۔ اور زخم ازسرِ نو رِسنے لگ جائے۔ یہی حضرت مجددؒ کی بہت بڑی "فراست" تھی۔ کہ آپ نے سفر و حضر میں رہنے کا التزام کیا۔ ہو سکتا تھا۔ کہ آپ عزت و احترام سے رخصت حاصل کر کے اپنے گھر رہائش اختیار کر لیتے اور درس و تدریس اور تلقین و ارشاد میں ما بقیہ زندگی صرف کر دیتے۔ لیکن ایسا نہیں کیا۔ اس لئے کہ ہر سہ نیچے درج شدہ گروہ اپنا کام کر چکے تھے۔

(۱) غرباء اور فقراء کی وجہ سے عوام میں صلاحیت پیدا ہو چکی تھی۔

(۲) علماء و فضلاء کے پند و نصائح سے فہمیدہ طبقہ اپنی سابقہ غلطیوں کو سمجھ چکا تھا۔

(۳) اُمراء درباری اپنی ذمہ داریوں کو محسوس کر چکے تھے۔



Marfat.com

اب صرف چوتھا ائیٹم باقی تھا۔ کہ بادشاہِ وقت کو راہِ راست پر ...
اس کی درستی اور اصلاح کا تعلق حضرت مجددؒ نے اپنے ذمہ لیا تھا۔ اور اسی
سے اُس کے ساتھ ٹکر ہوئی تھی۔ اب چونکہ بادشاہِ وقت اپنے کیئے پر نا...

## حضرت مجددؒ کا سفر و حضر میں جہانگیر کے ساتھ رہنے کا مقصد بادشاہ کو اُن سات پیش کردہ شرائط پر پابند کروانا تھا

اس لیئے ضرو...
کہ اس نداما...
سے بہتر نتیجہ...
کیا جائے۔ اور وہ تب ہی ہو سکتا تھا۔ جب بادشاہ کے ساتھ سفر و حضر...
مجالست اختیار کی جائے گی۔ اندریں حالات حضرت مجددؒ نے بیوی بچ...
محبت وطن کی کشش اور گوشہ نشینی کی لذت سب کو اپنے فریضے پر...
کر دیا۔ بادشاہ کے ساتھ سفر و حضر کی مجالست اختیار کی جس کا فائدہ...
کہ جلوت و خلوت کے موقعوں پر حضور کو تلقین و ارشاد کا اکثر اتفاق ہو...
اور بادشاہ کو بھی اپنے گذشتہ اعمال کا جائزہ لینے اور اُن سے تائب...
کا موقعہ ملتا رہتا۔ بدیں وجہ بدعات و کفریات جو اکبر کے زمانے میں...
ہو کر جہانگیری دور میں جڑ پکڑ چکے تھے۔ وہ سب کے سب دُور ہو نے...

## پیش کردہ سات شرائط میں احیائے اسلام اور دینِ حقہ کی اشاعت کا نظ...

سات شرطیں جو درج کی ہیں۔ اُن کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے...

داخل فی الدین کر دیا گیا تھا۔ اور نہ کرنے والے کو باغی متصور کیا جاتا تھا۔ یہ
سجدہ خود اکبر نے جاری کیا تھا۔ اور جہانگیر اسی سجدہ تعظیمی پر اپنے عظمت
ل کی بنیاد رکھے بیٹھا تھا حضرت مجددؒ کے قول و فعل نے ثابت کر
ا کہ کبریائی صرف باری تعالیٰ کو ہے۔
اکبر کے ملحدانہ دور نے شعار اسلام کو اس قدر تذلیل کرنا شروع کر دیا
کہ مساجد ویران ہو گئی تھیں۔ جب نماز کو ہی بوجھ سمجھ کر ہٹا دینے کا فیصلہ
۔ اور صرف صبح و شام چڑھتے اور ڈوبتے سورج کو پرنام کر لینا عبادت میں
ل کر لیا ہو۔ تو اس سے اندازہ ہو سکتا ہے۔ کہ مساجد کا کیا حشر ہوتا ہوگا۔
سے بہت عوام جو ان کے آباد رکھنے کی کوشش بھی کرتے ہوں گے۔ وہ خود
ریوں کی نظر میں ذلیل سمجھے جاتے ہوں گے۔ یہی طور و طریق جہانگیری
یں قائم رہے۔ اگرچہ اس کی شکل مختلف ہو گئی تھی۔ تاہم ممالک محروسہ
مساجد کی ویرانی کا مسئلہ مسلمہ تھا حضرت مجددؒ نے ان کے آباد کرنے کی
یش کی۔ تاکہ حکومت کی طرف سے مساجد کی حفاظت ہو سکے۔
اکبری دور میں ہندوؤں کی پاسداری کا خیال یہاں تک بڑھ چکا تھا۔
کاشی کے دن ہندوؤں کے برت کی وجہ سے مسلمان دن کو روٹی نہیں
سکتے تھے۔ بخلاف اس کے رمضان شریف میں کھلم کھلا کھانا فروخت ہوتا
کوئی روک ٹوک نہ تھی۔ گاؤ کشی کو حکماً بند کر دیا تھا۔ جہانگیری عہد



Marfat.com

میں بھی ان باتوں پر عمل درآمد ہوتا رہا۔ چنانچہ حضرت مجددؒ نے گاؤ کشی کے احکام منسوخ کروائے۔

۴۔ قاضی، مفتی اور محتسب وغیرہ کے عہدہ جات اکبری عہد میں مخدوم الملک ملا عبد اللہ سلطان پوری اور صدر الصدور ملا عبد النبی کی برطرفی کے بعد قریب قریب ختم کر دیئے گئے تھے۔ حضرت مجددؒ نے اُن کے عہدہ جات کو دوبارہ جاری کرنے کی شرط پیش کی تاکہ ان حضرات کے طفیل دینِ محمدیؐ کی اشاعت ہو۔

۵۔ جزیہ ۱۵۶۴ء میں اکبر نے بند کیا تھا۔ اتفاق کی بات ہے۔ کہ اسی سال حضرت مجددؒ پیدا ہوتے ہیں۔ قدرت نے اسلام کا یہ اہم کام جو اُن کی پیدائش کے وقت بند ہو گیا تھا۔ اُن ہی کے ہاتھوں دوبارہ جاری کرایا۔

۶۔ شرک و بدعات کی کثرت ہو چکی تھی۔ مداریہ، شطاریہ، روشنیہ اور دیگر وغیرہ فرقے جہلا فقراء کی وجہ سے عوام میں غلط رنگ میں پھیل رہے تھے جو اکبری الحاد کو تقویت دینے والے تھے۔ ان فرقوں کے اثرات جہانگیری دور میں بھی بدستور قائم تھے۔ حضرت مجددؒ نے اِن کے اصلاح کی کوشش فرمائی۔

۷۔ سیاسی قیدی جو مختلف شکوک کی بنا پر قید و بند کے مصائب برداشت کر رہے تھے۔ اُن کی رہائی کی شرط پیش کی۔



Marfat.com

## ہ بانی ہو یا تحریری مکڑی کے جالے کی طرح ہے جو کمزور کو الجھا لیتا ہے اور طاقت ور کے مقابلہ میں ٹوٹ جاتا ہے

ان شرائط پر کاربند کروانا ایک بہت بڑا کام ہے۔ دگرنہ معاہدہ خواہ یا تحریری سولن زدمسا کے متعنن اعظم کے قول کے مطابق مکڑی کے جالے ہے۔ جو کمزور کو الجھا لیتا ہے۔ لیکن طاقت ور کے مقابلہ میں ٹوٹ ے" اندریں حالات یہ ضروری تھا۔ کہ حضرت مجددؒ ان شرائط پر بادشاہ کرواتے۔ اور ساتھ ہی عملی طور پر تمام ممالک محروسہ میں ان کی ترویج

ہا۔

لبسا اوقات ایسا ہوا ہے۔ کہ سب کچھ ٹھیک ٹھاک ہو جاتا ہے۔ ت بھی تحریر ہو جاتے ہیں۔ لیکن بعض داخلی یا خارجی اثرات کی وجہ سے م شروط و معاہدات تارِ عنکبوت کی طرح سے ٹوٹ جاتے ہیں۔ بالخصوص مائح کا تعلق شخصی حکمرانوں کے ساتھ وقتی رہا ہے۔ بڑی بڑی قسموں سے کیئے ہوئے وعدے بھی شیطنت کی کج ادائی سے نسیاً منسیاً ہو کر رہ ہیں۔ اور بعد میں تو بھول کر بھی اس طرف خیال نہیں آتا۔

## ہدہ کے ٹوٹ جانے کی تاریخی مثال

خلیفہ ہارون الرشید نے امین اور مامون کی ولی عہدی



Marfat.com

کو اپنی دانست میں کس قدر مضبوط طور پر باندھا تھا. عہد نامہ کو خانہ کعبہ میں
لکھا گیا. کہ پہلے امین خلافت پر بیٹھے گا. اور بعد میں مامون. دونوں نے متفق
دستخط کیئے. عمائدین دربار نے اپنے اپنے دستخطوں سے تصدیق کی. خلیفہ
مہر ثبت کی. اور دستخط سے توثیق کی. بعد میں خضوع و خشوع کے ساتھ
عہد نامے کو خانہ کعبہ کی دہلیز سے چسپاں کر دیا. تاکہ ہر فریق کو اپنے عہ
پاس رہے. اور خدا کو حاضر ناظر جانے. لیکن تاریخ دان حضرات جا
کہ ہارون الرشید کے بعد کچھ عرصہ تک اس عہد کی پابندی رہی. یعنی امی
خلافت پر بیٹھا رہا. اور مامون خراسان کے علاقے کا گورنر بنا رہا. لیک
کے بعد ایسے حالات پیدا کیئے گئے. کہ ہارون الرشید کے دونوں بیٹوں
درمیان خون ریز جنگ ہوئی. جس میں امین بے بسی کی حالت میں
ہوا. اور اس کا سر مامون کے سامنے پیش کیا گیا. اور مامون الرش
خلافت پر بیٹھا اور مورخ کو بھی امین کے قتل سے تاریخ کا باب شروع
اسی طرح اور مثالیں ہیں. جو ثابت کرتی ہیں. کہ معاہدات کو
نہیں رکھتے. تا وقتیکہ ان پر پابندی نہ کی جائے. اس لیئے حضرت مج
ضرورت محسوس ہوئی. کہ سفر و حضر میں بادشاہ کے ساتھ رہ کر پیش کر
د شروط پر پابند کر دایا جائے. اس لئے کہ ان شروط میں "دین الٰہی اکبر ش
احکام اور اکبری دور کے الحاد و زندیقیت کا جنازہ تھا. حضرت مجدد



Marfat.com

ازے کو ایسے گہرے گڑھے میں دفن کرنا تھا۔ جہاں سے اُس کے متعفن اثرات
ہر نہ ہو سکیں۔ چنانچہ اس جنازے کو دفن کرنے کے ساتھ ہی دین محمدی
یار کی صورت پیدا ہوگئی۔

## رت مجددؒ سے جہانگیر کی ارادت

جہانگیر حضرت مجددؒ کی صحبت سے اس قدر متاثر ہوتا تھا۔

لکھتا ہے کہ کشمیر آتے جاتے دو دفعہ حضرتؒ کے لنگر سے کھانا کھایا۔
نا اگرچہ سادہ تھا لیکن بادشاہ کا کہنا ہے۔ کہ اتنا لذیذ کھانا اُس
ندگی بھر میں کبھی نہیں کھایا۔ آخر میں اُس کی عقیدت کی یہ حالت ہوگئی
کہ حضورؒ کے وصال کے بعد بھی حضورؒ کے اس فرمانے کو "اگر اللہ تعالیٰ اتباع
ت کی وجہ سے مجھے جنت میں لے جائے گا۔ تو تیرے بغیر نہ جائیں گے" اس
مادیز کر اللہ تعالیٰ کے دربار میں پیش کر کے نجات کا طالب ہوتا ہے۔
اللہ اللہ اس سے بڑھ کر حضرت مجدد کی اپنے مشن میں کامیابی کیا ہو سکتی
۔ ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاءُ

## ایک شبہ کا ازالہ

رہا یہ سوال کرنا۔ کہ "کیا حضرت مجددؒ نے اکبری الحاد کا قلع قمع کیا؟"

اس سوال کو استعجاب کا رنگ دینا اس بات کی دلیل ہے۔ کہ سائل کو ابھی شک
کہ حضرت مجددؒ اپنے مشن میں پورے طور پر کامیاب نہیں ہوئے۔

اصل بات یہ ہے۔ کہ حضرت مجددؒ کی زندگی اور اُن کے زمانہ کی
خلفشار کو سائل نے اپنے سامنے نہیں رکھا۔ اور حضرت مجددؒ کا جہا
کے ساتھ سفر و حضر میں قیام کرنے کے مقصد پر غور نہیں کیا۔ سفر و حض
آپ کا بادشاہ کے ساتھ مجالست رکھنے کا مقصد بجز اس کے اور کچھ نہ تھا
اپنے مشن کی تکمیل کروا سکیں۔

بہت سے مکتوب جہانگیر کی پرائیویٹ مجالس کے بارے میں
گئے ہیں۔ جس میں حضرت مجددؒ نے شریعت غرا کے غوامض بیان فر
ہیں۔ بادشاہ، امراء اور وزراء کی ذمہ داریوں کا احساس دلایا ہے
خط جہانگیر کے نام ہے۔ جس میں دعا کے اثرات اور علماء و صلحاء کی
بیان کی گئی ہے۔

## اکبری الحاد کا قلع قمع کرنے والے حضرت مجددؒ ہیں

اگر کہا جا...
قلیج خا...

فرید خان (مریدین حضرت خواجہ باقی باللہؒ) اکبری الحاد کا قلع قمع کرنے
تھے۔ جنھوں نے تخت نشینی کے وقت جہانگیر سے عہد لیا تھا۔ کہ شر
کا احیا کیا جائے گا۔ تو معلوم ہونا چاہئے۔ کہ یہ حضرات پیر بھائی ہو

ت مجددؒ سے وابستگی اختیار کیئے ہوئے تھے۔ مکتوبات میں سے
وب ان حضرات کے نام ہیں۔ مزید برآں حضرت خواجہ کا مسلک
یائے اسلام تھا۔ باقی یہ کام کسی سے سر ہونا تھا؟ اس کی
ں گذر چکی ہے۔ ع یہ رتبہ بلند ملا جس کو مل گیا۔

این ہمہ برزید بازو نیست تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

یز معاہدات زبانی ہوں یا تحریری مکڑی کا جالا ہیں۔ جو کمزور کو
یتے ہیں۔ لیکن زبردست کے سامنے ٹوٹ جاتے ہیں۔" کیا مابعد
ت نے یہ ثابت نہیں کر دکھایا۔ کہ اکبری عہد کا الحاد بدستور قائم تھا
ی بند تھی۔ مساجد ویران تھیں۔ جزیہ موقوف چلا آرہا تھا۔
ی کی کثرت تھی۔

آخر وہ کون ایسا صاحب عمل میدان میں آیا۔ جس نے نہ صرف
ر۔ بلکہ جہانگیر کے پوتوں پڑپوتوں میں اسلام کے احیاء اور خدمت
م کا جذبہ پیدا کر دیا ۔۔۔۔۔۔؟

یقیناً اس کا جواب صرف ایک ہو گا۔ "وہ حضرت مجدد
ف ثانی شیخ احمد سرہندیؒ تھے یا اُن کی اولاد تھی"



Marfat.com

# تصوف کو صحیح مقام پر لانیوالے صرف حضرت مجدد دین

تصوف جو اکبری الحاد کی وجہ سے اپنا مقام کھو چکا تھا۔ اور اس
سے ایک علیحدہ طریقہ سمجھا جاتا تھا۔ حضرت مجددؒ کے طفیل ا
پر آ گیا۔ اس لیئے کہ حضرت مجددؒ کے نزدیک استکمال شریعت
ہی تصوف ہے۔ تزکیہ نفس کے سلسلے میں عمر کا بہت سا حص
کرنے کی بجائے۔ براہ راست ایک ہی نظر میں "تصفیۂ قلب" کی
مالا مال کر دینا حضرت مجددؒ کی اہم خصوصیات میں داخل تھا
فرائض۔ واجبات۔ سنن اور مستحبات میں جس قدر اتباع
خیال رکھا جائے گا۔ اسی قدر انوارات اور تجلیات کا ورود ہ
کے ساتھ ساتھ معاملات کی درستی کا خیال رکھنا تصوف
پختگی ہے۔

## سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کی خصوصیات

حضرت
چونکہ حضرت
سہروردیہ اور نقشبندیہ جملہ سلاسل کی باقاعدہ اجازات
لیئے سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ میں تمام سلاسل کے فیوضات
لامحالہ شامل کر دیئے گئے۔ اس سلسلے میں تصفیۂ قلب پر ز



Marfat.com

اس کو مقدم سمجھا گیا ہے۔ اس لیئے حضرت مجددؒ صحیح فرمایا کرتے تھے۔
ے ہاں "بدائت میں نہائت" ہے۔
پ کے زمانے میں ہی یہ سلسلہ ہند اور بیرون ہند میں خوب پھیلا
ے مشائخین وقت نے حضرت مجددؒ سے رجوع کیا۔
شروع شروع میں حضرت مجددؒ کو ردِ بدعات کے سلسلے میں جاہل فقراء
یۂ وحدت الوجود کی مخالفت میں بہت شدومد سے کام کرنا پڑا۔ یہ
رچہ حضرت محی الدینؒ ابن عربی سے ماخوذ ہے۔ لیکن حضرت مجددؒ
ہنے پے در پے مضامین میں یہ ثابت کر دکھایا۔ کہ یہ تنگ نائے وحدت
ں سے گذر جانا ہر سالک کے لیئے ضروری ہے۔ اور وہ ذات جو
ن ہے۔ اُس کو چون سے کیوں کر تعبیر کیا جا سکتا ہے لَیْسَ کَمِثْلِہٖ
وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔ جس کی مثل کی مثل بھی نہیں بتائی جا سکتی۔ اُس
ں اور بیگونہ کے خود پیدا کردہ تصورات میں کیوں کر مقید کیا جا
تا ہے۔

# دت الوجود کے مقابل میں "وحدت الشہود" کا نظریہ پیش کیا

"وحدت الوجود" کے نظریہ کی تردید کرتے ہوئے آپؒ نے "وحدت الشہود"
نظریہ پیش کیا۔ تاکہ سمجھا سکے جو کچھ ہے۔ اسی سے ہے۔ اس کا عکس



Marfat.com

ہے۔ نہ کہ عین ہے۔ اس سلسلے میں بے شمار مکتوب ہیں۔ اور اس
ذات واجب الوجود کے وراء الوراء ہونے کے بارے میں تشریح
کردہ ذات جو چون و چگونہ میں آ سکے۔ وہ وراء الوراء نہیں
مکتوبات اور دیگر تصنیفات نے علماء سوء اور جہال فقراء
میں لرزہ پیدا کر دیا تھا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا، کہ تصوف جو اپنا مقام
چکا تھا۔ اس نے از سر نو اپنا اصلی مقام حاصل کر لیا تھا۔ ذکر خ
لذت محسوس ہونے لگی۔ کہ "نظریہ بر قدم" کے اسرار کھلنے لگے۔ سماع
عدم جواز کے سلسلے میں مکتوبات میں اچھی خاصی بحث ہے۔

غرضیکہ اتباعِ سنت کے اندر ہی مدارج عالیہ کے اس
مجددؒ نے ثابت کر دکھایا۔ فرمایا کہ دو رکعت نماز اتباعِ سنت
میں وقت پر ادا کرنا بے شمار بے وقت کی چلہ کشیوں سے بہتر
مکتوب میں احیائے سنت اور تصوف کی غلط روش پر صرف
آگہی ہی نہیں فرمائی۔ بلکہ جملہ متوسلین کو اپنے قول و فعل سے
استطاعت عمل پیرا بھی کروا دیا۔

"صلہ" کا مطلب حضرت مجددؒ کی ذات سے
وابستہ ہے۔ جنھوں نے شریعت اور طریقت کو ایک کر دکھایا ہے۔

ویسے اگر
تو یہ کام
ہے۔ اس

ان مسند فقر نے ایسے دستور بنا رکھے تھے۔ جن میں حال و وجد
ں، سماع کی طرب انگیزی رونق سجادہ دلق ہو رہی تھی۔ اُن کے
داز اُٹھانا۔ کہ خلاف شرع ہے۔ اور پے در پے اُس کے خلاف
جلوت و خلوت کی مجالس میں اُس کی تردید کرتے رہنا۔
میں کتاب و سنت کی روشنی میں براہین پیش کرنا معمولی بھی
ہے۔ اس جہاد میں حضرت مجددؒ کہاں تک کامیاب ہوئے ... ؟
میں یہ کہہ دینا کافی ہے۔ کہ شرک و بدعات کے جملہ محلات
کے مرکز کے اردگرد تیار کیے گئے تھے۔ اُن میں دراڑ تو اُسی وقت
ئی تھی۔ جب جہانگیری دربار میں حضرت مجددؒ نے سجدہ تعظیمی
باوجود اصرار کے انکار کر دیا تھا۔ البتہ یہ محلات اُس وقت
سے زمین پر آ گرے جب حضرت مجددؒ نے جہانگیری نخوت و
ر کے قلعہ میں تعظیمی سجدہ کے موقوف ہونے کی ایک ضرب
ہاں غلط اعتقادات کے بتوں کو اُس وقت پاش پاش کیا گیا۔
توبات اور تصنیفات میں پے در پے مضامین آنے شروع ہو
اور ان مضامین کو باقاعدہ نشر کیا جاتا رہا۔
ں لیئے یہ کہنا درست ہے۔ کہ تصوّف کو اپنی ٹھیک جگہ پر دوبارہ
لے حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ جن کی شب و روز کی مجاہدانہ



Marfat.com

کوشش نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش گوئی کو پورا ک
میری امت میں ایک شخص پیدا ہوگا جس کو صلہ کہیں گے
(دو چیزوں کو ملانے والا)
یہ پیش گوئی حضرت مجددؒ کے حق میں پوری ہوئی۔ اس لیے کہ آ
عملی طور پر ظاہر و باطن شریعت و طریقت کو ایک کر د



Marfat.com

# عبادات و معمولات

شب و روز کی تلقین و ارشاد اور درس و تدریس کی وجہ سے
صحت گرتی جا رہی تھی، جس کی وجہ سے ضیق النفس کا دورہ
ہو گیا۔ دوسری طرف عبادات اور معمولات کا یہ عالم تھا، کہ ہر
میں سنت کی پیروی پوری طرح سے کرتے۔ رات کا جب تیسرا
جاتا۔ تو تہجد کے لیئے بیدار ہوتے۔ نوافل ادا کرنے کے بعد
فرماتے۔ اور صبح سے دو تین گھڑی پہلے سنت کے مطابق
اتے۔ صبح کو بیدار ہو کر نماز فجر کی سنتیں گھر ادا فرماتے اور پھر
بعد جا کر باجماعت فرض ادا کرتے۔ اشراق تک مراقبہ کرتے۔ اور
اوپر باریک کپڑا ڈال لیتے۔ پھر اشراق ادا کرنے کے بعد گھر تشریف
جاتے۔ اور دنیاوی کام کے بارے میں ہدایات دیتے۔ اس
کے بعد طالبوں کو بلا کر اُن کے حال پر توجہ فرماتے۔ کلمہ طیبہ کے پڑھنے
بہت تاکید کرتے۔ اور اُس کے فیوضات اور برکات اکثر بیان کرتے رہتے



Marfat.com

کھانے کے وقت صاحبزادگان کے ساتھ مل کر کھانا کھاتے
آداب طعام کا پورا پورا خیال رکھتے۔ دوپہر کا کھانا کھا چکنے کے بعد
سنت نبویؐ کی متابعت میں کرتے۔ نماز ظہر سے پہلے چار رکعت
صلوٰۃ زوال کی صورت میں ادا فرماتے۔ اور ظہر کی نماز کے بعد
قرآن سے ایک دو رکوع سنتے۔ بعد میں درس و تدریس کا سلسلہ
کردیتے۔ عصر کی نماز میں سنت کو کبھی ترک نہیں کرتے اور عصر کے
مراقبہ فرماتے۔ مغرب اور عشاء کے وقت بھی سنت اور مستحب
کا خیال رکھتے۔

رمضان شریف کے اخیر عشرہ میں اعتکاف کرتے۔ سفر و حضر
تراویح باجماعت ادا کرتے۔ اور مہینے میں چار مرتبہ قرآن مجید
کرتے۔

معاملات میں حضرتؒ کا ہر فعل سنت کے مطابق ہوتا۔ تلون
ہرگز نہیں تھی۔ مستقل مزاجی ہر بات میں پائی جاتی تھی۔ کسی سے کسی
کی کوئی رنجش یا چپقلش ذاتی طور پر نہیں رکھتے تھے۔ "الحب
وَالبُغضُ لِلہِ" پر کاربند رہتے۔

| | |
|---|---|
| وصال اٹھائیس صفر ۱۳۸۴ھ مطابق ۱۹۶۴ء بروز منگل۔ | جب سن مبارک ۶۳ سال ہوا۔ تو فرمانے لگے۔ کہ جا |

قریب آ گیا۔ ذوالحج کے وسط میں ضیق النفس کا دورہ شروع ہو گیا۔ ایک
پنے والدِ ماجد شیخ عبدالاحدؒ اور جدِ امجد حضرت امام رفیع الدینؒ کے
ت پر فاتحہ پڑھنے کے لیئے گئے۔ بہت دیر تک مراقبہ میں بیٹھے رہے۔
سام اہل قبور کے لیئے دُعائے مغفرت مانگتے رہے۔
۲۲ صفر ۱۰۳۴ھ کو حضرتؒ نے اپنے صاحبزادگان اور خلفاء کو فرمایا۔
تبارک تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے اس بشر کو بہت کچھ عطا فرمادیا
اس سے سننے والوں کو یقین ہو گیا۔ کہ وصال کا وقت بہت قریب
میں صبح کو حضرت نے واصل بحق ہونا تھا۔ اس رات صاحبزادگان
لفاء کو وصیت فرمائی۔ کہ میری تجہیز و تکفین سنت کے مطابق
کوئی شخص میرے ستر کو نہ دیکھے۔ غسل کے وقت صرف لڑکے اور
ے خلفاء موجود ہوں۔ ان باتوں کے بعد کمزوری بڑھنی شروع ہو
تہجد کی نماز اس رات بھی باوضو کھڑے ہو کر ادا کی۔ اور فجر کی نماز
ت پڑھی۔ فجر کی نماز کے بعد حسب عادت مراقبہ فرمایا۔ اشراق کی
بی ادا کی۔ اور جملہ اوراد و وظائف حسب معمول پڑھے۔ تہجد کے
لے سے لے کر انتقال تک آپ گاہ بگاہ ہندی کا مصرعہ پڑھتے رہے
ع۔ آج ملاوا کے پیا سب جگ دیواں وار
دوست کی ملاقات کی خوشی میں سارے جہان قربان کردوں)۔



Marfat.com

درود وظائف ختم کرنے کے بعد آپ قبلہ رُخ لیٹ گئے۔ اور اللہ
کہتے جان جانِ آفریں کو سپرد کی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

## کرامات و مکاشفات

حضرت مجدّدؒ کی کرامات و مکاشفات لاتعداد ہیں۔ اُن کو تفصیل یا اجمال سے بیان کرنا چنداں ضروری نہیں ہے۔ اس لیئے کہ حضرت کا وجود سراپا کشف و کرامت تھا۔ البتہ اُن کی تصنیفات بالخصوص مکتوبات شریف پر تھوڑی سی بحث کر دینا نہایت ضروری ہے۔

## مکتوباتِ شریف کی افادیت

حضرت مجدّدؒ کے مکتوبات کا نشر ایک منظم آرگن کی صورت میں جس کے ذریعہ شرک و بدعات کے خلاف اظہار خیالات کیئے گئے اور احیائے اسلام کا پورا پورا اہتمام کیا گیا ہے۔ یہ مکتوبات علمی و دینی ایک لازوال اور ہمہ گیر شہرت حاصل کر چکے ہیں۔ ان میں حضرت نے وارداتِ قلبی، اعتقاداتِ شرعیہ اور اعمالِ صالحہ کے عوام طرح بیان فرمائے ہیں۔ صاحب قلب و فکر کے لیئے ان کا مطال



Marfat.com

ن پیش کرتا ہے۔

ایک گم گشتہ راہ کو صحیح راستے پر ڈالنے کے لیئے جتنا کام ان

ت نے حضرت مجددؒ کی زندگی میں کیا تھا۔ اتنا ہی کام آج بھی کر رہے

۔ صاحب بصیرت کے لیئے مکتوبات شریف کا مطالعہ وجدانیات میں

نہ کا باعث ہوتا ہے۔ اور مبتدی کے لیئے اسلام کی حقانیت سمجھنے

اجمال سے تفصیل کی طرف آنے کے لیئے مشعل راہ ہے۔

## مولانا عبدالماجد دریابادیؒ کا قول:-

تصوف اسلام کے ذخیرے میں سب سے زیادہ اثر میرے اوپر

ہی کتابوں کا پڑا ہے۔ نمبر اوّل یہ مثنوی ہے جس نے

ریت اور الحاد سے کھینچ کر مجھے اسلام کی راہ دکھائی۔

ں اجمال کے بعد ضرورت تفصیل کی تھی یعنی اسلام کے اندر

عقائد و اعمال میں راہ متعین کون سی اختیار کی جائے

س باب میں شمع ہدایت کا کام مکتوبات ہی نے دیا ہے"



Marfat.com

# مکتوبات شریف پر تبصرہ

حقیقت بھی یہی ہے۔ کہ عقائد و اعمال میں راہ متعین کرنے کے جو کام مکتوبات نے کیا ہے۔ وہ کسی اور کتاب نے نہیں کیا۔ صوفیائے عظ... اور علمائے کرام جن تحریرات کو بطور سند پیش کرتے ہیں یا پیش کر سک... ہیں، وہ مکتوبات امام ربانیؒ کی ہیں۔ وجدانیات اور واردات قلبی ک... کیفیات کو جس طریق شریعت حقہ میں سمویا ہے۔ وہ حضرت مجددؒ ہی ک... ہے۔ اسی طرح وحدۃ الوجود اور وحدت الشہود، واجب الوجود، مکاشفا... مکشوفات۔ صحو۔ سکر۔ ولایت۔ نبوت۔ توحید۔ رسالت۔ مبداء و معا... وغیرہ پیچ در پیچ مسائل کو احسن طریق پر سلجھا دینا حضرت مجددؒ کے س... کسی اور سے بن نہیں پڑا۔

مکتوبات شریف کی تین جلدیں ہیں۔ جن میں چھ سو چونتیس مکتو... ہیں۔ (۶۳۴)

دفتر اول جسے "دار المعرفت" کہتے ہیں تین سو تیرہ (۳۱۳) خطوط پر مشتمل ہے... اسے خواجہ یار محمد بدخشیؒ نے ۱۶۱۶ء میں ترتیب دیا۔ بیش خطوط... پیر و مرشد کو لکھے ہیں۔ جن میں اپنے عروج اور واردات کا ذکر ہے...



Marfat.com

ں کا بیان کرنا اپنے شیخ سے نہایت ضروری ہے۔ باقی خطوط
ء کو ترویج دین کے بارے میں لکھے گئے ہیں۔ کچھ سوالات کے جوابات
سلسلہ میں ہیں۔ ایک چالیس صفحہ کا مکتوب اپنے مرشد زادوں کے
ا ہے۔ جس میں عقائد اہل سنت والجماعت بیان کئے گئے ہیں۔
دفتر دوم "نور الخلائق" اس میں ننانوے خطوط ہیں۔ یہ مکتوبات
رت خواجہ معصوم کمال رح کے ایما سے خواجہ عبدالحی حصاری نے
۱۰۱۹ھ میں جمع کیے۔ یہ خطوط بہت طویل ہیں۔ ایک خط ۲۰ صفحے
ہے۔ جو خواجہ محمد تقی کے نام ہے۔ اُس میں اہل سنت والجماعت
اہل تشیع کے عقائد سے بڑی مدلل بحث کی ہے۔ ایک پندرہ صفحہ
خط خان جہان کے نام ہے۔ اُس میں بھی عقائد اہل سنت والجماعت
تفصیل بیان کیا ہے۔ کچھ خطوط مرشد زادوں کے متعلق ہیں۔ اور کچھ
وط میں اسرار تصوف کی توضیح ہے۔
دفتر سوم "معرفت الحقائق" خواجہ محمد ہاشم کشمی برہان پوری نے
۱۰۳۱ھ میں ترتیب دیا۔ اس دفتر میں دو سو بائیس ۲۲۲ خطوط ہیں۔ کچھ
طوط قلعہ گوالیار کے زمانہ کے ہیں۔ جو اکثر آپ نے صاحبزادگان کو تحریر
ئے ہیں۔ اُن میں صبر و استقامت کی تلقین کی گئی ہے۔ اور راضی برضا
ہنے کا سبق دیا گیا ہے۔ کچھ مکتوب جہانگیر کے دربار کی ہمراہی میں وہاں کی



Marfat.com

مجالس کے متعلق لکھے گئے ہیں۔ جن میں حضرت نے پند و وعظ
پیش کیا ہے۔ ایک مکتوب جہانگیر بادشاہ کے نام ہے۔ جس میں
امراء اور علماء و صلحاء کی تعریف بیان کی گئی ہے۔ کچھ جہانگیر کی
مجلس کے خطوط ہیں۔ جن میں عقائد حقہ کو پیش کیا گیا ہے۔ اور
کو اس کی ذمہ داریوں کا احساس دلایا گیا ہے۔ ایک مکتوب ایک
کے نام ہے۔ جس میں عقائد کی پوری پوری تشریح کی گئی ہے۔
یہ مکتوبات شریف معرفت و حقائق اور اعتقادات و اعمال کا
خزینہ ہے۔

اب مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان مکتوبات کے اقتباسا
درج کر دیئے جاویں۔ جن کی روشنی میں سالکانِ راہ طریقت اپنے
و اعمال کا جائزہ لے کر جادۂ استقامت پر گامزن ہو سکیں



Marfat.com

# مکتوباتِ شریف

Marfat.com

Marfat.com

# ...تر اوّل مکتوب بنام خانخاناں عبدالرحیم خاں

## ...سے طریقہ اخذ کرنے سے منع کرنے اور اُس کے نقصان کے بیان میں

...ے کمالات کے ظہور کو قبول کرنے والے بھائی۔ اللہ تعالیٰ تمہارے
...رت سے ظہور میں لائے۔ جان لے کہ دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔
...سوس اُس شخص پر ہے۔ جس نے اس میں نہ بویا، اور اپنی استعداد
...ں کو بیکار رہنے دیا۔ اور اپنے اعمال کے بیج کو ضائع کر دیا۔
...ا جاننا چاہئے۔ کہ زمین کا ضائع اور بیکار کرنا دو طریق پر ہے۔ ایک
...میں کچھ نہ بوئے۔ اور دُوسرا یہ کہ اُس میں ناپاک اور خراب بیج
...پہلی قسم کی نسبت دُوسری قسم اضاعت میں بہت ضرر اور زیادہ
...د کا باعث ہے۔ جیسا کہ پوشیدہ نہیں ہے۔ بیج کا ناپاک اور خراب
...اس طرح پر ہے۔ کہ ناقص سالک سے طریقہ اخذ کریں۔ اور اُس کی
...یں۔ کیوں کہ وہ حرص و ہوا کے تابع ہوتا ہے۔ حرص و ہوا والے
...تاثیر نہیں ہوتی۔ اگر بالفرض تاثیر ہو بھی۔ تو اُس کی حرص کو ہی زیادہ
...گی۔ پس اُس سے سیاہی پر سیاہی بڑھے گی۔ ناقص چونکہ خود
...ل نہیں ہے۔ خدا کی طرف پہونچانے والے اور نہ پہونچانے والے

راستوں کے درمیان تمیز حاصل ہے۔ اسی طرح طالبوں کی مختلف
کے درمیان فرق نہیں جانتا۔ جب اُس نے طریق جذبہ اور سلوک
تمیز نہ کی۔ تو بسا اوقات طالب کی استعداد ابتداء میں طریق جذ
مناسب ہوتی ہے۔ اور طریق سلوک سے نامناسب۔
ناقص شیخ نے راستوں اور مختلف استعدادوں کے درمیان تمی
ہونے کے باعث ابتداء میں اُس کو طریق سلوک پر چلایا۔ تو ا
راہ حق سے اُس کو گمراہ کردیا۔ جیسا کہ وہ خود گمراہ ہے۔ پس
شیخ کامل مکمل ایسے طالب کی تربیت کرنا چاہے۔ اور اُس
طریق پر چلانا چاہے۔ تو اُس کو چاہیئے۔ کہ اول اُس سے اُس
کرے۔ جو ناقص شیخ سے اُس کو پہونچی ہے۔ اور جو کچھ اُس کے
سے اُس کا بگاڑ ہوا ہے۔ اُس کی اصلاح و درستی کرے۔
کی استعداد کے مطابق اچھا بیج اُس کی استعداد کی زمین
پس اِس طرح اچھا سبزہ اُگے گا۔
مَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيثَةٍ نِ اجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْأَرْضِ
مِنْ قَرَارٍ وَمَثَلُ كَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا
(ناپاک کلمہ کی مثال ناپاک درخت کی طرح ہے۔ جس کی جڑ زمین
ہے۔ اور اس کو کوئی قرار نہیں ہے۔ اور پاک کلمہ کی مثال پاک



Marfat.com

ہے. اُس کی اصل یعنی جڑ ثابت ہے. اور اُس کی شاخ آسمان میں)
پس شیخ کامل مکمل کی صحبت سُرخ گندھک یعنی کیمیا ہے. اُس کی
ور اُس کی بات شفا ہے. وَبِدُوْنِہَا خَرْطُ الْقَتَادِ.
ور اُس کے سوا بے فائدہ رنج و تکلیف ہے.)
ا ہم کو اور تم کو شریعت مصطفٰے کے سیدھے راستہ پر ثابت قدم
یوں کہ یہی مقصود ہے. اور اسی پر سعادت اور نجات کا مدار ہے
لیا اچھا کہا ہے.

ربی کا بروئے ہر دو سرا است   کسے کو خاک درش نیست خاک بر سر او

---

# دفتر اول مکتوب بحیثیں ۲۵ بنام خواجہ جہاں

## ت سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خلفائے راشدین ن اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی متابعت پر ترغیب دینے کے بیان میں

اللہ تعالیٰ آپ کے دل کو سلامت رکھے. آپ کے سینے کو انشراح کرے
ے نفس کو پاک کرے. اور آپ کے بدن کے چمڑے کو نرم کرے معلوم
معہ سر خفی اور اخفی کے تمام کمالات، حضرت سید المرسلین صلی اللہ

علیہ وسلم کی تابعداری پر وابستہ ہیں۔ پس آپ کو چاہیئے۔ کہ نبی صلی
وسلم کی اطاعت اور اُن کے خلفائے راشدین ہادین و مہتدین
کو لازم پکڑیں۔ کیوں کہ وُہ ہدایت کے ستارے اور ولایت کے آفتاب
پس جس شخص کو اُن کی تابعداری کا شرف حاصل ہوا۔ فَقَدْ فَازَ فَوْ
(پس اس نے بہت بڑی کامیابی کو حاصل کرلیا۔)
اور جو اُن کی مخالفت پر پیدا ہوا۔ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا م بَعِیْدًا
سخت گمراہ ہوگیا)

# دفتر اوّل مکتوب ۶۶ بنام خان اعظم

## طریقہ علیہ نقشبندیہ کی تعریف اور افضلیت صحبت

حضرات خواجگان نقشبندیہ قدس سرہم کا طریق "اندراج
در ہدایت" پر مبنی ہے۔ حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہٗ نے فرمایا
انتہا کو ابتداء میں درج کردیا ہے۔ اور یہ بعینہٖ اصحاب کرام رضوان اللہ
علیہم اجمعین کا طریق ہے۔ کیوں کہ یہ بزرگوار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی پہلی صحبت میں وہ کچھ حاصل کرلیتے تھے۔ کہ امت کے اولیاء
نہایت النہایت میں بھی اس کمال سے تھوڑا سا حصہ مشکل سے

ہی وجہ ہے۔ کہ حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قاتل وحشیؓ جو
اسلام میں ایک ہی مرتبہ سید الاولین والآخرین صلی اللہ علیہ وسلم
ت سے مشرف ہوا۔ اویس قرنیؒ سے جو خیر التابعین ہیں افضل
ریجہ وحشیؓ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پہلی صحبت میں حاصل
یس قرنیؒ کو وہ خصوصیت انتہا میں بھی میسر نہ ہوئی۔ اسی واسطے
مانوں میں سے بہتر زمانہ اصحاب کا ہے۔ اور "ثمّ" کے لفظ نے
کو پیچھے ڈال دیا۔ اور درجے کے بعد کی طرف اشارہ کیا۔

ایک شخص نے عبداللہ بن مبارک قدس سرہٗ سے پوچھا۔ کہ معاویہؓ
ہے۔ یا عمر بن عبدالعزیزؒ۔ تو اُس نے جواب دیا۔ کہ وہ غبار جو رسول اللہ
علیہ وسلم کے ساتھ معاویہؓ کے گھوڑے کے ناک میں داخل ہوا۔ وہ
عبدالعزیزؒ سے کئی درجہ بہتر ہے۔

پس ناچار ان حضرات کا سلسلہ "سلسلۃ الذہب" ہے۔ اور اس
علیہ کی فضیلت دوسرے طریقوں پر ایسی ہے۔ جیسے زمانۂ اصحاب
بلت اوروں کے زمانہ پر۔ جن لوگوں کو کمال فضل سے ابتداہی میں
پیالہ سے پانی کا گھونٹ پلادیں۔ اُن کے سوا دوسروں کو اُن کے کمالات
یقت پر اطلاع پانا مشکل ہے۔ اُن کا نہایت دوسروں کے نہایت
ڑھ کر ہوگا۔ ع قیاس کن زِ گلستانِ من بہارِ مرا



Marfat.com

ع۔ سالے کہ نکو دست از بہارش پیداست

ذَالِكَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَ

حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہ فرمایا کرتے تھے۔ کہ ہم فق
سالک کو پہلے عقائد درست کرنے چاہئیں۔ بعد فقہ کے ضرور
جاننے چاہئیں۔

## دفتر اوّل مکتوب ۳۰ بنام مرزا بدیع الزمان

## دونوں جہان کی سعادت کا انحصار سید کونین صلعم کی
## پر وابستہ ہے ایسے طریق پر کہ علمائے اہل سُنّت والجماعت نے

اوّل اپنے عقیدوں کو اُن بزرگواروں کے عقاید کے موا
کرنا چاہئے۔ اور پھر علم حلال وحرام، فرض وواجب، سنت و
مباح ومشتبہ حاصل کرنا چاہئے۔ اور اُس کے مطابق عمل کرنا
ہے۔ ان دو بازوؤں اعتقادی اور عملی کے حاصل ہو جانے
اگر سعادت ازلی مدد فرمائے۔ تو عالم قدس کی طرف پرواز کرنا
ہو جاتا ہے۔ وَدُوْنَہَا خَرْطُ الْقَتَادِ ( ورنہ بے فائدہ ر
دنیا کمینی اس لائق نہیں ہے۔ کہ اس کو اصلی مطلب



Marfat.com

ر اس کے مال و جاہ کے حاصل ہونے کو اصلی مقصود خیال
دمت ہونا چاہیئے۔ اور حق تعالیٰ سے بوسیلہ یا بے وسیلہ
ب کرنا چاہیئے۔

کار ایں است باقی ہمہ ہیچ

ر جب آپ نے توجہ کی اور ہمت کی طلب کی ہے۔ آپ کو بشارت
م و غانم واپس جائیں گے لیکن ایک شرط کو مدنظر رکھیں، اور وہ
ر اپنی توجہ کا قبلہ ایک بنائیں۔ توجہ کے قبلہ کا متعدد بنانا اپنے
رقہ میں ڈالنا ہے۔ مثل مشہور ہے۔

جا است ہمہ جا است و ہر کہ ہمہ جا ست ہیچ جا نیست۔
جگہ ہے وہ سب جگہ ہے اور جو سب جگہ ہے وہ کسی جگہ نہیں ہے)
ل شریعت مصطفوی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے سیدھے
ہنے کی استقامت بخشے۔ ——— آمین

## دفتر اول مکتوب ۷۶ بنام قلیج خان

## ورع و تقویٰ سے وابستہ ہے فضول مباحات سے اجتناب ضروری ہے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ مَا اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھٰکُمْ



Marfat.com

عَنْهُ فَانْتَهُوْا (ہمارا رسول جو چیز تمہارے پاس لے آوے

اور جس چیز سے منع کرے اُس سے ہٹ جاؤ۔) نجات کا مدار

پر ہے۔ اوامر کا بجالانا۔ اور نواہی سے رک جانا۔ ان دونوں

سے بزرگ تر جزو اخیر ہے۔ جس کو ورع تقویٰ سے تعبیر کیا گیا

ذُکِرَ رَجُلٌ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِعِبَادَۃٍ وَاجْتِہَ

اٰخَرُ بِرِعَۃٍ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَعْدِلُ بِالرِّعَ

یعنی الورع۔ (رسول اللہ صلی اللہ کے پاس ایک شخص کا ذکر

اور اجتہاد سے کیا گیا تھا۔ اور دوسرے شخص کا ذکر ورع کے

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ ورع یعنی پرہیزگاری کے

چیز نہیں ہے) اور نیز نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مِلاَ

الورع۔ (تمہارے دین کا مقصود پرہیزگاری ہے) انسان

فرشتوں پر اسی جزو سے ثابت ہے۔ اور قرب کے درجوں

اسی جزو سے ثابت ہوتی ہے۔ کیوں کہ نیکی کے جزو میں فرشتے

لیکن ترقی ان میں مفقود ہے۔ پس ورع وتقویٰ کی جزو کا

اسلام کے اصل مقصودوں اور بڑی ضروریات میں سے ہے

یہ جزو کہ جس کا مدار محرمات سے بچنے پر ہے۔ کامل طور پر

حاصل ہوتا ہے۔ جب کہ فضول مباحات سے پرہیز کی جائے



Marfat.com

رت مباحات پر کفایت کی جائے، کیوں کہ مباحات کے اختیار کرنے
باگ کا ڈھیلا چھوڑنا مشتبہ امور تک پہونچا دیتا ہے۔ اور مشتبہ حرام
نزدیک ہے، مَنْ حَامَ حَوْلَ الْحِمٰی یُوْشِكُ اَنْ یَّقَعَ فِیْهِ (جو شخص
گاہ کے قریب پھرا۔ قریب ہے کہ وہ اُس میں جا پڑے۔)

یہی کمال تقویٰ کے حاصل ہونے کے لیئے بقدر ضرورت مباحات پر
یت کرنا ضروری ہے۔ اور وہ بھی اِس شرط پر کہ اس میں وظائف بندگی
ادا کرنے کی نیت ہو۔ ورنہ اس قدر بھی وبال ہے۔ اُس کا قلیل بھی
ر کا حکم رکھتا ہے۔ اور جب فضول مباحات سے پورے طور پر بچنا
م اوقات میں خاص کر اُس وقت میں بہت ہی دشوار ہے۔ لہذا
رمات سے بچ کر حتی المقدور فضول مباحات کے اختیار کرنے کا دائرہ
بہت تنگ کرنا چاہیئے۔ اور اس ارتکاب میں ہمیشہ پشیمان ہونا
چاہیئے۔ توبہ اور بخشش طلب کرنا چاہیئے۔ اور اُس کو محرمات میں داخل
ہونے کا دروازہ جان کر ہمیشہ حق تعالیٰ کی جناب میں التجا اور گریہ وزاری
کرنا چاہیئے۔ شاید ندامت واستغفار۔ التجا وتضرّع فضول مباحات
سے بچنے کا کام کر جائے۔ اور اس کی آفت سے محفوظ کر دے۔
ایک بزرگ نے فرمایا ہے۔ اِنْكِسَارُ الْعَاصِیْنَ اَحَبُّ مِنْ صَوْلَةِ الْمُطِیْعِیْنَ
(گناہ گاروں کی عاجزی فرماں برداروں کے دبدبہ سے بہتر ہے۔)



Marfat.com

محرمات سے بچنا بھی دو قسم پر ہے۔ ایک وہ قسم جو اللہ کے حقوق
تعلق رکھتی ہے۔ دوسری وہ جو بندوں کے حقوق سے متعلق ہے۔ دوسر
قسم کی رعایت نہایت ضروری ہے۔ حق تعالیٰ غنیٔ مطلق اور بڑا رحم
والا ہے۔ بندے فقرا اور محتاج اور بالذات بخیل اور کنجو
ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کہ اگر کسی شخص پر اس
بھائی کا مال یا اور کسی قسم کا حق ہے۔ تو اس کو چاہیئے۔ کہ آج ہی ا
معاف کرا لے۔ قبل اس کے کہ اس کے پاس درہم و دینار نہ ہوں۔
اس کا کوئی نیک عمل ہو گا۔ تو اس کے ظلم کے موافق لے کر صاحب
کو دیا جائے گا۔ اگر اس کی نیکیاں نہ ہوں گی، تو صاحب حق کی برا
اس کی برائیوں پر زیادہ کی جائیں گی۔

نیز نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کہ کیا تم جانتے ہو
مفلس کون ہے۔ حاضرین نے عرض کیا۔ کہ ہمارے نزدیک مفلس
وہ ہے۔ جس کے پاس درہم و اسباب وغیرہ کچھ نہ ہو۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ میری اُمت میں سے مفلس
شخص ہے۔ جو قیامت کے دن نماز روزہ زکوٰۃ سب کچھ لے
آئے۔ مگر ساتھ ہی اس نے کسی کو گالی دی ہو۔ اور کسی کو مارا ہو



Marfat.com

پر تہمت لگائی ہو۔ کسی کا مال کھایا ہو۔ کسی کا خون گرایا ہو۔ تو
کی نیکیوں میں سے ہر ایک حقدار کو اُس کے حق کے برابر نیکیاں
جائیں گی۔ اگر اُس کی نیکیاں اُن کے حقوق کے برابر نہ ہوئیں۔ تو اُن
داروں کے گناہ لے کر اُس کی برائیوں میں شامل کیئے جائیں گے۔
اُس کو دوزخ میں ڈالا جاوے گا۔

## دفتر اول مکتوب ۱۵۷ بنام حکیم عبدالوہاب

## درویشوں کے پاس خالی ہو کر جائے تاکہ بھرا ہوا واپس آئے

دو دفعہ آپ قدم رنجہ کر کے آئے۔ اور جلدی اٹھ کر چلے گئے۔ اس
فرصت بھی نہ ملی۔ کہ صحبت کے بعض حقوق ادا کیئے جاتے۔ ملاقات
مقصد افادہ یا استفادہ ہے۔ اور جب مجلس ان دونوں سے خالی
تو وہ کسی گنتی میں نہیں ہے۔

اس گروہ کے پاس خالی ہو کر آنا چاہیئے۔ تاکہ بھرے ہوئے واپس
جائیں۔ اپنی مفلسی کو ظاہر کرنا چاہیئے۔ تاکہ ان کو شفقت آئے۔ اور استفادہ
راستہ کھل جائے۔ سیر ہو کر آنا اور سیر ہی چلے جانا کچھ مزا نہیں دیتا۔ امتلا
پرشکمی کا پھل سوائے بیماری کے کچھ نہیں۔ اور استغنا سے سوائے



Marfat.com

سرکشی کے اور کچھ نہیں ہوتا۔

حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہٗ نے فرمایا۔ کہ اوّل خستہ دل کی عجز و نیاز پھر شکستہ دل کی توجہ۔ پس توجہ کے لیئے عجز و نیاز شرط ہے۔

لے سعادت مند! جو کچھ ہم پر اور آپ لازم ہے۔ وہ یہ ہے۔ اوّل اپنے عقائد کو کتاب و سُنّت کے موافق درست کریں جس طرح کہ علمائے حق نے اِن عقائد کو کتاب و سُنّت سے سمجھا ہے۔ اور ان سے اخذ کیا ہے۔ کیوں کہ ہمارا اور آپ کا سمجھنا اگر اُن بزرگواروں کے فہم کے موافق نہیں ہے۔ تو وہ اعتبار سے ساقط ہے۔ کیوں کہ ہر بدعتی اور گمراہ اپنے باطل احکام کو کتاب و سُنّت سے ہی سمجھتا ہے۔ اور ان سے اخذ کرتا ہے۔ حالانکہ اُن سے کسی چیز کا فائدہ حاصل نہیں ہوتا۔ دوسرے احکام شرعی از قسم حلال و حرام فرض و واجب کا علم حاصل کرنا ہے۔ تیسرے اُس علم کے موافق عمل کرنا ہے۔ اور چوتھے تصفیہ و تزکیہ کرنا ہے جو صوفیائے کرام قدس سرہم سے مخصوص ہے۔ جب تک عقائد درست نہ کریں۔ احکام شرعیہ کا علم کچھ فائدہ نہیں دیتا۔ اور جب تک یہ دونوں متحقق نہ ہوں۔ عمل نفع نہیں دیتا۔ اور جب یہ تینوں حاصل نہ ہوں۔ تصفیہ و تزکیہ کا حاصل ہونا محال ہے۔ ان چاروں ارکان کے متممات اور مکملات کے بعد جو کچھ ہے۔ سب فضول ہے۔



Marfat.com

لایعنی میں داخل ہے۔

حُسنِ اسلامَ المرءِ ترکُہ مالایعنیہ واشتغالہ بمایعنیہ

(لایعنی و بیہودہ بات کو ترک اور فائدہ مند بات میں مشغول ہونا انسان کے حسن اسلام کی علامت ہے۔)

# دفتر اوّل مکتوب ۱۸۴ بنام قلیج اللہ

## حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت کے بارے میں

میرے فرزند عزیز کا مکتوب مرغوب جو از روئے محبت و اخلاص لکھا تھا۔ میر سید خواجہ نے پہنچایا۔ بڑی خوشی کا موجب ہوا۔ حق تعالیٰ اپنے نبی اور اُن کی آل پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل اپنی مرضیات کی توفیق نصیب کرے۔

اے فرزند! جو بات کل قیامت کے دن کام آئے گی۔ وہ صاحب شریعت علیہ الصلوٰۃ والسلام کی متابعت ہے۔ احوال و مواجید اور علوم و معارف۔ اشارات و رموز اگر اس متابعت کے ساتھ جمع ہو جائیں۔ تو بہتر ہے قسمت۔ ورنہ سوائے خرابی اور استدراج کے کچھ نہیں۔

سید الطائفہ حضرت جنید رحمت اللہ علیہ کو انتقال کے بعد کسی نے



Marfat.com

خواب میں دیکھا۔ اُن کا حال پوچھا۔ اُنہوں نے جواب میں کہا کہ
عبارتیں اڑ گئیں۔ سب اشارات فنا ہو گئے۔ ہم کو دو رکعت کے
جو رات کے درمیان پڑھا کرتے تھے کسی چیز نے نفع نہیں دیا۔
پس آپ کو لازم ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وس
اور اُن کے خلفائے راشدین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی متا
پر ثابت قدم رہیں۔ اور قول وفعل میں شریعت کی مخالفت سے
کیوں کہ متابعت میں یمن و برکت اور مخالفت میں بدبختی اور
ہے۔

دوسرے وُہ رسالہ جو آپ نے بھیجا تھا، پہونچا۔ بعض بعض
سے پڑھا گیا۔ نظر میں پسند آیا۔ لیکن تصنیف سے زیادہ ضروری
اور در پیش ہے۔ اس میں مشغول ہونا نہایت ہی بہتر اور منا
ہے۔

---

اسی طرح مکتوب نمبر ۲۶۶ اپنے مخدوم زادگاں خواجہ
و خواجہ عبیدُ اللہ کو تحریر فرمایا ہے۔ جس میں عقائد اہل سُنت وال
سے مکمل بحث کی گئی ہے۔ جو پڑھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ اور
ہدایت کا کام دیتا ہے۔ بوجہ طوالت اس کو چھوڑ دیا گیا ہے۔



Marfat.com

# ز دوئم مکتوب ۲۹ بنام شیخ عبدالحق محدث دہلوی رح

## ں جہان کا بہتر اسباب حزن واندوہ ہے۔ اور اس ز خوان کی خوشگوار نعمت الم و مصیبت ہے۔

میرے مخدوم مکرم درد و مصائب اگرچہ انسان کی طاقت سے کر ہیں۔ لیکن ان پر بڑی کرامت اور مہربانی کی امید ہے۔ اس جہان تر اسباب حزن واندوہ ہے۔ اور اس دسترخوان کی خوشگوار نعمت مصیبت ہے۔ ان شکر پاروں پر داروئے تلخ کا رقیق غلاف ھایا ہوا ہے۔ اور اس حیلہ سے ابتلاء و آزمائش کا راستہ دلا ہے۔ سعادت مند لوگ۔ ان کی شیرینی پر نظر کر کے تلخی کو شکر ح چبا جاتے ہیں۔ اور کڑواہٹ کو صفراء کے برعکس شیریں معلوم نے ہیں۔ کیوں شیریں معلوم نہ کریں۔ جب کہ محبوب کے افعال سب ریا ہوتے ہیں۔ علتی اور بیمار شاید ان کو کڑوا معلوم کرے تو کرے ماسوا میں گرفتار ہے۔ مگر دولت مند محبوب کے ایلام و رنج میں ذت ولذت پاتے ہیں۔ جو اس کے انعام میں ہرگز متصور نہیں۔ چہ دونوں محبوب کی طرف سے ہیں۔ لیکن ایلام میں محب کے نفس

Marfat.com

کا دخل نہیں ہوتا ۔ اور انعام میں اپنے نفس کی مراد پر قیام ہوتا ۔

هَنِيئًا لِلْأَرْبَابِ النَّعِيمِ نَعِيمُهَا ۔ وَلِلْعَاشِقِ الْمِسْكِينِ مَا يَتَجَ

مبارک منعموں کو اپنی دولت ۔ مبارک عاشقوں کو درد و کلف

اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهُمْ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهُمْ

(اے اللہ تو ہم کو ان کے اجر سے محروم نہ رکھ اور ان کے ہم کو فتنہ میں ڈ

اس غربت اسلام کے زمانہ میں آپ کا وجود شریف اہل اسلام

لئے غنیمت ہے ۔

# دفتر سوم مکتوب ۱۴۳ بنام والدہ میر محمد امین

## پند و نصائح

(۱) اپنے عقائد کو فرقہ ناجیہ میں یعنی اہل سنت والجماعت عقائد کے مطابق درست کریں ۔

(۲) عقائد کے درست کرنے کے بعد احکام کے مطابق عمل بجا کیونکہ جس چیز کا امر ہو چکا ہے ۔ اس کا بجالانا ضروری ہے جس چیز سے منع کیا گیا ہے ۔ اس سے ہٹ جانا لازمی ہے

(۳) پنج وقتی نماز کو سستی اور کاہلی کے بغیر شرائط اور تعدیل ا



Marfat.com

کے ساتھ ادا کریں

نصاب کے حاصل ہونے پر زکوٰۃ ادا کریں۔ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عورتوں کے زیور میں بھی زکوٰۃ کا ادا کرنا فرض فرمایا ہے۔

اپنی اوقات کو کھیل کود میں صرف نہ کریں۔ اور قیمتی عمر کو بیہودہ امور میں ضائع نہ کریں۔ پھر امور منہیہ اور محظورات شرعیہ کے بارے میں کیا تاکید کی جائے۔

سرود ونغمہ یعنی گانے بجانے کی خواہش نہ کریں۔ اور اس کی لذت پر فریفتہ نہ ہوں۔ یہ ایک قسم کا زہر ہے۔ جو شہد میں ملا ہوا ہے۔ اور سم قاتل ہے۔ جو شکر سے آلودہ ہے۔

لوگوں کی غیبت اور سخن چینی سے اپنے آپ کو بچائیں شریعت میں ان دونوں بری خصلتوں کے حق میں بڑی وعید آئی ہے۔

جہاں تک ہو سکے جھوٹ بولنے اور بہتان لگانے سے پرہیز کریں کیوں کہ یہ دونوں بری عادتیں تمام مذاہب میں حرام ہیں۔ اور ان کے کرنے والے پر بڑی وعید آئی ہے۔

۹) خلقت کے عیبوں اور گناہوں کو ڈھانپنا اور ان کے قصوروں سے درگذر کرنا اور معاف کرنا بڑے عالی حوصلہ لوگوں کا کام ہے



Marfat.com

(۱۰) غلاموں اور ماتحتوں پر مشفق اور مہربان رہنا چاہیئے۔ ان کے قصوروں پر مواخذہ نہ کرنا چاہیئے۔ اور موقعہ بموقعہ ان کو مارنا۔ پیٹنا۔ گالی دینا اور ایذا پہونچانا نامناسب ہے۔

(۱۱) اپنی تقصیروں کو نظر کے سامنے رکھنا چاہیئے۔ جو ہر ساعت حق کی پاک بارگاہ کی نسبت وقوع میں آرہی ہیں۔ اور حق تعالیٰ ان کے مواخذے میں جلدی نہیں کرتا۔ اور روزی کو نہیں روکتا۔

(۱۲) عقائد کے درست کرنے اور احکام فقہیہ کے بجالانے کے اپنی اوقات کو ذکر الٰہی میں بسر کریں۔ اور جس طرح ذکر کا طریقہ سیکھا ہوا ہے۔ اُسی طرح عمل میں لائیں۔ اور جو کچھ اُس کے منافی ہو۔ اُس کو اپنا دشمن جان کر اُس سے اجتناب کریں۔

ـــہ ہرچہ جز ذکر خدا احسن است
گر شکر خوردن بود جاں کندن است

آپ کو سامنے بھی کئی دفعہ ہی کہا گیا ہے۔ کہ امور شریعہ میں جس قدر کوشش کی جائے۔ اُسی قدر مشغولی اور مراقبہ میں زیادت ہوتی ہے۔ اور اگر احکام شریعہ میں سستی کی جائے۔ تو مشغولی اور مراقبہ کی لذت و حلاوت برباد ہو جاتی ہے۔ اور اس سے زیادہ کیا لکھا جائے۔

# مکتوب ۶ بنام حضرت محمد معصوم کمال رح

## بعض پوشیدہ اسرار کے بارے میں

اَلحَمدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی

لی کی حمد ہے۔ اور اُس کے برگزیدہ بندوں پر سلام)
یں سمجھتا ہوں۔ کہ میری پیدائش سے مقصود یہ ہے۔ کہ ولایت
لعم ولایت ابراہیمی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رنگ میں رنگی جائے
ولائت کا حسنِ ملاحت اس ولایت کے جمال صباحت کے
ل جاوے۔ حدیث میں آیا ہے۔ کہ اَخِیْ یُوْسُفُ اَصْبَحُ وَاَنَا
(میرا بھائی یوسف صبیح تھا اور میں ملیح ہوں) اس انصباغ اور
ے سے محبوبیت محمدیہ کا مقام درجہ بلند تک پہونچ جائے۔
ملت ابراہیمی علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے اتباع کے امر
مناً اسی دولت عظمیٰ کا حاصل ہونا مقصود ہوگا۔ اور حضرت ابراہیم
لام کے صلوٰت و برکات سے صلوات و برکات کا طلب کرنا
ن کے لیئے ہوگا۔ صباحت و ملاحت دونوں حق تعالیٰ کے اُس
ذاتی کا پتہ دیتی ہیں۔ جس میں صفات کی ملاوٹ نہیں ہے



Marfat.com

لیکن صفات و افعال و آثار کا حسن سب حسن صباحت سے م
ہے۔ جو بڑی برکت والا ہے۔ حسن ملاحت حضرت اجمال سے ز
مناسبت رکھتا ہے۔ گویا ملاحت دائرہ حسن کا مرکز ہے۔ اور ص
اُس مرکز کا دائرہ۔

حضرت ذات تعالیٰ میں جس طرح بساطت ہے۔ وسعت
لیکن وہ بساطت و وسعت نہیں جو ہمارے فہم میں آسکے۔ او
اجمال و تفصیل جو ہمارے اِدراک میں آئے۔

لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيفُ
(آنکھیں اُس کو نہیں پاسکتیں لیکن وہ آنکھوں کو پاسکتا ہے۔ اور
باریک بیں اور باخبر ہے) بساطت و وسعت جو حق تعالیٰ کی ذ
میں ثابت کرتے ہیں۔ ایک دوسرے سے جدا ہیں۔ نہ یہ کہ ایک
کا عین ہیں۔ جیسے کہ بعض نے گمان کیا ہے۔ لیکن وہ تمیز جو اس
میں اُن کے درمیان ثابت ہے۔ ہمارے ادراک احاطہ اور ہم
فہم کے دائرہ سے باہر ہے۔ پس صباحت و ملاحت بھی ایک دُوس
سے جُدا ہیں۔ اور ہر ایک کے احکام الگ الگ ہیں۔ اور وہ کمالا
ان کے ہیں۔ وہ بھی ایک دوسرے سے جدا ہیں۔ معلوم ہوتا ہے۔ ک
پیدائش سے جو مقصود سمجھتا تھا۔ وہ حاصل ہوگیا ہے۔ اور ہزا



Marfat.com

بول ہو گئی۔ الحمد للہ الذی جعلنی صلۃ بین البحرین ومصلحا
بین الکل الحمد علی کل حال والصلوٰۃ والسلام علی خیر الانام
خوانہ الکرام من الانبیاء والملئکۃ العظام۔ (اللہ تعالیٰ
ل میں کمال حمد ہے، جس نے مجھ کو دو دریاؤں کے ملانیوالا اور دو
ں کے درمیان اصلاح کرنے والا بنایا۔ اور حضرت خیر الانام اور
بھائیوں یعنی انبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ملائکہ عظام پر صلوٰۃ
م ہو) چونکہ صباحت نے بھی ملاحت کا رنگ اختیار کرلیا تھا۔
ے خلت ابراہیمی کے مقام میں بھی وسعت پیدا کی ہے۔ اور محیط
ز کا حکم حاصل کرلیا ہے۔
جاننا چاہئیے۔ کہ مقام محبت مرتبۂ ملاحت سے مناسبت رکھتا
اور مقام خلت مرتبۂ صباحت کے مناسب ہے۔ مقام محبت
وبیت صرف حضرت خاتم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کے نصیب
، اور محبیت خالص حضرت کلیم اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ
ص ہے۔ حضرت خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام یاری وندیمی کی
ت رکھتے ہیں۔ محب ومحبوب اور ہے۔ اور یار وندیم اور۔ ہر ایک
بت الگ الگ ہے۔
یہ فقیر چونکہ ولایت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور ولایت موسویہ



Marfat.com

علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تربیت یافتہ ہے۔ اس لیئے وطن وسکون
ملاحت میں رکھتا ہے۔ لیکن ولایت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محب
کے غلبہ کے باعث محبوبیت کی نسبت غالب ہے۔ اور محبیت
مغلوب و مستور۔

اے فرزند! باوجود اس معاملہ کے جو میری پیدائش سے م
تھا۔ ایک اور کارخانۂ عظیم میرے حوالے فرمایا ہے۔ مجھے پیری
کے واسطے نہیں لائے۔ اور نہ ہی میری پیدائش سے خلق کی تکم
ارشاد مقصود ہے۔ بلکہ معاملہ دیگر اور کارخانہ دیگر مطلوب ہے۔ اس
میں جس کو مناسبت ہوگی۔ وہ فیض پالے گا۔ ورنہ نہیں۔ معا
وارشاد اس کارخانہ کے مقابلہ میں راستے میں پھینکی ہوئی چیز کی
انبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعوت کو ان کے باطنی معاملات
یہی نسبت تھی۔ اگرچہ منصب نبوت ختم ہو چکا ہے۔ لیکن نبو
کمالات اور خصوصیتوں سے تبعیت اور وراثت کے طور پر
علیہم الصلوٰۃ والسلام کے کامل تابعداروں کو حصہ حاص
ہے۔ والسلام۔

## ...وم مکتوب ۹۷ بنام خواجہ محمد ہاشم کشمی برہان پوری

## ...وال کے جواب میں جو اسی دفتر کے چھٹے مکتوب کا حل طلب کیا گیا ہے

الحمد للہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ

آپ نے پوچھا تھا۔ کہ اس عبارت کے کیا معنی ہیں۔ جو چھٹے مکتوب ...اقع ہے۔ کہ میں خیال کرتا ہوں۔ کہ میری پیدائش سے مقصود یہ ہے۔ ...ایت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم ولایت ابراہیمی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ...میں رنگی جائے۔ اور ولایت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حسن ملاحت ...ت ابراہیمی کے جمال صباحت کے ساتھ مل جائے۔ اور اس انصباغ ...امتزاج سے محبوبیت محمدیہ کا مقام درجہ بلند تک پہنچ جائے!

آپ کو واضح ہو کہ دلالگی و مشاطگی کا منصب کسی طرح ممنوع اور ...دور نہیں ہے۔ دلالہ جو اپنی دلالت کی خوبی سے دو صاحب جمال ...ال محبوب کو ایک دوسرے کے ساتھ ملا دے۔ اور ایک کے حسن کو دوسرے ...ے ساتھ خلط ملط کر دے۔ تو یہ اس کی کمال خدمت گاری ہے۔ اور اس ...ں اس کی اپنی شرافت و سعادت ہے۔ ان دونوں صاحب جمال کی ...ان میں کسی قسم کا نقص و قصور لازم نہیں آتا۔ اسی طرح اگر مشاطگی

کرکے ان دونوں صاحب کمال کے حسن جمال کو بڑھا دے اور
طراوت وزینت پیدا کردے. تو اس کی شرافت و سعادت ہے. او
کسی قسم کا نقص و قصور لازم نہیں آتا.

ے ازاں طرف نہ پذیرد کمال تو نقصان

وزیں طرف شرف روزگار من باشد!

غرض وہ انتفاع و استفادہ جو صاحب دولتوں کو غلاموں اور
کی جہد سے میسر ہوتا ہے. کوئی ممنوع و محذور نہیں ہے. اور نہ
میں اُن کا کسی قسم کا قصور و نقصان ہے. بلکہ صاحب دولتوں ک
غلاموں اور خادموں کی خدمت ہی میں ہے. وہ شخص بہت
نصیب ہے. جو اپنے خادموں سے فائدہ اور نقصان حاص
کرے. ہاں! ہم مرتبہ شخصوں سے نفع اور فائدہ طلب کرنا نقصا
موجب ہے. اور ہمسروں سے استمداد اور استفادہ حاصل
سراسر قصور ہے.

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے. یَا اَیُّھَا النَّبِیُّ حَسْبُکَ اللّٰہُ وَمَنِ اتَّبَعَکَ
مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ (رسول اللہ تجھے اللہ تعالیٰ اور تابعدار مومن کافی
ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے. کہ اس آیت
کے نزول ہونے کا سبب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اسلا



Marfat.com

بدیہی اور ظاہر ہے۔ کہ ادنیٰ اور کم درجہ والے لوگوں کی خدمت سے
اور اعلیٰ درجے کے لوگوں کا مرتبہ زیادہ ہوتا ہے۔ اور کوئی شخص
ظاہر اور بدیہی امر کو معلوم نہ کر سکے تو عبارت کا کیا قصور ہے۔ بادشاہ
اپنے شان و شوکت اور سلطنت میں خادموں اور نوکروں چاکروں
محتاج ہیں۔ اور اپنے کمال کو اپنے پر موقوف جانتے ہیں۔ اور اس
سے کوئی قصور و نقصان اُن کے مرتبے میں نہیں آتا۔ چنانچہ ہر ایک
اور اعلیٰ۔ اس امر کو جانتا ہے۔ اس اشتباہ کا باعث یہ ہے۔ کہ
استفاع اور تمتع کے (جو ادنیٰ کی طرف سے آتا ہے) اور اس
رع اور تمتع کے (جو اعلیٰ کی طرف سے حاصل ہوتا ہے) درمیان
فرق نہیں کر سکتے۔ اور جب ظاہر ہو چکا۔ کہ اوّل سے کمال
ہوتا ہے۔ اور دُوسرے سے نقصان پیدا ہوتا ہے۔ تو اوّل
ہو گا۔ اور دُوسرا ممنوع۔ وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ الْمُلْهِمُ الصَّوَابُ
(اللہ تعالیٰ بہتری کا الہام کرنے والا ہے)

ربنا اتنا من لدنک رحمته دھی لنا من امرنا رشدا
(اللہ تو اپنے پاس سے ہم پر رحمت فرما۔ اور ہمارے کاموں سے ہدائیت
ہی نصیب کر) والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ (سلام ہو اُس
شخص پر جس نے ہدائیت اختیار کی)



Marfat.com

# دفتر سوم مکتوب ۸۹ بنام قاضی اسمٰعیل فرید آبادی

## شیخ بقلی قدس سرہٗ کے کلام کی شرح اور توحید وجو[دی کے] بعض دقائق کے بیان میں

شیخ ولی بقلی قدس سرہٗ نے متصوفہ کی غلطیوں کے تعین میں
ہے. کہ دوسری غلطی یہ ہے. کہ "ہمہ اوست" کہتے ہیں. اور ان تر
متفرقہ اور حادثہ جزئیات سے ایک ہی ذات چاہتے ہیں. اور
ساتھ ایک دوسرے کو کہتے ہیں. کہ ہم خود وہی ہیں. پس ان کا فر
سینکڑوں خدا ہیں. اور خدائے تعالیٰ محدثات کے جمع اور تفرقہ
ہے. وہ واحد ہے. جس کی طرف جزو کو راستہ نہیں. وہ حلول
نہیں کرتا. متلون نہیں ہوتا. یہ لوگ اس بات سے کافر ہیں. نہ
آپ کو جانتے ہیں. نہ خدا کو. اگر ان میں سے کوئی حق ہوتا. تو
بعض لوگوں نے رُوح میں غلطی کھائی ہے. اور انہوں نے
بارہ میں قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ (اللہ تعالیٰ ان کو ہلاک
انتہیٰ یہاں تک شیخ بقلی قدس سرہٗ کا مقولہ ہے.

پوشیدہ نہ رہے کہ عبارت "ہمہ اوست" اگرچہ متقدمین



Marfat.com

ہر ہم میں متعارف نہ تھی. لیکن "انا الحق" اور "سُبحانی" اور "لیس
ہی سواہ" وغیرہ وغیرہ کی مانند بہت باتیں سرزد ہوئی ہیں. اس کلمے
اموں کا مطلب غالباً ایک ہی ہے.

ع آب چو از سر گذشت چہ یک نیزہ چہ یک دست

متاخرین صوفیہ میں بھی یہ عبارت شائع اور عام ہے. اور تکلیف
ساتھ ہمہ اوست کہتے ہیں. اور اس قول پر اصرار کرتے ہیں. ان میں
بہت ہی کم لوگ ہیں. جو اس قسم کی عبارتوں میں تردد رکھتے ہیں.
انکار ظاہر کرتے ہیں. جو کچھ اس فقیر نے ان کے اطلاقات سے "ہمہ اوست"
معنی سمجھے ہیں. یہ ہیں. کہ تمام متفرقہ حادثہ جزئیات ایک ہی ذات
ل کا ظہور ہیں. جس طرح کہ زید کی صورت بے شمار اور متعدد آئینوں
منعکس ہو جائے اور وہاں ظہور پیدا کر لے. اور ہمہ اوست کر دیں
ں یہ تمام صورتیں جنھوں نے بے شمار آئینوں میں نمود و ظہور پیدا کیا ہے
کی ایک ذات کا ظہور ہیں. یہاں کون سی جزئیت اور اتحاد ہے.
کون سا حلول و تلون ہے. زید کی ذات باوجود ان تمام صورتوں
کے اپنی صرافت اور اصلی حالت پر ہی ہے. ان صورتوں نے اس میں
کچھ زیادہ کیا ہے. نہ کچھ کم. بلکہ جہاں زید کی ذات ہے وہاں ان
صورتوں کا نام و نشان تک بھی نہیں. تاکہ اس کے ساتھ جزئیت اور



Marfat.com

اتحاد اور حلول و سریان کی نسبت پیدا کریں۔ الآن کما کان کا د
جگہ ڈھونڈنا چاہیئے۔ کیوں کہ جس مرتبہ میں حق تعالیٰ ہے۔ وہاں جب
ظہور سے پہلے عالم کی گنجائش نہ تھی۔ ظہور کے بعد بھی وہاں عا
کوئی گنجائش نہیں۔ فلا جرم یکون الآن کما کان (پس وہ ج
اب بھی ویسا ہی ہے۔ جیسا کہ تھا) عجب معاملہ ہے کہ متقدمین صوفی
سے بہت سے بزرگوار اس توحید آمیز عبارت سے حلول و اتحاد سمجھ
اور اس عبارت کے کہنے والوں کو کافر اور گمراہ کہتے ہیں۔ ان میں سے بعض
اس قسم کی عبارتوں کی توجیہ کرتے ہیں۔ کہ کہنے والوں کے مذاق سے اُس
کچھ نسبت و مناسبت نہیں ہوتی۔ صاحب عوارف فرماتا ہے۔ کہ م
کا انا الحق اور بایزید کا سُبحانی کہنا حق تعالیٰ کی طرف سے ح
کے طور پر تھا۔ اور اگر حکایت کے طریق پر نہ ہو۔ بلکہ حلول و اتحاد کی آمی
درمیان ہو۔ تو پھر ہم ان اقوال کے کہنے والوں کو رد کرتے ہیں۔ جس
کہ نصاریٰ کو رد کرتے ہیں۔ جو حلول و اتحاد کے قائل ہیں۔ حالانکہ تحقی
سابق سے واضح ہو چکا ہے۔ کہ اس قسم کی شطحیہ عبارتوں میں کوئی
و اتحاد نہیں ہے۔ اگر حمل ہے۔ تو باعتبار ظہور کے ہے۔ نہ کہ باعتبا
وجود کے۔ جیسا کہ انہوں نے سمجھا ہے۔ اور حلول و اتحاد کی طرف لے
ہیں۔ مانا کہ یہ مسئلہ توحید متقدمین صوفیہ میں صاف اور واضح نہ



Marfat.com

ں میں سے جو کوئی مغلوب الحال ہو جاتا تھا۔ اس سے اس قسم کے
ما توحیدی کلمات سرزد ہو جاتے تھے۔ اور غلبہ سکر کے باعث
کے سر کو نہ پا سکتے تھے۔ اور ان عبارتوں کے ظاہر کو حلول و
لی آمیزش سے پھیر نہ سکتے تھے۔ جب شیخ محی الدین بن عربی
سرہ تک نوبت پہونچی۔ اُس نے کمال معرفت سے اس مسئلہ
لہ کو مشرح کیا۔ اور بابوں اور فصلوں میں تقسیم کرکے صرف و نحو
رح جمع کیا۔ باوجود اس امر کے پھر بھی اس طائفہ میں سے بعض
ش کی مراد کو نہ سمجھ کر اُس کو خطا کی طرف منسوب کیا۔ اور اس
ن و ملامت کی۔ اس مسئلہ کی اکثر تحقیقات میں شیخ حق پر ہے۔
کے طعنہ لگانے والے دور از صواب ہیں۔ شیخ کی بزرگی اور اس
علم کی زیادت اس مسئلہ کی تحقیق سے معلوم کرنی چاہئے۔ اور
ی رد و طعن نہ کرنی چاہئے۔ اس مسئلہ پر جوں جوں غور و بحث
تی ہے۔ متاخرین کے مختلف فکروں کے ملنے سے واضح اور
ف ہو جاتا ہے۔ حلول و اتحاد کے شبہ سے دور تر ہوتا جاتا ہے۔
وجود متاخرین نحویوں کے مختلف فکروں کے ملنے سے واضح
ماف ہوا ہے۔ سیبویہ و اخفش کے زمانہ میں ہرگز ایسا نہ تھا۔
ں کہ ہر ایک فن اور صنعت کی تکمیل مختلف فکروں کے ملنے



Marfat.com

پر موقوف ہے۔ حضرت امام اعظم اور ابو یوسف رضی اللہ تعالیٰ عنہما
مسئلہ خَلقِ قُرآن" میں چھ مہینے تک ایک دُوسرے کے
بحث کرتے رہے۔ اور ردّ و بدل فرماتے رہے۔ چھ ماہ کے بعد یہ
قرار پائی۔ کہ جو کوئی قرآن کو مخلوق کہے وہ کافر ہو جاتا ہے۔ اتنی مدت
تک یہ بحث و مباحثہ اس لئے ہوتا رہا۔ کہ مسئلہ واضح و صاف نہیں
ہُوا تھا۔ اب چونکہ مختلف فکروں کے ملنے سے واضح ہو چکا ہے۔
لئے کہہ سکتے ہیں۔ کہ نزاع کا موجب اگر حروف و کلمات ہیں۔ جو
نفسی پر دلالت کرتے ہیں۔ تو بے شک حادث اور مخلوق ہیں اور
مراد ان کی مدلولات ہیں۔ تو قدیم اور غیر مخلوق ہیں۔ یہ تنقیح مختلف
فکروں کے ملنے کی برکت سے ہے۔ اب ہم اصل بات کو بیان
اور کہتے ہیں۔ کہ اس عبارت کے اور معنی بھی نہیں۔ جو حلول و ات
سے بعید ہیں۔ یعنی سب نیست ہیں۔ اور حق تعالیٰ ہی موجود
نہ یہ کہ یہ سب ہست ہیں۔ اور اُس کے ساتھ متحد ہیں۔

اس قسم کی بات کوئی بے وقوف اور نادان بھی نہیں
بزرگوں سے کس طرح متصور ہو سکتی ہے۔ چونکہ غلبہ محبت کے باعث
محبوب کے سوا سب کچھ ان بزرگواروں کی نظر سے پوشیدہ ہو
ہے۔ اور اُس کے سوا کچھ بھی اُن کے شہود میں نہیں رہتا۔ اس

وست" کہہ دیتے ہیں۔ یعنی یہ سب کچھ جو ثابت دکھائی
سراسر وہم وخیال ہی ہے۔ موجود صرف حق تعالیٰ ہی ہے۔
ت میں نہ جزئیت واتحاد کی آمیزش ہے۔ نہ حلول وتلون کا
لیکن یہ فقیر اس قسم کی عبارتوں کو پسند نہیں کرتا۔ اور اس
مقصد سے مبرا ہے۔ کیونکہ حق تعالیٰ کے مرتبہ تقدس و
لائق نہیں۔ یہ اشیاء کیا ہیں۔ جو اس کا مظہر ہوسکیں

ع در کدام آئینہ در آید او

ہیں یہ طاقت ومجال کہاں ہے۔ کہ ظہور کے اعتبار سے بھی
ل ہوسکیں۔ اگر مظہر بھی ہیں۔ تو اُس کے کمالات کے ظلال
سی ظل کے مظہر ہیں سے اور وہ ظل کہ جس کا یہ مظہر ہیں۔
لی کے ظلال میں سے وہ ظل ہے۔ جس سے لے کر ذات
ے کئی ہزار ظلال درمیان ہیں۔ آپ نے سنا ہی ہوگا۔ کہ

نَّ اللهَ لَسبعینَ اَلفَ حِجَابٍ مِّنْ نُورٍ وَّظُلْمَۃٍ

الیٰ کے لیئے ستر ہزار نور اور ظلمت کے پردے ہیں۔)
ق تعالیٰ کے ظلال میں سے کسی ظل کے مظہر کو بے تحاشا حق
محمول کرنا بڑی بے ادبی اور دلیری ہے۔ لیکن چونکہ غلبہ سکر
ہے۔ اس لیئے اس قدر مذموم نہیں۔ اسی طرح دوسری توجیہ



Marfat.com

کے موافق بھی اپنے مشہود کو حق تعالیٰ کا عین جاننا اور اس
سے اس پر محمول کرنا بے ادبی بلکہ خلاف واقع ہے۔ کیوں کہ وہ
بھی حق تعالیٰ کے کمالات کا ظل ہے۔ حق تعالیٰ وراء الوراء ثم
الوراء ووراء الوراء ہے۔ نیز جو کچھ مشہود ہے۔ وہ نفی کے لائق
پھر وہ حق تعالیٰ کیسے ہو سکتا ہے۔ حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہ
ہیں۔ کہ جو کچھ دیکھا گیا۔ اور سنا گیا۔ اور جانا گیا۔ سب حق تعالیٰ
ہے۔ کلمہ لا کی حقیقت سے اس کی نفی کرنی چاہیئے۔ اس مس
جو کچھ اس حقیر کے نزدیک مختار اور شان تقدیس وتنزیہ
ہے۔ وہ "ہمہ از اوست" کی عبارت ہے۔ نہ ان معنی کے لحاظ
جس پر علماء ظاہر کفایت کرتے اور کہتے ہیں۔ کہ سب کا صدور
اسی سے ہے۔ کیوں کہ یہ خود صادق اور واضح ہے۔ بلکہ اس کے
یہاں اور علاقہ اور نسبت بھی ہے۔ جس کی طرف علماء نے
نہیں پائی۔ اور صوفیہ اُس کی دریافت کرنے سے ممتاز ہوئے
وہ اصالت و ظلیت کا ارتباط اور باہمی رابطہ ہے۔ یعنی اگر
وجود ہے۔ تو وجود واجب سے ناشی ہے۔ اور اُس کے وجود
ہے۔ اور اگر حیات ہے۔ تو وہ بھی اُس کی صفتِ حیات
ہے۔ اور اسی کی حیات مقدور کا پرتو ہے۔ علم وقدرت

قیاس پر ہیں بس صُوفیہ کے طور پر عالم حق تعالیٰ سے صادر
. اور اس کے کمالات کا ظل بھی ہے ۔ اور اسی کے منزّہ کمالات
ثی ہے ۔ مثلاً ۔ وہ وجُود جو ممکن کو دیا گیا ہے ۔ وُہ اُس کا امر
جو خود مختار ہو ۔ اور اُس کو خود بخود استقلال حاصل ہو ۔ بلکہ
ود واجب تعالیٰ کے وجُود کا ظل و پرتو ہے ۔ اسی طرح حیات
ذیرہ جو ممکن کو بخشا گیا ہے ۔ اس قسم کے امور نہیں ہیں ۔ کہ
انے صانع تعالیٰ شانہٗ سے ثبوت و استقلال پیدا کیا ہے ۔ بلکہ
وجُود و صدور حق تعالیٰ کی طرف سے ہے ۔ اور یہ سب حق تعالیٰ
مالات کے ظلال اور اُن کمالات کی صُورتیں اور مثالیں ہیں ۔
مالات و ظلیت کا ارتباط ہے ۔ جس کی طرف صُوفیہ نے
ت پائی ہے ۔ یہی معاملہ صُوفیہ کو اعلیٰ علییّن تک لے گیا ہے ۔
ن کو فناء بقا تک پہنچا کر ولایتِ خاصہ کے ساتھ متحقق کیا
ہ چونکہ علماء ظاہر کو یہ دید میسر نہیں ہُوئی ۔ اس لیئے فناء و بقا
ہرہ مند اور ولایت خاصہ کے ساتھ متحقق نہیں ہُوئے ۔ صوفیہ
کمالات کو واجب تعالیٰ کے کمالات کے ظلال معلوم کرتے ہیں ۔
ودجود اور تمام توابع وجود کو اُن کمالات کے عکس جانتے ہیں ۔
وجہ ہے کہ اپنے آپ کو حق تعالیٰ کے کمالات کا امانتدار دیکھتے ہیں ۔



Marfat.com

اور غیر کو ان کمالات کا آئینہ معلوم کرتے ہیں. جب انَّ اللّٰہَ یَا
اَنْ تؤدّوا الامانات الیٰ اَھْلِھَا ( اللہ تعالیٰ فرماتا ہے. کہ اپنی
کو امانت والوں کے حوالہ کردو ) کے موافق اُس امانت کو امانت
کے حوالہ کرتے ہیں. اور دوست کے اُن کمالات کو بڑے ذو
ساتھ اصل کو دے دیتے ہیں. تو اپنے آپ کو معدوم معلوم
ہیں. اور میّت جانتے ہیں. کیوں کہ وجود و حیات جب ا
کی طرف چلے گئے. تو پیچھے معدوم و میّت رہ گیا. اور فنا متحقق

مولینا رُومؒ فرماتے ہیں.

ے چوں ندانستی تو اُورا از نخست!
سوئے آنحضرت نسب کردی درست

وآنکہ دانستی کہ ظل کیستی!
فارغی گرمُردی و گر زیستی!

جب نہ تھا پہلے تو اُس کو جانتا ؛ نسبتیں اُس کی طرف
ظل ہے کس کا تو گر یہ جان لے ؛ تو ہے فارغ گر مرے تو گ

اِس فنا کے بعد اگر اس بقاء سے مشرف کرنا چاہیں. تو با
اُس کو وجود اور توابع وجود یعنی صفات کامل اُس کو عطا فرماتے ہیں
اور دُوسری ولایت کے ساتھ اُس کو متحقق کرتے ہیں.



Marfat.com

لَنْ يَلِجَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوَاتِ مَنْ لَمْ يُوْلَدْ مَرَّتَيْنِ
(جو شخص دو بارہ پیدا نہ ہو آسمانوں کے ملکوت میں داخل نہیں ہو سکتا)

هَنِيْئًا لِاَرْبَابِ النَّعِيْمِ نَعِيْمُهَا

خُدایا! میدان عبارت کی تنگی کے باعث وہ الفاظ جن کا
شرع میں وارد نہیں ہوا۔ جیسے کہ ظلّیت وغیرہ کا اطلاق
ں۔ اور کہتا ہوں۔ کہ ممکن کا وجود واجب تعالیٰ کے وجود کا
ہے۔ اور اس کی صفات حق تعالیٰ کی صفات کاملہ کے ظلال ہیں۔
اطلاقات سے بہت ڈرتا ہوں۔ اور کانپتا ہوں۔ لیکن چونکہ
اولیا نے مجھ سے پہلے ان اطلاقات پر سبقت کی ہے۔ اس
انی کا امیدوار ہوں۔ ربنا لا تواخذنا ان نسینا او اخطانا
(تو ہماری بھول چوک پر ہمارا مواخذہ نہ کر)
جاننا چاہئے۔ کہ سابقہ تحقیق سے واضح ہوا۔ کہ صوفیہؒ جو
ہمہ اوست" کے قائل ہیں۔ عالم کو حق تعالیٰ کے ساتھ متحد نہیں
اور حلول وسریان ثابت نہیں کرتے۔ بلکہ ظہور وظلیت کے
سے حمل کرتے ہیں۔ نہ وجود وتحقق کے اعتبار سے۔ اگرچہ
ظاہر عبارت سے اتحاد وجودی کا وہم گزرتا ہے۔ لیکن ہرگز
ن کی یہ مراد نہیں ہے۔ کیوں کہ یہ کفر و الحاد ہے۔ جب ایک کا

دُوسرے پر عمل کرنا باعتبار ظہُور کے ہے۔ نہ باعتبار وجُود کے
"ہمہ اوست" کے معنی "ہمہ از اوست" ہیں۔ کیوں کہ شے کا ظل
سے پیدا ہوتا ہے۔ اگرچہ غلبہ حال میں ہمہ اوست کہتے ہیں لیکن
اس عبارت سے اُن کی مراد "ہمہ از اوست" ہے۔ پس اس
موافق ان کی کلام پر اعتراض کرنے اور اس کلام کے کہنے وا
کا فر د گمراہ کہنے کی کوئی مجال نہیں رہی۔ واضح ہو کر۔ ظل
مراد اُس شے کے ظہُور سے ہے۔ دُوسری یا تیسری یا چ
میں مثلاً زید کی صُورت جو آئینہ میں منعکس ہوئی ہے۔ وہ م
میں زید کا ظل اور اُس کا ظہُور ہے۔ اور زید فی حد ذاتہ
اصل کے مرتبہ میں ہے۔ جس نے اپنے آپ کو ظل کے طور
میں ظاہر کیا ہے۔ بغیر اس بات کے کہ اُس کی ذات و
تغیر و تبدل واقع ہو۔ جیسے کہ گذر چکا۔

ربنا اتمم لنا نورنا واغفرلنا انک علیٰ کل شیئ قد
(یا اللہ تو ہمارے نور کو کامل کر اور ہم کو بخش اور تو تمام چیزو

وَالسّلام علیٰ مَن اتّبعَ الہُدیٰ ؎
(سلام ہو اس شخص پر جس نے ہدایت اختیار



Marfat.com

# خانوادۂ عالیہ مجددیہ

## غلیہ کی خانوادۂ مجددیہ سے عقیدت اور وابستگی

ضرت مجددؒ کے تصرفات اور ولایت کے کمالات میں سے
خانوادۂ مجددیہ نے فقراء و استغناء کی مسند کو ترک نہیں
دستان کی شہنشاہیت نے قریباً ایک صدی تک جہاں آگرہ
ر دارالسلطنت مقرر کر رکھا تھا۔ وہاں سرہند شریف کو اپنے
حانیت کا مرکز قرار دے لیا تھا۔ جہانگیر کو حضرت مجددؒ سے
ت تھی۔ اس کو گذشتہ صفحات میں بیان کیا جا چکا ہے۔
ہانگیر کا انتقال ۱۶۲۷ء میں ہوتا ہے۔ شہزادہ خرم (شاہ جہان)
سے تخت جہانگیری پر متمکن ہوتا ہے۔ دور حکومت ۱۶۲۷ء سے
تک ہے۔ حضرت مجددؒ کا بادشاہ بہت زیادہ عقیدت مند
ں شاہجہانی کے تیسرے سال میں حضرت قیوم ثانی محمد معصوم
احبزادہ حضرت مجددؒ) سے بیعت کی۔ چودھویں سال جلوس



Marfat.com

شاہجہانی میں عالمگیر نے حضرت معصومؒ سے نسبت قائم کی،
سال جلوس شاہجہانی میں روشن آرا بیگم دختر شاہجہان او
جلوس شاہجہانی میں گوہر آرا بیگم نے سرہند شریف آکر بیعت
گیر اورنگ زیب کا بیٹا معظم شاہ المعروف بہادر شاہ کی وابستگی
حضرت محمد زبیرؒ (پوتا قیوم ثالث حضرت خواجہ محمد نقشبند حجت
سے کوئی پوشیدہ بات نہیں ہے۔ بالفاظ دیگر چار اولوال
مغلیہ نے حضرت مجددؒ اور خانوادۂ عالیہ کے افراد سے عقیدت
رکھی، اور اس نسبت کو ذریعہ نجات جانتے رہے۔ لیکن آ
ایسے خانوادہ کے افراد پر جنھوں نے اس عقیدت وارادت
جاہ وحشم کمینے کے لیئے ہمیشہ انکار کیا۔ البتہ انہوں نے شریع
ترویج کا کام ان شاہانِ سلف سے لیا اور بزور لیا۔
گذشتہ صفحات میں تفصیل سے بیان کیا جا چکا ہے
مجددؒ نے جہانگیر کے دربار میں علی الاعلان ٹکر لی تھی۔ اور ان
بجز اس کے کچھ نہ تھا۔ کہ جہانگیر کے رُخ کو تبدیل کر دیا جائے
اُس کا رُخ ٹھیک ہو جائے۔ تو اس کی امداد سے احیاء اسلام
محمدیہ علیٰ صاحبہا والصلوٰۃ والسلام کی صحیح ترویج کی جا دے
یا خاندانی پالٹکس سے حضرتؒ کا دور کا تعلق نہ تھا۔ حضرتؒ

اد کا قلع قمع کر کے شریعتِ غرّا کو رائج کرنا تھا۔ یہ کام حسن احسن
سے کیا گیا۔ وہ حضرت مجددؒ کے کمالاتِ ولایت اور فراست سے
لتا ہے۔ یہی نصب العین حضورؒ کے صاحبزادوں کا رہا ہے۔

# دۂ عالیہ مجددیہؒ کا نصب العین شریعتِ غرّا کی ترویج

جہانگیر ۱۶۲۷ء میں انتقال کر گیا۔ اب تخت کے دعوے دار جہانگیر
بیٹے شہریار اور خرم تھے۔ شہریار نور جہاں کا داماد تھا۔
م آصف جاہ وزیر اعظم کا۔ نور جہاں اور آصف جاہ دونوں
بھائی اثنا عشری عقائد رکھتے تھے۔ حضرت مجددؒ کے صاحبزادگان
زدیک صرف ایک مسئلہ درپیش تھا۔ کہ تخت کا وارث وہ بادشاہ
و شریعتِ محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر کاربند ہو۔ اور
ں کو بھی اُس پر کاربند کروانے کا جذبہ رکھتا ہو۔
یہ مؤرخ کا کام ہے۔ کہ وہ اس بات پر بحث کرے۔ کہ آصف
نے کس طریق سے بہن کے داماد کو ختم کر کے تخت اپنے داماد
لئے تیار کیا۔ اور جو کچھ کیا گیا۔ اُس میں اُن کی اپنی کیا غرض تھی۔ اور
یسا کیا گیا۔ ان اسباب وعلل پر بحث کرنے کا تعلق میرا نہیں ہے۔



Marfat.com

مجھے تو صرف اس قدر بتانا ہے۔ کہ خانوادۂ مجددیہ کی خوشی کی کوئی انتہا
رہی۔ جب شہزادہ خرم شاہجہان کے نام سے تخت جہانگیر پر متمکن
اس لیئے کہ شاہجہان شاہزادگی کے زمانے سے ہی خانوادۂ مجدد
بے انتہا عقیدت رکھتا تھا۔ اُس کا تدین اور تقویٰ ظاہر تھا۔

## شاہجہان کا تدیّن

شاہجہانی دور تاریخ ہند میں فارغ البالی اور آرام و آسائش
کا دور کہلاتا ہے۔ اس بادشاہ کو عمارات کا بہت زیادہ شوق تھا
شمار عمارات اپنے زمانے میں بنوائیں۔ اور چند ایک تو عجائبات زمانہ
شمار ہوتی ہیں۔ لیکن اس حقیقت سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا
جہاں اُس نے شاہجہان آباد کر کے ایک نئے شہر کی بنیاد ڈالی
لال قلعہ دہلی تعمیر کر کے شاہانِ سلف کے مقابلے میں اپنے عظمت
کا ثبوت پیش کیا ہے۔ وہاں جامع مسجد دہلی کی مرکزیت کو بھی نہ
رکھا ہے۔ اسی طرح اس کی تیار کردہ عمارات میں دینی اور دنیوی
شوکت کا باہم امتزاج نمایاں دکھائی دیتا ہے۔ دولت و ثروت
اُس عہد میں بہت زیادہ تھی۔ لوگ فارغ البال نظر آتے تھے۔

رغ البالی کے ساتھ ساتھ اُن کا دینی موقف بھی قائم تھا۔ یہ اسی
ے میں ہو سکتا ہے۔ جب کہ بادشاہ خود متدین ہو۔
قابلِ ذکر یہ بات ہے۔ کہ بادشاہ اُمرا وزراء کا روحانی مرکز خانوادۂ
سے وابستہ تھا۔ دولت دیگر خانقاہوں تک پہنچ چکی تھی بلکہ
رجات کے علاوہ اوقاف خانقاہوں اور درگاہوں کے نام ہو رہے
لیکن واہ رے تصرف! باوجود عقیدت و ارادت و نیازمندی
جددیہ خانقاہ میں کسی قسم کا کوئی اضافہ نہیں ہوا۔ اگر اضافہ ہوا ہے۔
س قدر کہ روشن آرا بیگم نے حضرت معصومؒ کے لئے مسجد اور قبہ
یا۔ اوقاف یا اور اس قسم کی چیزیں خانوادۂ مجددیہ نے قبول نہیں
۔ ان حضرات کی اگر کوئی خواہش صاحب ثروت و سطوت سے
ہے۔ تو صرف یہی کہ شریعتِ محمدیہ علیٰ صاحبہا والصلوٰۃ والسلام
رویج صحیح معنوں میں ہوتی رہے۔ باقی نذرانہ یا فتوح وغیرہ اگر کبھی
ت میں ظاہر ہوئی بھی ہو۔ تو وہ فقراء اور صاحبِ احتیاج
ق سمجھا گیا۔

## ...گیر اورنگ زیب کی تخت نشینی

۱۶۵۸ء میں سامو گڑھ کا واقعہ پیش آیا۔

اجمال کی تفصیل یہ ہے۔ کہ شاہجہان اچانک خطرناک بیمار ہو گیا۔



Marfat.com

شاہجہان کے چاروں بیٹوں نے باپ کو یہ سمجھ کر کہ وہ قریب المرگ ہے
و تاج کے لیئے دوڑ دھوپ شروع کردی۔ اورنگ زیب عالمگیر اد
نے باہم پیکٹ کرلیا۔ داراشکوہ دارالسلطنت میں تھا۔ وہ نہیں چاہتا
کہ باپ کے انتقال کے وقت اُس کا کوئی بھائی بھی موجود ہو۔ اس
اُس نے فوج اور سامانِ حرب لے کر اورنگ زیب عالمگیر اور مُرا
مشترکہ فوج کی پیشقدمی کو روکنا چاہا۔ شاہجہان نے بہت سمجھایا
آنے دیا جائے۔ روکنا نہیں چاہیئے۔ معاملہ خود بخود سلجھ جا
لیکن دارا کی ضدی طبیعت نے ایسا نہ ہونے دیا۔ نتیجہ" ساموگ
میدان جنگ" کی صورت میں نکلا۔ جس میں داراشکوہ کو شکست
پڑی۔ باپ اب بھی چاہتا تھا۔ کہ معاملہ رفع دفع ہو جائے۔ لیکن
وقدر کو کچھ اور ہی منظور تھا۔ جس نے ساموگڑھ کے میدانِ جنگ
کو ہی عالمگیر اورنگ زیب کی تخت نشینی کا پیش خیمہ بنا دیا۔ اور شاہجہان
کی تمام اُمیدوں پر پانی پھر گیا۔

داراشکوہ، مُراد، شاہ شجاع اور خود شاہ جہان کا جو کچھ بھی حشر
ہوا۔ وہ تاریخ کی کتابوں میں تفصیل سے درج ہے۔ مجھے دوبارہ
کی ضرورت نہیں ہے۔ اور نہ ہی یہ میرے نفس مضمون کے تحت
ہے۔ کیوں کہ اس پر بحث کی جائے۔ کہ وہ اورنگ زیب عالمگیر جو



Marfat.com

ی پاکباز اور فقیر منش بادشاہ گذرا ہے۔ اُس نے حقیقی باپ اور اپنے
بھائیوں کے ساتھ ایسا سلوک کیوں روا رکھا۔ دَورِ حاضرہ کے
خ اور ناقد عالمگیر پر جامع اور مبسوط بحث کر چکے ہیں۔ میں تو صرف
ا چاہتا ہوں۔ کہ جس وقت ہندوستان کی سرزمین پر یہ انقلابی
ہ ہو رہا تھا۔ اُس وقت عالمگیر اورنگ زیب کے شیخ ہندوستان
سرزمین میں موجود نہیں تھے۔ بلکہ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ گئے ہوئے
ھے۔ اِس خاندانی پالیٹکس سے خانوادۂ مجددیہ کے کسی فرد کا بھی کوئی
ق نہیں تھا۔ اور نہ اُن کی یہ غرض تھی۔ کہ دارا شکوہ وارثِ تخت
ہجہان نہ ہو۔ بلکہ اورنگ زیب عالمگیر ہو۔ اُن کے پیشِ نظر صرف
ب نصبُ العین تھا۔ کہ ایسا شخص وارثِ تخت و تاج ہو۔ جو شریعتِ
دیہ علیٰ صاحبہا والصّلوٰۃ والسّلام کی صحیح معنوں میں ترویج کر سکے اور
ضرت مجددؒ کے مشن کو چلا سکے۔ تاریخ کے اوراق کھلے ہوئے ہیں۔
ارا شکوہ اور اورنگ زیب عالمگیر کے خدوخال کی پوری پوری تصویر
ان میں کھچی ہوئی ہے۔ ایک غیر جانبدار آدمی بھی یہ کہنے پر مجبور ہو جاتا
ہے۔ کہ اورنگ زیب کا تدین تقوٰے پرہیز گاری اور مجاہدانہ سرفروشی
کے جذبات ایسے نمایاں نظر آتے تھے۔ جس کی ادنیٰ سی جھلک بھی
ارا شکوہ کے کسی حصے پر نہیں پڑتی تھی۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ اگر دارا شکوہ وارث تخت و تاج ہو ج
تو اکبر کے زمانے کا الحاد اور کفریات کا دَور دَورہ پھر عود کر آتا۔ اور حضر
مجددؒ اور اُن کے صاحبزادگان کی تمام کوششیں احیاء اسلام کے
میں ختم ہو کر رہ جاتیں۔ مگر اللہ تعالیٰ کو اُن کی کوششیں برباد کرنا مقص
نہ تھیں۔

# اورنگ زیب عالمگیر کا زُہد و تقویٰ

۱۶۵۸ء سے ۱۷۰۷ء تک عالمگیر اورنگ زیبؒ کا دَورِ حکومت
رہا ہے۔ مخالف سے مخالف اور دشمن سے دشمن مورخ یہ بات کہنے
پر مجبور ہے۔ کہ عالمگیر اورنگ زیب کی نصف صدی دَورِ حکومت
کے ذاتی کردار کی عکاسی کر رہی ہے۔ ذاتی اخراجات کے لیئے ایک چھدام
بھی اُس زاہد و عابد شہنشاہ نے خزانہ سے حاصل نہیں کی۔ اپنے گز
اوقات کے لیئے قرآن مجید لکھ کر یا ٹوپیاں کاڑھ کر حلال کی روزی کم
ہندوستان کے خزانے کی تمام دولت رفاہِ عامہ کے کاموں میں
خرچ ہوتی رہی۔ عدل و انصاف کا یہ عالم تھا۔ کہ اپنے ضروری آرام
آسائش کو بھی ترک کر دیا تھا۔ اور اُس کے ساتھ ساتھ اشاعت



Marfat.com

## ...دئ عالمگیری کی تدوین

حقیقۃً کی صحیح معنوں میں اُس کے اندر ایک تڑپ موجود تھی۔

اُسی تڑپ نے اِس جلیلُ القدر متدیّن بادشاہ سے فتاویٰ عالمگیری ...روف فتاویٰ ہندیہ کی تدوین پوُری ہمت اور کوشش سے کروائی۔

... یہ بات نہ تھی۔ کہ وہ ہندوؤں کے زُنّار کو توڑتا رہا۔ یا اُن کے ...ردوں کو گراتا رہا اُس کی نظر میں لَا اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ کا سنہری ...ل موجود تھا۔ اور اُس اصُول پر تا حین وحیات قائم رہا۔ یہ تو غیر ...حکمران کا پروپیگنڈا ہے جس کے بارے میں کہنا پڑتا ہے۔

...سے تمہیں نے دیے کے ساری داستاں میں یاد اتنا ہے
کہ عالمگیر ہندو کُش تھا، ظالم تھا، ستم گر تھا۔

بہر حال اُس کی زاہدانہ زندگی مؤرخ کی آنکھوں سے اوجھل نہیں ...ہے۔ اُس کی ایک ایک بات سے احیاءِ اسلام اور اتباعِ سنت ...ی جھلک نظر آتی ہے۔ اس سے زیادہ اُس کے کردار کو پیش کرنا میرے ...وضوع سے خارج ہے۔ اس تھوڑی بہت تمہید کے بعد مجھے یہ کہنا ...ہے۔ کہ خانوادۂ مجددیہ کے رُوحانی تصرفات کا اثر تھا۔ جس کی وجہ ...سے عادل اور متدیّن بادشاہ کے ہاتھوں دینِ اسلام کو تقویت پہنچی۔

...بمصداق اَللّٰھُمَّ اَیِّدِ الْاِسْلَامَ بِسُلْطَانِ الْعَادِلِ اَللّٰھُمَّ مَنْ نَصَرَ



Marfat.com

مَنْ نَصَرَ دِیْنِ مُحَمَّدٍ اَللّٰھُمَّ اخْذُلْ مَنْ خَذَلَ دِیْنِ مُحَمَّدٍ۔
حقیقت یہی ہے۔ کہ نصف صدی تک شریعتِ محمدیہ کی
صحیح معنوں میں ہوتی رہی۔ ۱۷۰۷ء میں جب یہ جلیل القدر شہ
ہند انتقال کر جاتا ہے۔ اور سکندرآباد میں دفن ہوتا ہے۔ تو تجہیز
تکفین کے بارے میں اُس کی اپنی وصیت بتا رہی ہے۔ کہ اُسے اتباعِ
سنت کا کس قدر خیال تھا۔ اور اسی چیز کو وہ سرمایۂ نجات سمجھتا
تھا۔ تاریخ دان حضرات خوب جانتے ہیں۔ کہ دولت و ثروت
فارغ البالی کے لحاظ سے ہندوستان کا کتنا اونچا مقام تھا۔ اس
کے ساتھ ہی خانوادۂ مجددیہ کے ساتھ اُس کی عقیدت و ارادت کتنی
تھی۔ رقعاتِ عالمگیری پر ایک سرسری نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے
باشریعت اور پاکباز بادشاہ ہمیشہ حضرت مجددؒ کے صاحبزادگان کی
صحبت اور مجلس کو غنیمت سمجھتا رہا۔

## بہادر شاہ کا دورِ حکومت

اُس کے انتقال کے بعد اُس کے بیٹوں میں حکومت کے لیئے خانہ جنگی ہوئی۔ معظم شاہ المعروف بہادر شاہ کے نام سے عالمگیر اورنگ زیب کا جانشین ہوا۔ اس بادشاہ کا بھی خانوادۂ مجددیہ سے رُوحانی تعلق تھا۔ اگرچہ اُس کا دورِ حکومت



Marfat.com

۔ پانچ سال رہا ہے۔ لیکن شریعت کے معاملے میں کسی قسم
امانہیں ہوا۔ ۱۷۱۳ء سے لے کر ۱۷۷۵ء تک کئی بادشاہ
یکے تخت کے وارث ہوئے اور ملکی سیاست کے تحت مقتول ہوتے
۔ لیکن دین کے معاملے میں اکبری الحاد کا سا زمانہ کبھی نہیں
نادر شاہ کا حملہ ۱۷۳۹ء میں ہوا ہے۔ وہ ایک افراتفری کا
تھا۔ تاہم اہالیانِ دہلی کے لیئے روحانی سکون قیوم رابع حضرت
بیرؒ کی ذات سے تھا۔

## وادۂ عالیہ مجددیہؒ نے فقراء
## ستغنا کی مسند کو ترک نہیں کیا

دُوسرے الفاظ میں یوں کہا جا سکتا ہے۔ کہ حضرت مجددؒ نے جو چراغ روشن کیا تھا
سے اور بہت سے چراغ روشن ہوئے۔ اور اُن کی روشنی
گم گشتگانِ راہ کے لیئے منزل مقصود کا پتہ دیا۔ شہنشاہیت
ت۔ ثروت۔ حشمت یہ سب چیزیں اگر حاصل کرنا ہوتیں
خانوادۂ مجددیہؒ کے لیئے بہت آسان تھیں۔ بلکہ اگر اُس
ف تھوڑی بہت توجہ ہوتی تو "سرمایہ داری" اور "جاگیرداری"
الفاظ محض خانوادہ مجددیہؒ کے لیئے ہی استعمال ہوتے۔ مگر دیکھا جاتا
ہے کہ ان حضرات نے اپنے نصب العین کو ترک نہیں ہونے دیا۔



Marfat.com

اس لیئے یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ حضرت پیر صاحب قدس سرہ
کی پیش گوئی پورے طور پر ٹھیک ثابت ہوئی۔ کہ اس عزیز امت
کی اولاد اور خلفاء مسند کے صدر نشین ہوں گے۔

اب مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت مجددؒ کے ص
کے حالات اجمالی طور پر بیان کر دیئے جائیں۔



Marfat.com

# صاحبزادگان



Marfat.com

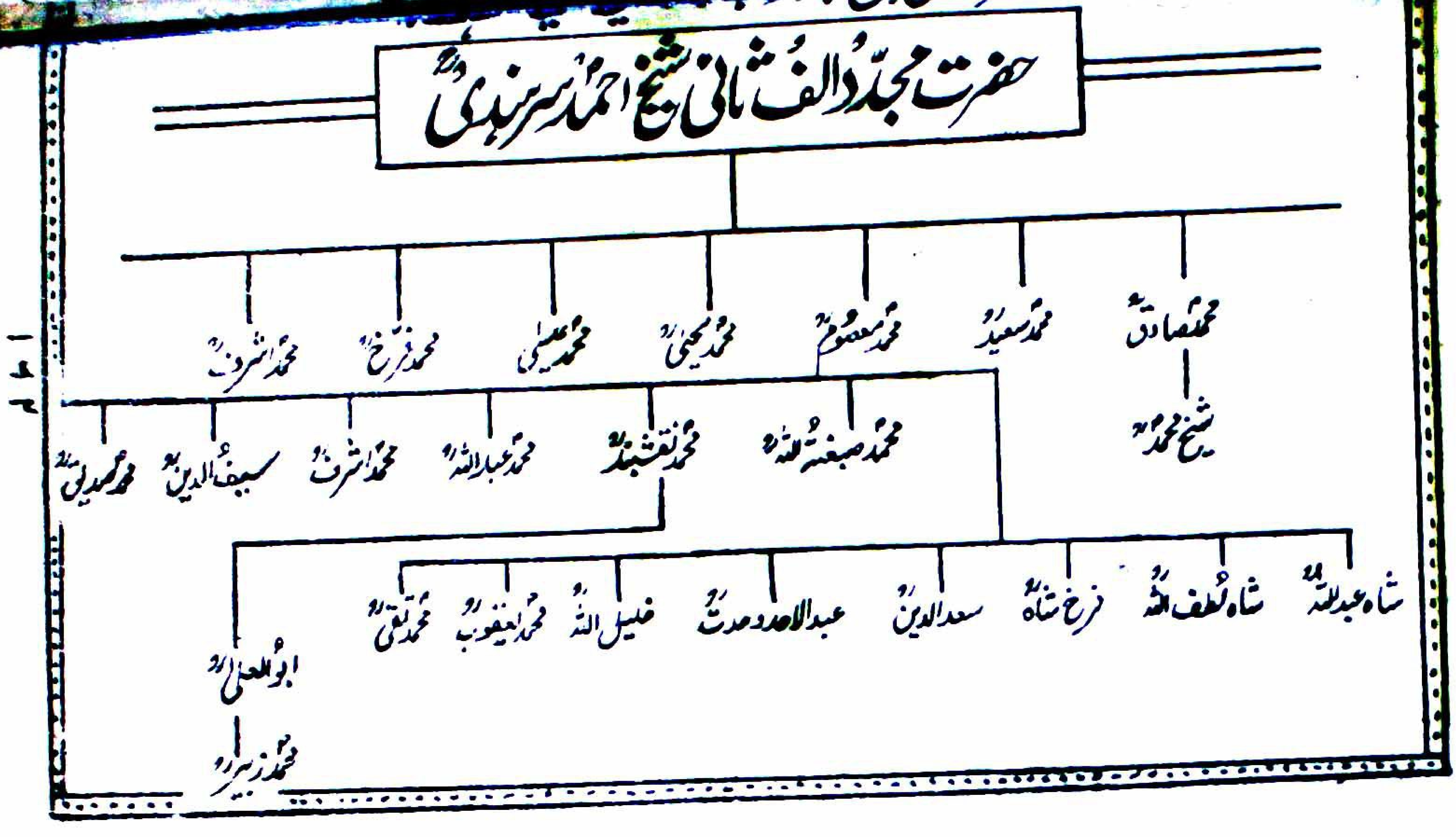
حضرت مجددؒ الف ثانی شیخ احمد سرہندیؒ
محمد صادقؒ
شیخ محمدؒ
محمد سعیدؒ
محمد معصومؒ
محمد یحییٰؒ
محمد عیسیٰؒ
محمد فرخؒ
محمد اشرفؒ
محمد صبغۃ اللہؒ
محمد نقشبندؒ
محمد عبداللہؒ
محمد اشرفؒ
سیف الدینؒ
محمد صدیقؒ
شاہ عبداللہؒ
شاہ لطف اللہؒ
فرخ شاہؒ
سعد الدینؒ
عبدالاحد وحدتؒ
خلیل اللہؒ
محمد یعقوبؒ
محمد تقیؒ
ابو العلیٰؒ
محمد زبیرؒ

Marfat.com

ت مجدد الف ثانیؒ کے سات صاحبزادے۔ اور دو
بزادیاں تھیں۔ تین صاحبزادے بچپن میں انتقال
گئے۔ اور چار صاحب اولاد ہوئے ہیں۔ حضرت کی
بچی بھی بچپن میں انتقال کر گئی تھی

— حضرت خواجہ محمد صادق رحمۃ اللہ علیہ

— حضرت خواجہ محمد سعیدؒ (خازن الرحمۃ)

— حضرت خواجہ محمد معصوم کمال عروۃ الوثقیٰ رح

— حضرت خواجہ محمد یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ

— حضرت خواجہ محمد عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ

— حضرت خواجہ محمد فرخ رحمۃ اللہ علیہ

— حضرت خواجہ محمد اشرف رحمۃ اللہ علیہ

بی خدیجہ بانورح (ان کی اولاد اب تک موجود ہے)
ام کلثوم بچپن میں انتقال کر گئی تھیں — !

Ahmad Khan Nasim Rahim Yar Khan 27.3.66

# حضرت خواجہ محمد صادق بن حضرت مجدد

پیدائش یک ہزار ہجری ——— وصال ۹، ربیع الاول ۲۵ھ

## انوار ولایت کے آثار

انوار ولایت آپ کی پیشانی سے
تھے۔ آپ کی تربیت دادا بزرگ
کی تھی۔ آٹھ سال کی عمر میں ہی آپ پر کشفِ قلوب اور کشف قبو
انوارات ظاہر ہونے شروع ہو گئے تھے۔ حضرت خواجہ باقی با
بھی آپ کے جذب اور مکاشفات کے قائل تھے۔

## ظاہری و باطنی علوم میں آپ کا مقام

حضرت مجدد
مکتوب شریف
میں آپ کے متعلق لکھا ہے۔ کہ میرا لڑکا معارف کا مجموعہ ہے
مقاماتِ جذب و سلوک پر حاوی ہے۔ ظاہری علوم بھی آپ
والدِ بزرگوار سے حاصل کیئے۔ اور دیگر اساتذہ سے بھی اسناد
کیں۔

آپ بہت زیادہ منکسر المزاج رہا کرتے تھے۔ اور یہی آپ

ان تھی. آپ نے ایک دفعہ فرمایا. کہ کسی نے اللہ تبارک
ے کوئی چیز طلب کی ہوگی. لیکن میں نے صرف انکساری
ہے. آپ سے بے انتہا کرامات ظاہر ہوئی ہیں.

## انی میں آپ کا وصال

ایک دفعہ سرہند شریف میں طاعون بہت زور سے
اندان کے خاندان ختم ہونے لگے. حضرت نے جذب کی حالت
کہ یہ وبا تر لقمہ چاہتی ہے. چنانچہ میں اپنے آپ کو اس کے
م کرتا ہوں. اسی مرض میں ۹. ربیع الاوّل سنہ ۱۰۲۵ھ کو انتقال
در اُس کے بعد یہ وبا ختم ہوگئی. بہت سے لوگ آج بھی طاعون
ے میں آپ کے نام کا تعویذ لکھ کر لٹکا دیتے ہیں. مرض دُور ہو
ے.

ہلے آپ کی قبر کچی تھی. بعد میں اُس پر قبہ بنا دیا گیا. حضرت مجدّد
بہ میں مغرب کی جانب دفن ہیں. اُن کے ایک لڑکے شیخ
بڑے ولی اللہ ہوئے ہیں. اُن کے چار لڑکے ہیں. اور اُن کی
ل جاری ہے.

# حضرت خواجہ محمد سعیدؒ (خازن الرحمۃ) ابن ح

پیدائش ۱۰۰۵ھ — وصال ۲۷ رجمادی الآخر ۷

## بچپن میں حضرت خواجہ باقی باللہؒ سے غائبانہ نسبت

دوسرے صاحبزادے ہیں۔ ولایت کے آثار بچپن سے ظاہر
دفعہ آپ سخت بیمار ہو گئے۔ حضرت مجددؒ کو آپ سے بے انت
محبت سے پوچھنے لگے۔ کہ کیا چاہتے ہو۔ کسی چیز کی ضرور
بتاؤ! آپ کی زبان سے بے اختیار نکلا۔ کہ حضرت خواجہ کو
حضرت مجددؒ نے یہ واقعہ اپنے پیرو مرشد حضرت خواجہ باقی
سے بیان کیا۔ انہوں نے فرمایا۔ کہ محمد سعیدؒ ہم سے غائبا
رکھتے ہیں۔

## ظاہری و باطنی علوم میں آپ کا مرتبہ

آپ سترہ سال
فارغ التحصیل
وتدریس میں مشغول ہو گئے تھے۔ آپ نے چند ایک بلند



Marfat.com

ں مشکوٰۃ المصابیح پر تعلیقات کا اضافہ کیا۔ اور مذہب
ے کی تائید کی، ایک رسالہ رفع سبابہ کی مخالفت میں لکھا ہے۔
لے اپنے مکتوبات شریف بھی ہیں۔ جن میں ذات و صفات کے
میں بلند حقائق پیش کیئے گئے ہیں۔ مناظرہ میں آپ کو بڑا درک

## نے کمالاتِ باطنی حضرت مجددؒ سے حاصل کیئے

## رمیں رشد و ہدایت کا سلسلہ حضرت مجددؒ نے آپ

## ور حضرت خواجہ معصوم کمالؒ سے وابستہ کر دیا تھا۔

ت مجددؒ آپ کے خوارق اور کرامات کے قائل تھے۔ بہت ہی
یں آپ کے بارے میں حضرت مجددؒ نے مکتوبات میں درج کی
۔ خازن الرحمۃ بھی حضرت مجددؒ نے آپ کو لکھا ہے۔

## ک زیب عالمگیر کی عقیدت

اورنگ زیب عالمگیر آپ
کا بہت بڑا معتقد تھا۔ ایک
بڑی کوشش کے ساتھ آپ کو دہلی بلایا۔ آپ جانا نہیں چاہتے
ے۔ لیکن بہت اصرار کے بعد تشریف لے گئے۔ کچھ دیر وہاں
نے کے بعد آپ بیمار ہو گئے۔ شاہی اطبائ نے بہت علاج کیا۔

لیکن حالت نازک ہوتی گئی ۔ آخر رخصت لے کر سرہند شریف
ہوئے ۔ دہلی سے ۳۶ میل سنبھالکہ کے مقام پر پہنچ کر ۲۷ جما
۱۰۵۰ھ میں آپ کا انتقال وہیں ہو گیا ۔ تجہیز و تکفین کے بعد
میں سرہند شریف لائے گئے آپ کو بھی حضرت مجددؒ کے قبہ میں دفن

## حضرت مجددؒ کا نمازِ جنازہ پڑھانیکا شرف آپکو ہی

آپ کے آٹھ لڑکے اور پانچ لڑکیاں ہیں ۔ تمام صاحبزادے علم ظا
و باطنی میں نام آور تھے ۔ جن سے باطنی فیوضات کا بہت بڑا سل
جاری ہوا ہے ۔

## صاحبزادگان :

(۱) شاہ عبداللہ رحمتہ اللہ علیہ (۲) شاہ لطف اللہ رحمتہ
(۳) مولانا فرخ شاہ رحمتہ اللہ علیہ (۴) شیخ سعدالدین رحمتہ
(۵) شیخ عبدالاحد رحمتہ اللہ علیہ (۶) شیخ خلیل اللہ رحمتہ
(۷) شیخ محمد یعقوب رحمتہ اللہ علیہ (۸) شیخ محمد تقی رحمتہ

یں سے بہت سے صاحب زادے صاحبِ تصنیف بھی ہوئے ہیں۔



Marfat.com

# شاہ عبداللہ شاہ بن حضرت محمد سعید خازن الرحمۃ رحمۃ اللہ علیہ

# بن حضرت مجدد الف ثانی

آپ نے علوم ظاہری و باطنی
حضرت خواجہ محمد معصوم اپنے
چچا بزرگوار سے حاصل کیے
حضرت خواجہ محمد معصوم کی بڑی
صاحبزادی بھی آپ کے نکاح
میں تھیں۔ دادا بزرگوار کو آپ
نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہوا تھا۔ آپ کے ہاں ایک لڑکا
دو لڑکیاں پیدا ہوئیں۔



Marfat.com

# شاہ لطف اللہ شاہؒ بن حضرت محمد سعیدؒ

## بن حضرت مجددؒ

آپ نے ظاہری اور باطنی علوم
اپنے والدِ بزرگوار سے حاصل
کیئے تھے۔ اپنے زمانہ کے
بہت بڑے متقی اور پرہیزگار
تھے اتباعِ سنت کا پورا پورا
خیال رکھتے تھے۔ آپ بھی
حضرت خواجہ محمد معصومؒ کے
داماد تھے۔ آپ کے ہاں کوئی
اولاد نہ تھی ۔۔۔۔۔۔۔۔۔



Marfat.com

# مولانا فرخ شاہؒ بن حضرت محمد سعیدؒ

## بن حضرت مجددؒ

آپ ظاہری و باطنی علوم میں یکتائے روزگار تھے یہ علوم آپ نے اپنے والد ماجد اور عم بزرگوار سے حاصل کیئے تھے۔ صاحب تصنیف بھی تھے۔ تقوےٰ اور پرہیزگاری میں نمایاں حیثیت رکھتے تھے۔ اتباع سنت کا خاص خیال رکھتے تھے۔ سنہ ۱۱۱۸ھ میں انتقال فرمایا! آپ کے چار صاحب زادے اور تین صاحبزادیاں تھیں۔



Marfat.com

# شیخ سعد الدینؒ بن حضرت محمد سعیدؒ

## بن حضرت مجددؒ

آپ

خازن الرحمتہ

کے چوتھے صاحبزادے

تھے۔ ظاہری اور باطنی علوم میں

آپ کا مقام بلند تھا۔ آپ صاحب

کشف وکرامت بھی تھے۔ تقویٰ

اور پرہیزگاری آپ کی

نمایاں خصوصیت

تھی

آپ کے ہاں ایک لڑکا اور

تین لڑکیاں تولد ہوئیں۔



Marfat.com

# شیخ عبدالاحدؒ بن حضرت محمدؒ سعیدؒ

## بن حضرت مجددرح

آپ علوم ظاہری میں یکتائے روزگار تھے، علوم باطنی کے سلسلہ میں پہلے آپ نے اپنے والد بزرگوار سے بیعت اختیار کی۔ اور تکمیل اپنے عمؒ بزرگوار حضرت خواجہ محمد معصومؒ کمال سے کی آپ صاحب کشف وکرامات تسلیم کئے جاتے ہیں، شعر و شاعری کا بھی شوق تھا۔ وحدت تخلص فرماتے تھے۔ شواہد التجدید، جنود اللہ اور لطائف مدینہ وغیرہ آپ کی تصنیفات ہیں، ہر کہ ومہ نے آپ کی ولایت کو بہ دل وجان تسلیم کیا ہے۔ کچھ عرصہ آپ دہلی جاکر بھی ٹھہرے رہے ہیں۔ ۲۷، ذوالحج سنہ ۱۱۲۷ھ کو آپ نے وصال فرمایا۔ آپ کے چار صاحبزادے اور تین صاحبزادیاں تھیں۔

# شیخ خلیل اللہؒ بن حضرت محمد سعیدؒ

## بن حضرت مجددؒ

آپ نے علوم ظاہری و باطنی
حضرت خواجہ محمد معصومؒ کمال
سے حاصل کیئے۔ اور خلافت
بھی اُن ہی سے پائی۔ اتباع
سُنّت میں آپ کا بہت بڑا
مقام تھا۔ ۱۲۱۱ھ میں انتقال
فرمایا۔ آپ نے تین صاحبزادے
اور ایک صاحب زادی تھی۔

# شیخ محمد یعقوب سعیدیؒ بن حضرت محمد سعیدؒ

## بن حضرت مجددؒ

آپ نے بھی علوم ظاہری و باطنی حضرت قیوم ثانیؒ سے حاصل کئے۔ صاحبِ کشف و کرامات تسلیم کیئے جاتے ہیں۔ اور اُن کی ولایت مسلّمہ تھی۔ ایک صاحب زادہ اور ایک صاحب زادی اُن کے ہاں تولد ہوئے۔



Marfat.com

# شیخ محمد تقی سعیدیؒ بن حضرت محمد سعیدؒ

## بن حضرت مجددؒ

آپ
نے حضرت
قیوم ثانیؒ سے خلافت
حاصل کی۔ شریعت کے
بہت زیادہ پابند تھے
اللہ تعالیٰ نے آپ کو
طاقت بھی بے پناہ
دی تھی۔ بڑے سے بڑا
پہلوان مقابلہ نہیں
کر سکتا تھا۔

—اولاد:—

ایک صاحبزادہ اور سات صاحبزادیاں تھیں



Marfat.com

# قیوم ثانی امام ربانی حضرت محمد معصوم کم...

## عروۃ الوثقےٰ قدس سرہ العزیز بن حضرت مجدد...

ولادت بروز دوشنبہ ۱۰ شوال ۱۰۰۷ھ ، وصال بروز دوشنبہ ۹ ربیع...

### "محمد معصوم" نام کی وجہ تسمیہ

آپ حضرت مجدد کے صاحبزادے ہیں ولا...

سے پہلے حضرت محمد معصوم رح کی والدہ کو بہت سی بشارتیں بتا...
نام بھی اشارہ کے تحت فرمایا گیا۔ چنانچہ محمد معصوم نام اُسی ہی...
کے مطابق رکھا گیا۔

### شیر خوارگی کے حالات

آپ شیر خوارگی کے زمانہ میں... اسلام کا خیال رکھا کرتے...
رمضان شریف کے مہینہ میں دن کے وقت آپ نے کبھی د...
پیا تھا۔

بچپن میں ہی بہت سی کرامات آپ سے سرزد ہو...
آپ کے متعلق ہر کس و ناکس کا یہ خیال تھا۔ کہ آپ مادر...



Marfat.com

## ظاہری سے فراغت

سات سال کی عمر میں آپ نے قرآن شریف حفظ کر لیا تھا۔ اور ... سال کی عمر میں تمام ظاہری علوم سے فارغ ہو گئے تھے۔

## ...ی

آپ کی شادی حضرت مجددؒ کے خلیفہ میر صغیر احمد رومیؒ کی دختر سے سنہ ۱۰۲۱ھ میں ہوئی تھی۔ آپ کی تمام اولاد اسی ... خاتون سے ہوئی ہے۔

## بزرگوار کی موجودگی میں مسند ارشاد پر

سنہ ۱۰۳۴ھ میں آپ مسند ارشاد ... افروز ہوئے۔ اس روز پچاس ہزار آدمیوں نے آپ سے بیعت ... ان میں دو ہزار حضرت مجددؒ کے خلیفہ تھے۔ جو اس روز مختلف ...ات سے سرہند شریف میں آئے ہوئے تھے۔

حضرت مجددؒ کو آپ سے بہت زیادہ محبت تھی۔ حضرتؒ کو ... تربیت کا بہت زیادہ خیال رہتا تھا۔ بہت سے مکتوبات ... کے نام ہیں۔ ان مکتوبات میں بہت اسرار مندرج ہیں ... ت مجددؒ نے بے شمار بشارتیں آپ کے بارے میں فرمائی ہیں ... قیوم ثانی" کی بشارت بھی آپ نے اپنے مکتوب نمبر ۱۰۴ دفتر سوم

میں درج فرمائی ہے. جس کا اقتباس لکھ دیا جاتا ہے. تاکہ معلوم ہو سکے. کہ کمالاتِ مجددیہ کے لیئے حضرت مجددؒ نے آپ کو ہی انتخاب فرمایا تھا. عبارت مکتوب حسب ذیل ہے.

## مکتوب حضرت مجددؒ

الحمدُ للہِ وسلامٌ علیٰ عبادہِ الذین اصطفیٰ

مدت گذری ہے. کہ فرزندان گرامی نے اپنے ظاہری باطنی احوال کی نسبت کچھ نہیں لکھا. شاید دیر تک جدا رہنے کے باعث مجھ دور افتادہ کو بھول گئے ہو. ہم ارحم الراحمین رکھتے ہیں. آیت کریمہ اَلَیسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبدَہٗ (کیا اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو کافی نہیں) نامراد غریبوں کو تسلی بخشنے والی ہے. عجب معاملہ ہے. کہ تمہاری اس قدر لاپرواہی کے باوجود دل تمہارے احوال کی طرف متوجہ ہے. اور تمہارے کمال کا خواہاں ہے. کل صبح کی نماز کے بعد مجلس سلوک کے وقت ظاہر ہُوا. کہ وہ خلعت جو میں نے پہنا ہوا تھا

ں سے دور ہو گئی۔ اور بجائے اُس کے اور خلعت مجھے پہنائی گئی۔
ں آیا۔ کہ یہ خلعت زائلہ کسی کو دینا ہے۔ یا نہیں۔ مجھے یہ آرزو ہوئی

یہ خلعت زائلہ میرے فرزند محمد معصوم کو دے دیں۔ تو
ہے۔ ایک لمحہ کے بعد دیکھا۔ کہ میرے فرزند کو
ت فرمائی گئی ہے۔ اور وُہ خلعت سب کی سب
کو پہنائی گئی ہے۔ یہ خلعت زائلہ معاملہ قیومیت
راد ہے۔ جو تربیت و تکمیل سے تعلق رکھتا ہے

ل عرصہ مجتمعہ میں ارتباط کا باعث ہے۔ اس خلعت جدیدہ کا
یب انجام تک پہنچ جائے گا۔ اور خلع کی مستحق ہو جائے گی
ید ہے۔ کہ کمال کرم سے فرزند عزیز محمد سعید کو عطا فرمائیں گے
یشہ عاجزی سے سوال کرتا ہے۔ اور قبولیت کا اثر پاتا ہے۔
رزند عزیز کو اس دولت کا مستحق معلوم کرتا ہے۔

ع        بر کریماں کارہا دشوار نیست

عداد بھی اُسی کی دی ہوئی ہے۔



Marfat.com

نیاوردم از خانہ چیزے نخست
تو دادی ہمہ چیز من چیز تست

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اِعْمَلُوْا اٰلَ دَاوٗدَ شُکْرًا وَقَلِیْلٌ مِّنْ عِبَادِیَ الشَّکُوْرُ

(اے آل داؤد عمل کرو۔ اور میرے بندے شکر گذار تھوڑے ہیں)

تم جانتے ہی ہو۔ کہ شکر سے مراد یہ ہے۔ کہ بندہ اپنے ظاہری و باطنی اعضاء، جوارح و قوٰی کو حسب جس غرض کے لیئے خدا تعالیٰ نے عطا فرمایا ہے۔ اُن میں صرف کرے۔ کیوں کہ اگر یہ نہ ہوتے۔ تو ... بھی حاصل نہ ہوتا۔ واللہ سبحانہٗ الموفق (اللہ تعالیٰ توفیق دینے والا ہے) اس قسم کے علوم پوشیدہ اسرار میں سے ہیں۔ اگرچہ ... ساتھ کہے جاتے ہیں۔ لیکن پھر بھی ان کا پوشیدہ رکھنا ضروری ہے۔ تاکہ لوگ فتنہ میں نہ پڑیں۔ دوسرے یہ کہ وہ مشکل جو در پیش تھی ... وہ معاملہ عالم مثال میں تھا۔ ان دنوں میں وہ بھی حل ہو گئی۔ اور کوئی پوشیدگی نہیں رہی۔ شاید اس امر میں خواجہ معین الدین کی رُوحانیت کا بھی دخل ہو گا۔ محمد معصوم بھی شاید اس مشکل کو ... رکھتا ہو گا۔ والسلام

اس مکتوب کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت ...

بہت زیادہ محبت تھی۔ اور ساتھ ہی تربیت کا بھی بے انتہا
...ہی وجہ ہے۔ کہ اپنی حین وحیات میں ہی حضرت مجددؒ نے
...ارشاد پر بٹھادیا تھا۔

## ...خواجہ محمد معصومؒ کی شخصیت

نقشبندیہ مجددیہ کی مرکزیت آپ کی ذات سے وابستہ
...روں کی تعداد میں روزانہ لوگ آتے۔ اور سلسلہ مجددیہ میں
...کرتے۔ علماء۔ فضلاء آپ کی مجلس میں ہر وقت موجود رہتے
...ان راہ حق دور دراز غیر ملکوں کا سفر طے کرکے آتے اور اپنی
...جاتے۔ امراء۔ وزراء کا بھی تانتا بندھا رہتا۔ آپ کا لنگر
...وسیع تھا۔ صبح وشام تقریباً پانچ ہزار آدمی آپ کے دستر خوان
...انا کھایا کرتے۔ اور کھانا بھی ہر ایک کو پر تکلف ملتا۔ دستر خوان
...کا گوشت اور کبھی کبھی مرغ اور بٹیر کا گوشت بھی ہوتا۔

## ...ہاں عالمگیر کی عقیدت مندانہ وابستگی

جلوس شاہ جہانی
...سرے سال شہاب الدین شاہ جہان سرہند شریف اگر آپ سے
...ف ہوا۔ چودھویں سال جلوس شاہ جہانی میں اورنگ زیب
...مگیر بیعت سے مشرف ہوا۔ پندرھویں سال جلوس شاہجہانی

ہیں اور نگ زیب کی بہن روشن آرا بیگم اور سولھویں سال
شاہجہانی میں روشن آراء بیگم کی بہن گوہر آرا، بیگم نے سرہند
پہونچ کر آپ سے نسبت قائم کی۔

## حج بیت اللہ شریف

۱۶۵۶ء میں اپنے بے شمار
کے ساتھ حج بیت اللہ شریف
اختیار کیا۔ دو سال تک وہیں مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ ٹھہرے
وہاں بھی بے شمار لوگ آپ کے حلقہ ارادت میں منسلک
رہے۔ اس دوران میں عالم اسلام کے ہزاروں صاحب
بزرگوں نے آپ سے فیض حاصل کیا۔

## صبح وشام خلقت کا بے پناہ ہجوم

دو سال کے قیام
آپ واپس سور
بندرگاہ پر آکر ٹھہرے۔ تو اس تھوڑے سے قیام میں ہزاروں اد
لوگ سلسلہ مجددیہ میں بیعت ہوئے۔ قریباً تیس ہزار آدمی
حلقہ بیعت میں شامل ہوئے تھے۔ وہاں کے چند روزہ قیام
وطن مالوف تشریف لائے۔ تو جہاں کہیں بھی قیام کرنیکا
ہوتا۔ ہزاروں لوگ سلسلہ میں داخل ہوتے۔ ہر جگہ ایک ہجوم
کا اندازہ نہیں لگایا جاسکتا۔



Marfat.com

ریف شریف واپس پہونچ کر اپنے عقیدت مندان کے اصرار پر اپنے
اشفات اور مکشوفات عربی زبان میں جمع کیئے۔ جس کا نام

## "حسنات الطرفین یاقوت احمر" رکھا گیا۔

یہ مکشوفات اور مکاشفات آپ کے مدارج عالیہ کے آئینہ دار
ں۔ جس کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ کا مقام کس
قدر بلند تھا۔

## اتباع سنت کا خیال

آپ کے بھی مکتوبات شریف ہیں۔ جن میں شریعت اور طریقت کی
بہت باریکیاں بیان کی ہیں۔ اتباع سنت کا حضورؒ کو بہت زیادہ
خیال تھا۔ زندگی کے ہر شعبہ میں سنت نبویؐ کا خیال حد سے زیادہ
رکھتے تھے۔ صبح و شام کے اوراد اور نشست و برخاست کے معاملہ
میں بھی اتباع سنت کا پورا پورا خیال رکھتے۔ اپنے مریدین کو
بھی تاکید فرماتے۔ کہ جو کچھ بھی ہے۔ "اتباع سنت" میں ہی مضمر ہے
تقویٰ آپ کا بہت زیادہ تھا۔ طہارت اور پاکیزگی کے مسائل
کا بہت خیال فرماتے۔ بے وضو ہرگز نہ رہتے۔
کلمہ طیبہ کا کثرت سے ذکر فرماتے۔ آیت کریمہ کا بھی ورد رکھتے۔



Marfat.com

**مجلس** آپ کی مجلس میں بہت زیادہ ہجوم رہتا. لیکن ہر ایک کے ساتھ ایک جیسا سلوک ہوتا. آپ کی مجلس میں امرو سلاطین کو بھی بڑی دقت سے بار ملتا. رعب اس قدر تھا. کہ بڑے سے بڑے شہزادگان یا وزرا آپس میں گفتگو نہ کر سکتے تھے. بغیر اجازت مجلس میں کوئی بڑے سے بڑا آدمی بول نہیں سکتا تھا اگر کچھ کہنا ہوتا. تو لکھ کر آپ کے پیش کر دیا جاتا. اگر مناسب ہو تو اجازت دے دی جاتی. دگرنہ خاموشی اختیار کرلی جاتی. کشف وکرامات آپ سے بے انتہا سرزد ہوئے ہیں.

**دین حقہ کے اجرائی کا خیال** دین محمدی کے اجرائی کا آپ کو بہت زیادہ خیال تھا اسی وجہ سے آپ اورنگ زیب عالمگیر کی تخت نشینی کے دل سے متمنی تھے. روضۂ اطہر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بھی حاضری کے وقت یہ آرزو پیش کی گئی تھی. جو اسی وقت پوری ہوگئی.

**۹ لاکھ کے قریب آپ کے ہاتھ پر لوگ بیعت ہوئے اور سات ہزار خلفاء کی تعداد تھی اسکے علاوہ بہت سے**

سلاسل کے صاحب مجاز حضرات نے بھی آپ سے وابستگی اختیار



Marfat.com

## سال

بروز دوشنبہ ۹ ربیع الاول ۱۰۹۷ھ کو آپ نے وصال فرمایا۔ حضرت مجدد رح کے روضہ کے شمال مشرق کی طرف ہوئے۔ جس پر ایک بہت بڑا قبہ روشن آرا بیگم دختر شاہجہان تیار کروایا۔ اور شمال کی طرف ایک عالیشان مسجد بھی تعمیر کروائی۔

قیوم ثانی امام محمد معصوم کمال عروۃ الوثقیٰ رح کے چھ صاحبزادے سے پانچ صاحبزادیاں ہیں۔ یہ تمام صاحبزادگان ظاہری و باطنی علوم میں یکتائے روزگار اور سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کے صاحب ارشاد تھے۔

## صاحبزادگان

(۱) حضرت محمد صبغۃ اللہ رح (۲) حضرت محمد نقشبند حجۃ اللہ قیوم ثالث

(۳) حضرت خواجہ محمد عبید اللہ مروج الشریعۃ (۴) حضرت محمد اشرف رحمۃ اللہ علیہ

(۵) حضرت شیخ سیف الدین رح (۶) حضرت شیخ محمد صدیق رحمۃ اللہ علیہ

# حضرت محمد صبغۃ اللہ بن حضرت محمد معصومؒ بن حضرت مجددؒ

ولادت سنہ ۱۰۳۲ھ — وصال سنہ ۱۲۱

آپ نے علوم ظاہری و باطنی کی
تکمیل اپنے والد بزرگوار سے
کی بہت بڑے باکمال بزرگ
ہو گذرے ہیں۔ حضرت قیوم ثانیؒ
نے خلافت عطا فرما کر کابل بھیج
دیا تھا۔ آپ کی ولایت مسلمہ
تھی۔ کابل میں ہی وصال ہوا۔
حضرتؒ کے چار صاحبزادے اور
اور سات صاحبزادیاں ہیں۔

جو بہت باکمال بزرگ اور صاحب کشف و کرامات
ہوئے ہیں۔



Marfat.com

# قیوم ثالث حضرت خواجہ محمد نقشبند حجۃ اللہ رح
## حضرت محمد معصوم رح بن حضرت مجدد رح

ولادت سنہ ۱۰۳۴ھ — وصال سنہ ۱۱۱۴ھ

**ظاہری باطنی علوم میں آپ کا مقام**

آپ مادرزاد ولی اللہ تھے۔ آپ کے بارے حضرت مجدد رح نے فرمایا تھا۔ کہ " مدارج میں میرا ہم پلہ ہو گا۔ علوم ظاہریہ میں متبحر عالم تھے۔ بہت بڑے مفسر سمجھے جاتے تھے۔ اورنگ زیب عالمگیر کو آپ سے بے انتہا عقیدت تھی۔ کئی ایک اصرار کے ساتھ آپ کو دہلی بلایا تھا۔ آپ کو خلافت قیوم ثانی رح سے عطا ہوئی تھی۔

بہت بڑے صاحب کشف و کرامات بزرگ تھے۔ دور دور سے لوگ حضرت رح کی طرف کھنچے آتے تھے۔ آپ کا ہر فعل شریعت کے مطابق ہوتا تھا۔

**بیت اللہ شریف**

آپ نے حج کا ارادہ کیا۔ تو اورنگ زیب عالمگیر



Marfat.com

نے سات جہاز سامان آپ کے ساتھ روانہ کیئے۔ سات آٹھ
معتقدین آپ کے ہم سفر تھے۔ حرمین الشریفین میں انوارات و تجلیا
کا ظہور ہوا۔ لکھوکھا انسان آپ کے حلقۂ بیعت میں داخل ہوئے
مہینے مدینہ منورہ ٹھہر کر واپس ہندوستان آئے۔

ان دنوں بعض وعناد کی بنا پر علمائے عصر نے حضرت مجد
مکتوبات شریف کے خلاف فتویٰ دیا۔ کہ ان مکتوبات کا پڑھنا
بند کر دیا جائے۔ یہ خلاف شرع کلام ہے۔

بادشاہ کو اس فتنہ کی خبر ہوئی۔ دونوں گروہوں کے درمیا
مناظرہ ہوا۔ مجددی گروہ نے شریعت کے مطابق جوابات د
مخالفین کو اعتراض کی گنجائش نہ رہی۔ بادشاہ نے بھی غلط فہ
دور کرنے کے لیئے۔ مناظرہ قائم کیا تھا۔ بہر حال یہ فتنہ فرو ہو
مخالفین تہ دل سے حضرت مجددؒ کے کلام اور اُن کے کمالا
کے قائل ہوئے۔

اورنگ زیب اکثر مصائب اور مہمات کے وقت حضر
قیوم ثالث سے رجوع کرتا تھا۔ اور آپ کو مستجاب الدعو
جانتا تھا۔

**دوبارہ حج بیت اللہ شریف** کچھ عرصہ کے بعد آپ دوبارہ حج



Marfat.com

لیئے گئے۔ اور اپنے ساتھ اپنے پوتے (حضرت ابوالعلی کے صاحبزادے) حضرت محمد زبیرؒ کو لے گئے۔ آپ نے اپنے پوتے کے بارے میں پیدائش سے پہلے ہی بشارت فرمائی تھی کہ "قیومیت" کے مقام کا حامل ہوگا۔ اور حضرت محمد زبیرؒ کو اپنا قائمقام جانتے تھے۔

سفر حجاز میں ہر موقعہ پر اپنے اُس نوجوان پوتے پر پوری پُوری توجہ فرماتے۔ کچھ عرصہ مکہ معظمہ، مدینہ منورہ اور یمن میں گذارا۔ بے انتہا لوگ آپ کے حلقۂ ارادت میں شامل ہوئے۔

کرامات آپ کی بے شمار ہیں۔ آپ ہر کام میں اتباعِ سُنّت کا خیال رکھتے۔ نشست و برخاست، سونے، جاگنے، کھانے پینے میں بھی کوئی ایسی بات نہ ہوتی۔ جو سنت کے مطابق نہ ہو۔

۲۸ محرم ۱۱۱۴ھ

کو وصال ہوا



Marfat.com

# مُروّجُ الشریعت خواجہ محمد عبیدُ اللہؒ

## بن حضرت محمد معصومؒ بن حضرت مجد...

ولادت ۱۰۳۴ھ — وصال ۱۰۸۳ھ

آپ قیوم ثانیؒ حضرت محمد معصومؒ کے تیسرے صاحبزادے
آپ مادر زاد ولی اللہ تھے۔ اور حضرت عروۃ الوثقیٰؒ کو آپ سے
انتہا محبت تھی۔

### ظاہری و باطنی علوم کی تکمیل

ظاہری و باطنی تعلیم آپ اپنے والد بزرگوار سے حاصل...
سندِ ارشاد پر ۱۰۶۹ھ میں حضرت قیوم ثانیؒ نے اپنی زندگی میں
بٹھا دیا تھا۔ علمائے عصر اور مشائخین وقت آپ کے حلقۂ ارا...
میں داخل ہوئے۔ بہت زیادہ حلیم الطبع تھے۔

### اورنگ زیب عالمگیر کی آپ سے عقیدت

اورنگ زیب عالمگیر آپ سے بہت عقیدت...
تھی۔ بہت کوشش سے آپ کو دہلی بلوایا۔ (ا...



Marfat.com

وائی کے لیئے شہزادہ معظم المعروف بہادر شاہ اوّل
راکین سلطنت بھیجا بہت عزت و احترام کیساتھ رکھا گیا
سے پند و نصائح سنتا رہتا۔ اور ان پر عمل کرتا۔

**و تقویٰ** آپ بہت زیادہ متقی پرہیزگار تھے۔ ایک دفعہ حج کے لیئے ارادہ فرمایا۔ لیکن حالات کے تحت
ادہ بدل گیا۔ آپ نے حج کا جملہ اندوختہ راہ للہ صرف کر دیا۔
ں کے لیئے بہتر مصرف یہی سمجھا۔ کہ مسجد تیار کر دی جاوے چنانچہ
، عالیشان مسجد اور حوض تیار کروا دیا۔

آپ صاحب کشف و کرامت بزرگ ہوئے ہیں۔ شریعت
بہت زیادہ پاس تھا۔ ہر بات میں اتباع شریعت کا خیال
تے۔

**صال** آپ اکثر بیمار رہتے۔ تپ دق کا مرض تھا۔ بادشاہ وقت نے بھی بہت علاج کروایا۔ کوئی افاقہ نہ ہوا۔
۱۹ار ربیع الاول ۱۰۸۳ھ جمعہ کے روز عین اشراق کی نماز میں
تعالیٰ کے حضور پہونچ گئے۔
وصال کے وقت آپ کی عمر صرف چوالیس سال کی تھی۔



Marfat.com

آپ کی اولاد تین صاحب زادے اور تین صاحب زادیاں ہیں

## آپ کے

صاحب زادے جن سے آگے نسل جاری ہوئی

(۱)

## حضرت شیخ محمد ہادی رحمتہ اللہ علیہ

(۲)

## حضرت خواجہ محمد پارسا رحمتہ اللہ علیہ

(۳)

## حضرت شیخ محمد سالم رحمتہ اللہ علیہ



Marfat.com

# حضرت محمد اشرف بن حضرت محمد معصوم بن حضرت مجدد

ت سنہ ۱۰۴۸ھ وصال سنہ ۱۱۱۷ھ

آپ قیوم ثانی رح
عروۃ الوثقیٰ کے چوتھے فرزند تھے۔
آپ علوم ظاہری میں متبحر عالم تھے۔ اور بہت
سی کتابوں پر حاشیے تحریر کئے ہیں۔
علوم باطنی میں حضرت والد بزرگوار سے
صاحب مجاز تھے۔ بے شمار لوگ
آپ کے حلقہ بیعت
اخل تھے۔ اتباع سنت کا ہمیشہ خیال رکھتے۔ بے شمار
ت آپ سے سرزد ہوئی ہیں۔
آپ کی اولاد چار صاحب زادے اور تین صاحب زادیاں

# حضرت شیخ سیف الدین قدس سرہٗ

## بن حضرت محمد معصوم بن حضرت مجد

ولادت ۱۰۵۵ھ ؁ وصال ۱۰۹۵ھ ؁

### ولادت سے قبل آپ کے متعلق پیش گوئی

آپ مادر زادو... تھے۔ پیدائش... قبل بہت سی بشارات آپ کی والدہ کو بتائی گئیں۔ اور... بزرگوار کو بشارت دی گئی۔ کہ حضرت مجدد الف ثانی کے جم... کمالات اور خصائص کی مرکزیت آپ کی ذات سے واب... کردی گئی ہے۔

علوم ظاہری میں آپ کا مقام بہت بلند ہے۔ علوم... میں حضرت کو حضرت مجدد رض کے کمالات سے وافر حصہ ن... ہوا ہے۔

### اورنگ زیب عالمگیر کی آپ سے عقیدت

اورنگ زیب عالمگیر... نے آپ...



Marfat.com

رہ بہت اصرار کے ساتھ بلوایا تھا۔ آپ قیوم ثانی حضرت محمد
کے حکم سے تشریف لے گئے لیکن قلعہ میں داخل نہیں ہوئے۔
بلکہ خلاف شرع اصنام کو بادشاہ نے مسخ نہیں کردیا۔
رقص وسرود سے آپ کو بہت زیادہ نفرت تھی۔ اور اس کو
کرنے کا ارادہ رکھتے تھے۔ بڑی بڑی محافل سے ان بدعات
ج کچھ عرصہ کے لیئے ختم ہوگیا تھا۔

## پروقار اور بارعب شخصیت

رعب کا یہ عالم تھا۔ کہ بادشاہ اور امرا بات
کرنے کی جرأت نہ کرتے تھے۔ اور ہمیشہ باادب رہتے تھے۔
سے لوگ آپ کی اس شان وشوکت اور رعب وداب کو
محسوس کرتے۔ لیکن آپ کی روحانیت کے اس قدر قائل
کہ حرف شکائت زبان پر نہ لا سکتے تھے۔ آخر سرکش
بزدد آپ کی روحانیت سے خود بخود مرعوب ہوجاتے تھے۔
آپ میں جذب بہت زیادہ تھا۔ اکثر لوگ آپ کی توجہ
بے اختیار ہو جاتے۔ ہزار ہا لوگ دور دور سے آکر
سے فیض حاصل کرتے۔ کرامات بے انتہا آپ سے
ہوئی ہیں۔



Marfat.com

آپ نے بہت تھوڑی عمر پائی ہے۔ اس کے باوجود
کا فیضان مسلمہ ہے۔ اور مجددیہ کمالات وخصائص کے
آپ کی ذات مختص ہے۔
آپ کی اولاد۔ آٹھ صاحب زادے اور چھ صاحب زادیاں
تھیں۔



Marfat.com

# حضرت شیخ محمد صدیق بن حضرت محمد معصوم بن حضرت مجدد

ت ۱۰۵۷ھ          وصال سنہ ۱۱۳۰ھ

آپ قیوم ثانی کے چھوٹے صاحبزادے ہیں۔ علوم ظاہری و باطنی
نے اپنے والد بزرگوار سے حاصل کیئے۔

آپ کی ولایت مسلمہ تھی۔ مادرزاد ولی اللہ تھے۔ اور پیدائش
قبل بشارت بھی آپ کے بارے میں دی گئی تھی۔

والد بزرگوار کے بعد آپ حج کے لیئے گئے۔ وہاں ہزاروں،
لاکھوں دور دراز کے مشائخین نے آکر آپ سے بیعت کی۔
ی پر آپ نے دہلی میں قیام کیا۔

## سید عبد الباسط بغدادی کا آپ سے رجوع

سید عبد الباسط از اولاد حضرت
غوث الاعظم محض بلقائے ربانی آپ کی تلاش میں بغداد سے چل
پڑے ہوئے۔ اور شاہجہان آباد آکر آپ سے بیعت کی۔

دہلی میں آپ کا انتقال ہُوا لیکن نعش مبارک سرہند شر
لائی گئی۔ آپ کی اولاد دو صاجزادے اور دو صاجزادیاں تھیں۔
قیوم ثانی حضرت محمد معصوم رح کی پانچ صاجزادیاں بھی علوم
و باطنی میں یکتائے روزگار تھیں۔ اور انہوں نے خواتین میں تبلیغ اس
کی خدمات سرانجام دیں۔

## حضرت مُحمد معصُوم رح کے تصرفات

حضرت امام محمد معصوم رح کے
کی تعداد سات ہزار تھی۔
یہ بھی حضرت کے تصرف میں داخل تھا۔ کہ صرف ایک مہینہ حضرت
کی خدمت میں بیٹھنے سے سلوک باطنی اور کمالات ولایت
ہو جایا کرتے تھے۔



Marfat.com

# حضرت خواجہ محمد فرخ بن حضرت مجددؒ

ب حضرت مجددؒ کے چوتھے صاحبزادے ہیں۔ آپ گیارہ سال کی
ر میں اللہ تعالیٰ کو پیارے ہوئے۔ مادر زاد ولی اللہ تھے۔ حضرت
جددؒ نے اپنے ایک مکتوب میں درج فرمایا ہے۔ کہ گیارہ
سال کی عمر میں ہی مدارج طے کر رہا تھا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ
کے عذاب سے بہت ڈرتا رہتا۔ اور ہمیشہ یہ دعا
کرتا رہتا۔ کہ لڑکپن میں ہی مر جاؤں۔ "تاکہ آخرت
کے عذاب سے نجات پاؤں



Marfat.com

# حضرت محمد عیسیٰ بن حضرت مجددؒ

آپ حضرت مجددؒ کے پانچویں صاحبزادے ہیں۔ صرف آٹھ سال میں راہئ ملک بقاء ہوئے۔ کشف و کرامات کا یہ عالم تھا۔ کہ لوگ اس کم عمر صاحبزادے سے سفر میں روانہ ہونے کے وقت مل جایا کرتے۔ اور آپ اُن کو واردات قلبی سے آگاہ فرمادیا کرتے۔ مسجد میں ایک روز کھیلتے کھیلتے دوزخیوں اور بہشتیوں کی جوتیوں کو علیحدہ علیحدہ ترتیب دینے لگ گئے تھے۔ حضرت مجددؒ نے یہ دیکھ کر کہ لوگ عمل سے بیکار نہ ہو جاویں۔ فوراً آکر تمام جوتیوں کو اکٹھا کر دیا۔ اور فرمایا۔ "برکشف کفش باید زد"



Marfat.com

# حضرت محمد اشرفؒ بن حضرت مجددؒ

آپ
حضرت مجددؒ کے چھوٹے صاحبزادے
تھے۔ صرف دو سال کی عمر
پائی تھی۔ شیر خوارگی میں ہی
بہت سی عجیب و غریب
باتیں آپ سے دیکھنے میں
آئی تھیں۔



Marfat.com

# حضرت شیخ محمد سعید یحییٰ ابن حضرت مجددؒ

ولادت سنہ ۱۰۲۴ھ ——— وصال سنہ ۱۰۹۶ھ

آپ حضرت مجددؒ کے ساتویں صاحب زادے ہیں۔ آپ صرف ۹ سال کے ہی ہوئے تھے۔ کہ حضرت مجددؒ کا وصال ہوگیا۔ ظاہری باطنی علوم کی تکمیل آپ نے قیوم ثانی سے کی۔

آپ کی شادی خواجہ عبیداللہ المعروف خواجہ خوردؒ (صاحبزادہ حضرت خواجہ باقی باللہؒ) کی صاحب زادی سے ہوئی۔ آپ کی اولاد تین صاحب زادے اور ایک صاحب زادی تھی۔ آپ کا زہد و تقویٰ مسلمہ تھا۔ اتباع سنت کا ہر وقت خیال رکھتے تھے۔

۲۷، جمادی الثانی سنہ ۱۰۹۶ھ کو آپ نے وصال فرمایا۔



Marfat.com

## حضرت مجددؒ کی صاحبزادیاں :

۱) ایک شیرخوارگی کی حالت میں فوت ہو گئی۔

۲) دوسری اُم کلثوم چودہ سال کی عمر میں انتقال فرما گئی۔

۳) تیسری خدیجہ زمانی زندہ رہیں۔ اُنھوں نے سلوک اپنے والد بزرگوار سے حاصل کیا۔ حضرت مجددؒ نے آپ کی ولایت وکمالات کی خوشخبری بھی دی تھی۔ بے حد نیک اور متقی تھیں۔ آپ کا نکاح حضرت مجددؒ نے اپنے برادر زادہ حضرت عبدالقادرؒ سے کر دیا تھا۔

---

حضرت مجددؒ الف ثانیؒ پر اللہ تعالیٰ کا خاص کرم ہے۔ کہ خانوادہ مجددیہ کے افراد علم وفضل میں یکتائے روزگار تھے۔ اُن کے تبحرِ علمی کو علمائے معاصرین نے ہمیشہ تسلیم کیا ہے۔ باطنی علوم میں حضرت مجدد کی اولاد میں ہر فرد ولی اللہ ہُوا ہے۔ شاہان وقت



Marfat.com

ہمیشہ اُن کا احترام کرتے رہے۔ اور اُن سے وابستگی رکھتے ر
یہ خصوصیات کسی اور خانوادہ میں نہیں ہیں۔ بالخصوص تبلیغ وا
اور احیائے اسلام کے سلسلہ میں اس خاندان کی کوششیں قا
ستائش ہیں۔ دُنیوی جاہ وحشم نے ہر لمحہ ان حضرات کے دروازے
کو آکر کھٹکھٹایا ہے۔ لیکن حضرت مجدد کے کمالات ولایت کا تصر
سمجھئے۔ کہ خانوادۂ عالیہ کے ہر فرد نے اس دنیوی سیم وزر کو ا
قریب آنے نہیں دیا۔ بلکہ فقر و استغناء کے آبائی اور موروثی
پر بیٹھ کر تبلیغ دین حقہ کا کام کیا۔

یوں تو حضرت مجددؒ کے صاحبزادگان کی اولاد در اولاد میں
تمام صاحب ولایت پیدا ہوتے رہے۔ اور کوئی بھی فرد اس خا
کا ایسا نہیں گذرا۔ جس کی ولایت کو تسلیم نہ کیا ہو۔ اور اُن کو مسند
نشین مسندِ تلقین و ارشاد نہ سمجھا ہو۔ البتہ قیوم ثانی حضرت محمد معص
قدس سرہٗ کے پڑوتا۔ حضرت خواجہ محمد نقشبند حجۃ اللہ رح قیوم ثالث
کے پوتا۔ حضرت ابوالعلیٰ رحمۃ اللہ کے صاحبزادے قیوم رابع حضرت
محمد زبیر قدس سرہٗ کا ذکر نہایت اختصار سے کر دینا ضروری ہے
کیوں کہ حضرت محمد زبیرؒ حضرت مجددؒ کے بعد دُوسری صدی یعنی
گیارھویں صدی کے مجددؒ تسلیم کیئے گئے ہیں۔



Marfat.com

# قوم رابع



Marfat.com

Marfat.com

# حضرت محمد زبیر بن حضرت ابو العلی بن حضرت محمد نقشبند بن حضرت محمد معصوم بن حضرت مجدد

آپ حضرت ابو العلی کے صاحبزادے ہیں۔ ۵۔ ذیقعدہ بروز دوشنبہ ۔۔۔ میں پیدا ہوئے۔ ولادت سے پہلے بہت سی بشارات معلوم ہوتی ۔۔۔ قیوم ثالث حضرت محمد نقشبند حجتہ اللہ آپ کے دادا نے فرمایا ۔۔۔شتہ اور آئندہ اولیائے عظام اور صوفیائے کرام کے کمالات ۔۔۔ میں ودیعت کیئے گئے ہیں۔

**۔۔۔ کے حالات** بچپن کا واقعہ ہے۔ کہ آپ کے گھر والوں نے دیکھا کہ ایک اژدھا نے آپ کے ہاتھوں پاوں کو چوما۔ اور پھر اچانک غائب ہو گیا۔

آپ عالم شیر خوارگی میں عام بچوں کی طرح رویا نہ کرتے ۔۔۔ اور نہ ہی ہر جگہ پیشاب وغیرہ کرتے۔ جسم کو کبھی ننگا نہ ہونے ۔۔۔تے۔

چار سال چار ماہ کی عمر میں بسم اللہ کروائی گئی۔ بہت چھوٹی



Marfat.com

عمر میں فارغ التحصیل ہو گئے۔ آپ پر جذب غالب رہتا تھ
باطنی احوال وارد ہونے کی وجہ سے آپ کا رنگ اکثر متغیر ہو
اور جسم کانپنے لگ جاتا۔ اور کبھی کبھی بے ہوش بھی ہو جات
آپ کے دادا قیوم ثالث جب دوسری بار حج کے لیے
تو اس صالح نوجوان کو بھی ساتھ لے گئے۔

## مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ میں آپکے اوقات

مکہ معظمہ میں کا یہ دستور ہو
کثرت سے نوافل ادا کرتے۔ مراقبہ کی یہ حالت ہوتی۔ کہ آدھی را
سے کر بعض اوقات چاشت تک مراقبہ فرماتے۔ صرف فجر کی نم
باجماعت پڑھ لیتے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ
بھی آپ دن رات مراقبہ فرماتے۔

## ہندوستان اور کابل کے مشائخین وقت کا آپ سے رجوع

کچھ
جب قیوم ثالث واپس ہندوستان تشریف لائے۔ تو بے شما
لوگ حضرت قیوم ثالث کی خدمت میں حصول فیض کے لیے
ہوئے۔ حضرت اُن کو اپنے نوجوان پوتا حضرت محمد زبیر کے س
دیتے۔ اِس چھوٹی سی عمر میں آپ کی توجہ کا یہ عالم تھا۔ کہ بڑ



Marfat.com

ن آپ کی توجہ کو برداشت نہ کر سکتے تھے۔ اُس وقت آپ کی عمر
اکیس[۲] سال کی تھی۔ آپ کابُل بھی تشریف لے گئے۔ اور مشائخین
آپ کے مراقبہ میں آکر فیضیاب ہوتے۔ اور ہزاروں صبح و شام
کے حلقۂ ارادت میں شامل ہوتے جاتے۔

## م شاہ المعروف بہادر شاہ اوّل کی آپ سے عقیدت

اورنگ زیب کے انتقال
ں کے بیٹوں میں خونریز جنگ ہوئی۔ معظم شاہ المعروف بہادر شاہ
سے بے انتہا عقیدت رکھتا تھا۔ آپ نے اُن کے حق میں دعا
ں۔ اور یہی شاہزادہ ہندوستان کے تخت و تاج کا وارث
۔

## کا لاہور میں ورود

کچھ دنوں کے بعد آپ لاہور تشریف لے گئے۔ ہزارہا لوگ آپ کے حلقہ ارادت
شامل ہوئے۔ اور بہتوں نے مدارج طے کر کے خلافت حاصل
۔

## جہان آباد میں رہائش

واپس سرہند شریف آئے اور کچھ دن ٹھہر کر آپ شاہجہان آباد چلے
ے۔ اور غیر آباد جگہ میں سکونت اختیار کی۔ لیکن آپ کی وجہ سے



Marfat.com

ڈ ہ غیر آباد علاقہ ایک اچھا خاصا شہر بن گیا۔

آپ کی مجلس میں کوئی شخص بغیر اجازت بات نہیں کر سکت[ا]
بڑے بڑے امراء وزراء دم بخود رہتے تھے۔

## نادر شاہ درانی کا دہلی میں قتل عام

انہی دنوں نادر شا[ہ] نے دہلی پر حملہ کی[ا]
کچھ ناچاقی کی وجہ سے قتل عام شروع کر دیا۔ لوگ ہراساں او[ر]
پریشان تھے۔ آپ کے پاس دُعا کے لیئے ملتجی ہوئے۔ آپ [نے]
مراقبہ فرمایا۔ اور کہنے لگے۔ کہ یہ فتنہ جلدی فرد ہو جاوے گا۔ اتفا[ق]
ایسا ہُوا۔ کہ جس محلہ میں آپ سکونت رکھتے تھے۔ وہاں کس[ی]
کوئی گزند نہیں پہونچا۔

## کشف و کرامات

حضرت سے بے شمار کرامات صادر ہ[وئی]
ہیں۔ بعض لوگوں نے آپ کو خانہ کعب[ہ]
حج کرتے دیکھا۔ لیکن حقیقت میں آپ ہندوستان میں ہی موجود
تھے۔ اسی طرح بے شمار واقعات ہیں۔ جو اطناب کی غرض سے چھو[ڑ]
دیئے گئے ہیں۔

## اسم ذات کے مراقبہ کے انوارات

آپ کے دادا حضرت محمد [نقشبند]
قیوم ثالث نے آپ کو

یت کی تصدیق فرمائی ہے۔ آپ نے حضرت مجددؒ کے اُس
ی تصدیق فرمائی ہے۔ کہ اسم ذات کے مراقبہ کے بعد سالک کے
پر ایک ایسا نور غالب آجاتا ہے۔ کہ اگر اُس کو بہت کوشش کے
ق دل سے ہٹایا جاوے تب بھی نہیں ہٹ سکتا۔ خواہ مدتوں
کیوں نہ لبسر کردی جاویں۔ سلوک کے راستہ میں یہ پہلا قدم ہے
آپ نے فرمایا۔ کہ حقیقت میں معاملہ بھی ایسا ہی ہے۔ کہ کوئی خطرہ
لاحق ہو ہی نہیں سکتا۔ ——— آپ بے انتہا عبادت
گذار تھے۔ ایک لمحہ کے لیئے بھی یاد خدا سے غافل نہ
ہوتے۔ حد درجہ کے متقی پرہیز گار تھے۔ نشست و
برخاست، خورد و نوش اور دیگر معاملات میں اتباع
سُنت کا خیال رکھتے تھے۔ ———

——— ۹ ذیقعد ۱۱۵۲ھ ———

کو اشراق کے وقت دہلی میں انتقال
فرمایا۔ نعش مبارک سرہند شریف
میں لائی گئی۔ ———



Marfat.com

# اُمرائے سلطنت



Marfat.com

Marfat.com

حضرت مجددؒ نے جس طریق سے اکبری الحاد کو ختم کیا۔ اس کا ذکر گذشتہ صفحات میں گذر چکا ہے۔

یعنی تیسرا گروہ جس کو تبلیغ و اشاعت دین حقہؒ کیلئے انتخاب لیا تھا۔ وہ اکبر اور جہانگیر کے عہد کے متدین اُمراء اور اراکین سلطنت تھے۔ حضرت مجددؒ نے ان کو ذمہ داری کا احساس دلا کر اُن سے شریعت غراؒ کی ترویج کا کام لیا۔ یہ وہ صاحب ثروت سطوت لوگ تھے۔ جن کے بل بوتے پر اکبر اور جہانگیر ملک گیری، ملک رانی میں نام پیدا کر رہے تھے۔

وابستگان حضرت مجددؒ کی فہرست بہت طویل ہے۔ چند یک نام نیچے لکھ دیئے جاتے ہیں۔

## اُمرائے سلطنت:

خان اعظم، قلیج خاں، فرید خاں، مہابت خاں، جباری خاں۔ سلام خاں، سکندر خاں، حکیم فتح اللہ خاں، شیخ عبدالوہاب۔ سید محمدؒ اختر، جعفر خاں لودھی، مرزا بدیع الزماں، خان جہاں۔ سید احمدؒ، خضر خاں۔ خانخاناں، مفتی صدر جہاں وغیرہ ......

ان میں سے اکثر حضرت مجددؒ سے بیعت تھے۔ چند ایک ایسے



Marfat.com

تھے جو شروع میں حضرت خواجہ باقی باللہؒ کے مرید ہوئے۔ لیکن
حضرت خواجہؒ نے تعلیم و تربیت کی غرض سے حضرت مجددؒ کے سپرد
کر دیا۔ اور بعد میں باقاعدہ حضرت مجددؒ سے فیض حاصل کرتے رہے۔
صرف قلیج خاں اور فرید خاں دو ایسے اراکین سلطنت ہیں، جو آخر دم
تک حضرت مجددؒ کے پیر بھائی رہے۔ بایں ہمہ ان کو بھی حضرت
مجددؒ سے نیازمندانہ وابستگی تامین وحیات رہی۔ اور اسی کو سرمایہ
نجات سمجھتے رہے۔

حضرت مجددؒ نے مکتوبات سے ان سب کو نوازا ہے۔ جس
میں شریعت غرا کی ترویج کا ذکر بالخصوص کیا ہے۔

## حضرت مجددؒ کی صحبت کا اثر

قاعدہ اور دستور چلا آرہا ہے کہ "ہر عیب کہ سلطان بپسندد
ہنر است" لیکن حضرت مجددؒ کی توجہ اس قدر غالب تھی، کہ یہ اراکین
سلطنت شاہان وقت کے عقائد کے علی الرغم دینی اور روحانی
مرکز سے نہیں ہٹتے تھے۔ آخر ش حضرت مجددؒ کے فیض صحبت کا
یہ اثر ہوا۔ کہ بالتدریج طبقہ امرا میں ترویج دین حقہ کی لہر دوڑ گئی

## مکتوبات شریف میں پند و وعظ کا طریق

حضرت مجددؒ نے ان امرائے سلطنت

مکتوبات میں مخاطب کرنے کا جو طریق اختیار کیا ہے۔ وہ فن خطابت
میں بہت ارفع مقام رکھتا ہے۔

پند و وعظ کے ساتھ ساتھ ان کے مراتب کا بھی خیال رکھتے اور
تذکیر و تبلیغ کو مؤثر کرنے کے لئے حسب مراتب کسی صاحب
احتیاج شخص کی سفارش اس انداز سے فرماتے۔ جو مکتوب الیہ
اور شرعی سنن و مستحبات کی ادائیگی سے آسان تر معلوم ہوتی۔ لیکن
حقیقت میں اس سفارش کے اندر مکتوب الیہ کی خفتہ صلاحیتوں
اور خوبیوں کو بیدار کر کے اُسے میدان عمل میں لانا مقصود ہوتا تھا۔
مثلاً یہ تحریر فرمانا۔ کہ شریعت غرا کی ترویج کے لئے قاضی کا عہدہ
ہونا ضروری ہے۔ اور اس عہدہ کے لئے فلاں شخص مستحق ہیں۔
وغیرہ وغیرہ ............

یہ اس قسم کی صورت ہے۔ کہ کسی صاحب اختیار شخص کو ذمہ داری
کا احساس دلا کر اس کو فوری طور پر میدان عمل میں لے آنا ہوتا ہے۔

بالفاظ دیگر حضرت مجددؒ ان امرائے سلطنت کو مراتب
کے پیش نظر داروئے تلخ کو شکر آلود گولی کی صورت میں
دیا کرتے تھے۔ تاکہ زود اثر ہو۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا ہے



Marfat.com

کہ موعظت میں حکمت کا ہونا ضروری ہے۔

اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَۃِ وَالْمَوْعِظَۃِ الْحَسَنَۃِ وَجَادِلْھُمْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ۔

(آپ اپنے رب کی راہ کی طرف عمل کی باتوں اور اچھی نصیحتوں کے ذریعہ بلائیے اور ان کے ساتھ اچھے طریقہ سے بحث کیجئے۔)

امرائے سلطنت کو ذمہ داری کا احساس دلاکر شریعت غرّا کی ترویج کے لیئے تیار کرنا بہت بڑا کام ہے۔ ارکین سلطنت کے قلب و فکر کو صحیح رُخ پر ڈالنے کی کوشش جس انداز سے حضرت مجدد نے کی ہے۔ وہ "فراست المؤمن" کے بغیر محال ہے۔ دگرنہ یہی خان اعظم اور میراں صدر جہاں تھے۔ جو اکبری الحاد کے خلاف کھڑے ہو گئے تھے۔ لیکن بعد میں اکبر کے معتقد بن گئے تھے۔

## ترغیب و تشویق کا طریق

اسی طرح فرید خاں اور قلیچ خاں مریدین حضرت خواجہ باقی باللہ کو اشاعت دین حقہ کے لیئے ترغیب و تشویق دلاتے رہنا حضرت مجدد کا بہت بڑا کام ہے۔ کیوں کہ نیکی کی حمایت اور برائی کی [illegible] میں اگر کوئی آواز نہ اُٹھے۔ تو اکثر طبیعتوں میں نیکی کرنے کا جذبہ پژمردہ ہو جایا کرتا ہے۔ لیکن حضرت مجدد نے پیہم مکتوبات سے ان امرائے



Marfat.com

ملطنت کے جذبات کو انجلا بخشا. تاکردین حقہ، کی صحیح ترد یج ہوتی
ہے۔
وابستگان حضرت مجددؒ کا ذکر کرنا بہت مشکل ہے. صرف چند
، نام اور کا ذکر اجمالاً کر دیا جاتا ہے.



Marfat.com

# خانخاناں عبدالرحیم خاں

بیرم خاں کا لڑکا تھا۔ جو اکبری اور جہانگیری عہد کا بہترین جنیل
اور عہدہ دار تھا۔ عربی۔ فارسی، ترکی، ہندی زبان پر پورا عبور تھا
چند مکتوب آپ کی طرف لکھے ہیں۔

حضرت مجدد ؒ ایک مکتوب میں فرماتے ہیں۔

" دولتمندوں کیلئے تواضع زیبا ہے اور فقراً کیلئے استغنا
اور بے نیاری کیونکہ علاج ضد سے ہوا کرتا ہے۔ آپ کے
خطوط سے استغنا ظاہر ہوتا ہے۔ اگرچہ آپکا منشا تواضع
ہو۔ بیشک آپ نے فقراء کی خدمت کی ہے مگر ان کے
آداب کا لحاظ رکھنا بہت ضروری ہے، تاکہ خدمت
کا صلہ ملے۔ اتقیا تکلفات سے بری ہوتے ہیں،
متکبرین کے ساتھ تکبر سے پیش آیا کرتے ہیں۔"



Marfat.com

# خان اعظمؒ

اکبر کا رضاعی بھائی تھا۔ شروع میں اکبر کے عقائد
ے خلاف آواز اٹھائی۔ میر صدر جہاں نے بھی ساتھ
یا۔ اکبر نے ہر دو کو مجبور کر کے مکہ معظمہ بھیج دیا۔ لیکن
پس آنے پر اکبر کے نیازمندان میں شامل ہو گئے۔
یعت تدین کی طرف راغب تھی۔ ابوالفضل سے چشمک
ی۔ اور آپ اسی کو اکبری الحاد کا سرچشمہ سمجھتے تھے
۱۶۰۲ء جب ابوالفضل راجہ نر سنگھ دیو کے ہاتھوں قتل
ا۔ تو آپ نے "تیغ اعجاز نبی اللہ سر باغی برید" سے ابوالفضل
ے قتل کی تاریخ نکالی۔

اکبر کے انتقال کے بعد حضرت مجددؒ سے وابستگی
ہت زیادہ ہو گئی تھی۔

حضرت مجددؒ کے مکتوبات شریف میں آپ کے نام
ل مکتوب ہیں۔

# مفتی صدر جہاں

اکبر اور جہانگیر کے عہد کے مفتی ہیں۔ آپ کو حضرت مجددؒ نے مکتوب تحریر فرمائے ہیں۔ ان میں شریعت اور طریقت کے عوامض شرح اور بسط کے ساتھ بیان کئے ہیں۔

# خان جہاں

بیرم خاں کے خواہر زادہ ہیں۔ اکبری اور جہانگیری عہد کے بہت بڑے عہدہ دار تھے۔ حضرت مجددؒ نے ایک طویل مکتوب آپ کے نام لکھا ہے۔



Marfat.com

# مہابت خاں

جہانگیر کے عہد کا بہترین جرنیل جس نے حضرت مجددؒ کی
اری پر بغاوت شروع کردی تھی۔ اور پھر حضرت مجددؒ کے
سنے پر جہانگیر کی اطاعت اختیار کرلی۔ آپ کے نام بھی
رت مجددؒ کا مکتوب ہے۔

# قلیج خاں

اکبری دور کے بہترین جرنیل اور عہد جہانگیری کے بڑے
بیدار تھے۔ حضرت مجددؒ کے پیر بھائی تھے۔ لاہور کے صوبیدار
ں رہے ہیں۔ حضرت نے انہیں اجرائے شریعت کے بارے
ایک مکتوب میں تحریر فرمایا ہے ——— کہ



Marfat.com

"آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ لاہور جیسے شہر میں
آپ کے وجود سے بہت سے احکام شرعیہ نے رواج
پالیا ہے۔ دین کو تقویت اور ملت بیضاء کی تائید
ہوتی ہے۔ یہ شہر فقیر کے نزدیک ہندوستان کے تمام
شہروں میں قطب ارشاد کی حیثیت رکھتا ہے
اس شہر کی خیر و برکت تمام شہروں پر اثر ڈالتی ہے
اگر اس شہر میں دین کو فروغ ہوگا۔ تو سب جگہ دین
کو فروغ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ آپ کی امداد فرمائیں۔"

اسی طرح اور بے شمار خطوط ہیں۔ جو حضرت مجددؒ نے امرائے
سلطنت اور صاحب اثر حضرات کو دین کی ترویج کے بارے میں
لکھے ہیں۔

حقیقت میں حضرت مجددؒ کے وجود نے اکبری اور جہانگیری
عہد کے قریباً تمام عہدہ داران کو بالتدریج شریعت غرائی



Marfat.com

ر احیائے اسلام کے لیۓ تیار کر لیا تھا۔ حضرت مجدد کے صاحبزادگان
رخلفاء نے حضرت مجددؒ کے اس نصب العین کی پوری پوری دیکھ
ال کی۔ اور بلاخوف تردید کہا جا سکتا ہے۔ کہ حضرت مجددؒ کے
احبزادگان اور خلفاء نے وہ کام کیا ہے۔ جو کسی دوسرے خاندان
سے ہرگز نہیں بن پڑا۔

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ

# خلفاءؒ

حضرت مجدد الف ثانیؒ کے خلفاء کی تعداد بہت زیادہ ہے، ہر ایک کے حالات اگر لکھے جائیں تو ایک علیحدہ کتاب تیار ہو جائے گی. اس لیئے چند ایک کے حالات اجمالاً تحریر کر دیئے جاتے ہیں۔



Marfat.com

Marfat.com

# شیخ طاہر لاہوریؒ

آپ حضرت مجددؒ کے بڑے خلفاء میں سے ہیں۔ بہت متقی اور پرہیزگار تھے۔ کثرت سے مجاہدات کرنے والے تھے۔ حلال کی روزی کماکر کھاتے اور اہلِ دنیا سے دُور رہا کرتے تھے۔

ایک صبح حضرت مجددؒ نے حاضرین سے فرمایا۔ کہ دوستوں میں سے ایک دوست کی پیشانی پر "شقی" لکھا ہوا دیکھا ہے تمام حاضرین ڈر گئے۔ کچھ دنوں کے بعد معلوم ہوا۔ کہ شیخ طاہر لاہوری پر بدبختی کے آثار نمایاں ہونے لگے۔ یعنی آپ نے زنّار پہن لیا۔ اور تلک لگالیا۔ حضرت مجددؒ کو اس بات کی جب تصدیق ہوگئی۔ تو آپ نے بارگاہِ الٰہی میں نہائت خضوع و خشوع سے دُعا کی کہ۔ الٰہ العالمین شیخ طاہر کی شقاوت کو سعادت سے بدل دے۔ اور لفظ "شقی" کو "سعید" کردے۔ چنانچہ حضرت مجدد کی دُعا قبول ہوئی۔ اور حضرت شیخ طاہر لاہوری سے شقاوت دور ہوگئی۔ اور سعادت نصیب ہوئی۔ حضرت کی توجہ خاص سے مقامات بلند پر فائز ہوئے۔

حضرت مجددؒ نے آپ کو تلقین و ارشاد کی خاطر لاہور بھیج دیا
آپ ہر سال پا پیادہ حضرت کی خدمت اقدس میں سرہند شریف حا
ہوا کرتے ۔ مزار شریف لاھور میں ہے ۔

# سید شیخ بدیع الدین شہارنپوریؒ

آپ حضرت مجددؒ کے بڑے خلیفہ ہیں ۔ آپ ہی کو حضرت
آگرہ فوج میں تبلیغ و اشاعت کے لیئے بھیجا تھا ۔ جہاں فوج
بہت سے عہدہ داران حضرت کے سلسلہ بیعت میں داخل ہو
تھے ۔

آپ بہت عبادت گذار تھے ۔ تقوٰی ، پرہیزگاری میں نما
حیثیت رکھتے تھے ۔

آپ کا مزار سہارنپور میں ہے ۔



Marfat.com

# خواجہ ہاشم کشمیؒ برہانپوری

آپ حضرت مجددؒ کے معروف خلیفہ ہیں، مکتوبات شریف
تیسری جلد۔ آپ نے ترتیب دی تھی۔ بہت سے مکتوبات
آپ کے نام ہیں۔ جن میں شریعت اور طریقت کے نکات بیان
کئے گئے ہیں۔ آپ شاعر بھی تھے۔ لیکن اکثر شعر اپنے شیخ کی
مدح میں ہوتے تھے۔ آپ کا مزار برہان پور ہے۔

# میر محمد نعمان بدخشیؒ

آپ پہلے خواجہ باقی باللہؒ کے مرید تھے۔ بعد میں حضرت مجددؒ سے
بیعت کی اور حضرت کی نظر کیمیائے سعادت کی بدولت مدارج علیہ حاصل
کئے۔ آپ مسلمہ طور پر صاحب کشف و کرامت بزرگ تھے۔ آپ کا مزار



Marfat.com

اگر؛ میں مرجع خاص و عام ہے۔

# حضرت مولانا یوسف سمرقندیؒ

آپ حضرت خواجہ باقی باللہؒ کے مرید تھے۔ لیکن حضرت خو
نے آپ کو حضرت مجددؒ کے سپرد کیا تھا۔ اور ساتھ ہی سفارش
تھی۔ کہ آپ کا کام حسب خواہش سرانجام ہو جاوے۔ ابھی ابتد
منازل ہی میں تھے۔ کہ وصال کا وقت قریب آگیا۔ حضرت مجددؒ اس
وقت تشریف فرما ہوئے۔ اور خاص توجہ فرمائی۔ چنانچہ وصال
پہلے پہلے آپ کے جملہ مدارج طے ہو چکے تھے۔

# حضرت مولانا صالحؒ

آپ حضرت مجددؒ کے ہمراہ رہا کرتے تھے۔ باطنی فیوضات
حصول کے لیئے بے حد متمنی رہتے تھے۔ ایک روز حضرت مجد



Marfat.com

وضو کا بچا ہوا پانی پی لیا۔ پیتے ہی انقباض جاتا رہا، اور مدارج
ہونا شروع ہو گئے۔ آپ نے حضرت مجددؒ کے بارے میں ایک
ب بھی لکھی ہے۔

## حضرت مولینا احمد برکیؒ

آپ نے حضرت مجددؒ سے ایک ہفتہ کی ملاقات میں خلافت
صل کی، اور حضرت کے ارشاد کے مطابق خراسان میں تبلیغ و
اعت دین حقہ کے لئے چلے گئے، آپ کی وجہ سے اس علاقہ
ں سلسلہ مجددیہ کی بہت زیادہ ترویج ہوئی۔



Marfat.com

## شیخ مزملؒ

آپ حضرت مجددؒ کے بڑے خلیفہ تھے۔ اور بہت بڑے متقی پرہیزگار تھے۔ جلوت وخلوت میں اکثر حضرت مجددؒ کے ساتھ رہے اتباع سنت کا آپ کو بہت زیادہ خیال رہتا۔ زیادہ عمر آپ نہیں پائی۔ اتفاقاً ایک پہاڑی سے پاؤں پھسل گیا۔ اور اُس صدمہ میں انتقال فرمایا۔

## شیخ حمید بنگالیؒ

آپ بنگال کے رہنے والے تھے۔ شروع شروع میں آپ اولیائے اللہ کے قائل نہ تھے۔ لیکن حضرت مجددؒ کی خاص توجہ سے اُن کی یہ سرکشی جاتی رہی۔ حضور نے خلافت عطاء فرمائی۔ (ح



Marfat.com

ں روانگی اپنی پاپوش عطا کی۔ جو آج تک منگل کوٹ میں
رہے۔
آپ شریعت اور طریقت کے نکات کو خوب سمجھتے تھے۔
سے ایک بہت بڑا سلسلہ مجددیہ قائم ہوا ہے۔ مزار شریف
ں کوٹ میں ہے۔

# حضرت مولانا عبدالواحد لاہوریؒ

آپ حضرت مجددؒ کے بڑے خلیفہ ہیں۔ بہت کثرت سے عبادت
تے تھے۔ حضرت مجددؒ کے ارشاد کے مطابق بخارا تشریف لے گئے۔
کسی نے مسجد میں نہ ٹھہرنے دیا۔ رات کو خواجہ بہاؤالدین نقشبندؒ نے
میں متولیاں کو ڈانٹا۔ کہ اس نو وارد سے اچھا سلوک کیوں نہیں کیا۔
چنانچہ صبح متولیان نے آکر معذرت چاہی۔ اس طرح آپ کی
توقیر بڑھ گئی۔ اور ہزار ہا لوگ دور دراز سے آکر بیعت
نے لگے۔



Marfat.com

## حضرت خواجہ عبداللہؒ خواجہ عبیداللہؒ

یہ دونوں مُرشد زادے تھے. حضرت خواجہ باقی باللہؒ نے ہر دو کو حضرت مُجددؒ کی خدمت میں لاکر توجہ خاص کے لیئے فرمایا حضرت مُجددؒ بڑی عزت سے پیش آئے. اور توجہ خاص سے مشرف فرمایا. آپ کے نام ایک چالیس صفحہ کا مکتوب بھی ہے. جس عقائد اہلسنت والجماعت سے مفصل بحث کی گئی ہے.

## حضرت مولٰنا یار محمد بدخشیؒ

آپ بدخشاں سے تشریف لائے تھے. حضرت مجدد سے ملے کیا. اور خلافت پائی.

آپ بے حد حسین تھے. حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ے پناہ محبت تھی، حج کے لیئے گئے۔ تو عرفات کے میدان میں
ثی پڑھو دج دیکھ کر طبیعت بے قرار ہوگئی، کیوں کہ اسی موقعہ پر
در صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جمال مبارک نظر کے سامنے آگیا۔ بے اختیار
رگر پڑے۔ اور بے ہوش پڑے رہے۔ جب ہوش آیا تو رقص
نے لگے۔ اور یہ شعر پڑھنے لگے۔

گر ایں لیلیٰ از خیمہ بیروں شود!
بساکوہ وصحرا کہ مجنوں شود!

ا عرب دیکھ کر کہہ رہے تھے۔ کہ عجمی مجنوں ہو گیا ہے۔ لیکن آپ
شوں اسی شعر کو پڑھ کر رقص فرما رہے تھے۔

---

## حضرت مولانا امان اللہؒ

آپ پر جذب غالب تھا۔ حضرت مجددؒ سے خلافت حاصل
ں۔ عشقِ محمدی میں ہر وقت سرشار رہتے۔ اتباع سنت کا بہت
خیال فرماتے۔ بسا اوقات جذب غالب ہوتا۔ تو مدتوں یہی کیفیت



Marfat.com

رہتی۔ ننگے سر اور ننگے پاؤں جسم پر ٹاٹ لپیٹ کر آپ بیت اللہ شریف گئے۔ اور مدینہ منورہ ہوتے ہوئے شام چلے گئے۔ اور وہیں انتقال فرمایا۔

# شیخ آدم بنوریؒ

حضرت آدم بنوریؒ حضرت مجددؒ کے بڑے خلفاء میں سے ہیں۔ شروع میں یہ حاجی خضر خاں افغان کے مرید ہوئے۔ اور انھوں نے فرمایا۔ کہ جو کچھ میرے پاس تھا۔ وہ میں تجھے دے چکا ہوں۔ جب مزید تشنگی کے تحت حضرت مجددؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنے مرشد کے الفاظ نقل کیئے۔ تو حضرت مجددؒ نے فرمایا

یہ شروع شروع کی باتیں ہوتی ہیں۔ اور محض مبتدی کے لیئے تسلی ہوتی ہے۔

حضرت مجددؒ نے چند ماہ توجہ فرمائی۔ اور آپ کے مقامات



Marfat.com

ترقی ہونا شروع ہوگئی۔ مدارج طے کروانے کے بعد خلافت عطا
ں۔ اور رخصت کی اجازت دے دی۔

**...ت کا رجوع** آپ کی طبیعت شروع میں ہدایت پر مائل نہ ہوئی
رجوعات سے طبیعت گریز کرتی۔ لیکن بعد
رجوعات کا یہ عالم ہوگیا۔ کہ ہزاروں معتقدین ہر وقت ساتھ
ے۔ لنگر آپ کا بہت وسیع تھا۔ اور آپ کے لنگر میں باورچی
خو کھانا پکاتا تھا۔ آپ حج کے لیے تشریف لے گئے ہزاروں
ین آپ کے ساتھ ہو لئے۔ ہر مقام پر ہزاروں کی تعداد میں
سے فیض حاصل کرتے۔ مکہ معظمہ سے جب آپ مدینہ منورہ
نچے۔ تو اشتیاق بے انتہا تھا۔ آرزو تھی۔ کہ مدینۃ النبی کو چھوڑ کر
ایا جائے۔ چنانچہ یہ آرزو اُن کی پوری ہوگئی۔ آپ کا مدینہ
ہ میں انتقال ہوگیا۔ اور وہیں دفن ہوئے۔
شیخ آدم بنوری نے اپنی کتاب نکات الاسرار میں تحریر فرمایا
ے کہ **حضرت مجددؒ کی ایک توجہ ہمارے ہزار سالہ سلوک**
**سے بہتر ہے**"۔ حضرت مجددؒ سے آپ کو بہت محبت تھی۔
رماتے ہیں۔ کہ حضرت مجددؒ کے مزار مبارک سے دو سال تک



Marfat.com

فیض حاصل کرتا رہا۔ آپ کے لاکھوں مرید تھے۔
شاہجہان کے عہد میں آپ ہندوستان ترک کرکے حجاز چلے گئے تھے۔ طبیعت میں فقر و استغنا بہت زیادہ تھا۔ سلاطین، امرا اور وزرا کو خاطر میں نہ لاتے تھے۔



Marfat.com

تمام ممالک اسلامیہ میں سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ بہت جلد پھیل گیا،
اور اس کے فیوضات اس قدر وسیع تر ہوتے گئے۔ کہ دیگر سلاسل کے
شائقین بھی اس سلسلۂ عظیم سے وابستگی کرنے لگے، اور آج یہ بے
تکلف کہا جا سکتا ہے، کہ حضرت مجددؒ کے خلفائے کے خلفاء کی بدولت
سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ تمام عالم اسلامی میں مقبولیت حاصل کر چکا ہے
جملہ خلفائے کے حالات اس کتاب میں جمع کرنا بہت مشکل ہے،
صرف چند ایک کے حالات تیمناً بہت اختصار کے ساتھ شامل
کر دیئے ہیں۔

حضرت شیخ سیف الدینؒ بن حضرت محمد معصومؒ کمالؒ بن
حضرت مجددؒ کے خلیفہ خواجہ نور محمد بدایونیؒ کے واسطے سے حضرت
مرزا جانجاناں مظہر شہید دہلوی کا سلسلہ ملتا ہے۔ جو مستند
اولیائے عظام کی صفِ اول میں ہیں۔



Marfat.com

# حضرت مرزا جانجاناں مظہر شہید دہلویؒ نور اللہ مرقدہ

ولادت ۱۶۹۹ء شہادت ۱۷۸۰ء

آپ کے کشف و کرامات اور تصرفات بے انتہا ہیں۔ دھلی گلی کوچے اور درو دیوار حضرت مرزا جانجاناں مظہر شہید کے تصرف کے شاہد ہیں۔ شریعت اور طریقت میں آپ کا مقام بہت بلند ہے۔

## امام الہند حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ کا قول

آپ کی نسبت لکھتے ہیں:۔

آنچہ قدر ایشاں ما مردم میدانیم۔ شما چہ دانید۔ احوال مردم ہند بر ما مخفی نیست۔ کہ خود مولد و منشأ فقیر است۔ و بلاد عرب را نیز دیدہ ایم۔ و سیر نمودہ احوال مردم ولایت از ثقات آنجا شنیدہ ایم و تحقیق کردہ کہ عزیزے کہ بر جادہ شریعت و طریقت و اتباع



Marfat.com

کتاب و سُنت ہمچنیں استوار و مستقیم باشد. و در ارشاد طالبان شان عظیم و نفس قوی دارد. در یں جز و زماں

مثل ایشاں در بلاد مذکور نیافتہ نمی شود مگر در گذشتگاں بلکہ در ہر جزو زماں وجود ایچنیں عزیزاں کمتر بودہ است چہ جائے ایں زماں کہ پُر فتنہ و فساد است".

## علماءُ صُلحاء کی عقیدت

جملہ علمائے معاصرین حضرت مظہر شہیدؒ کے کمالات ولایت کے قائل ہیں. دور دراز سے تشنگان خانقاہ مظہریہ میں آکر فیض یاب ہوتے. سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کا یہ مرکز مغلیہ سلطنت کے زوال کے دور میں بھی عوام و خواص کے سکون قلبی اور فیضان رُوحانی کا سرچشمہ بنا ہؤا تھا. بادشاہِ وقت شاہ عالم ثانی آپ سے انتہا درجہ کی عقیدت رکھتا تھا.

## وصال

۷. محرم الحرام رات کے وقت کسی ناہنجار اور بدبخت نے دروازے پر دستک دی. آپ نے دروازہ



Marfat.com

کھولا۔ اُس نے اچانک دو تین کاری وار آپ پر کیئے۔ اور بھاگ گیا۔ آپ بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ جب ہوش آیا۔ تو اپنا ہی شعر پڑھنا شروع کر دیا۔ ؎

بنا کردند خوش رسمے بخاک و خون غلطیدن
خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

تین دن یہی شعر وردِ زبان رکھا۔ بادشاہ وقت نے بہت کوشش کر قاتل کا پتہ لگایا جاوے۔ لیکن آپ نے یہ کہہ کر ٹال دیا۔ کہ اللہ تعالیٰ بہتر انتقام لینے والا ہے۔ آخر ۱۰ محرم الحرام کو انتقال فر اور دروازہ ترکمان میں اپنی خانقاہ میں دفن ہوئے۔ جو آج تک مرجع عوام و خواص بنا ہوا ہے۔

## خلفاء

آپ کے خلفاء بے شمار ہیں۔ اولوالعزم خلف

(۱) ——— مولینا غلام یحییٰ رح

(۲) ——— مولانا ثناء اللہ پانی پتی رح

(۳) مولینا شاہ غلام علی دہلوی رح کے نام تعارف کے محتاج نہ



Marfat.com

ہیں۔ حضرت مولینا غلام یحییٰؒ کا نام علماء کی صف اوّل میں ہے آپ نے درسیات کی کتب متداولہ پر حاشیے بھی لکھے ہیں۔

## حضرت مولینا ثناء اللہ پانی پتیؒ

آپ کو شاہ عبدالعزیز دہلویؒ بیہقی وقت کہا کرتے تھے۔

آپ بہت سی کتابوں کے مصنف ہیں۔ "مالابد منہ" ابتک مدارس میں پڑھائی جاتی ہے "تفسیر مظہری" (سات جلد) اپنے شیخ کے نام لکھ کر ایک ہمہ گیر شہرت حاصل کی ہے۔ اور بہت سے رسائل اور کتب آپ کی یادگار ہیں۔

۱۲۲۵ھ میں آپ کا وصال ہوا ہے۔ اور آپ کا مزار شریف پانی پت میں ہے۔

## خاتم الاولیاء شاہ غلام علی نور اللہ مضجعہ

مرزا جانجاناں مظہر شہیدؒ کے نامور خلیفہ شاہ عبداللہ المعروف شاہ غلام علی دہلویؒ ہیں۔ آپ کو تیرھویں صدی کے مجدد مانتے ہیں



Marfat.com

روم، شام، عراق، عرب، کردستان، ترکیہ کے علاقہ جات میں آپ کی وجہ سے سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کا فروغ ہوا۔

## شیخ خالد کردیؒ خلیفہ حضرت شاہ غلام علی دہلویؒ

شیخ خالد کردیؒ نے دہلی آکر آپ سے بیعت کی۔ اور بقاعدہ منازل طے کر کے خلافت حاصل کی۔ واپس جاکر دولت عثمانیہ میں اس سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کی بہت زیادہ ترویج کی۔ اس سلسلہ کی اتنی مقبولیت تھی۔ کہ مصطفیٰ کمال اتاترک نے جب تمام صوفیہ سلسلوں کا خاتمہ کیا۔ تو فقط استنبول میں ۷۰ تکیہ سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کے تھے۔

علاقہ کردستان میں شیخ خالد کردیؒ کا نام اب تک احترام سے لیا جاتا ہے۔ شیخ کردیؒ عربی فارسی کے بلند پایہ شاعر بھی تھے۔ آپ نے بہت سے قصائد حضرت شاہ غلام علی دہلویؒ کی تعریف میں لکھے ہیں۔

علامہ شامی نے "سل الحسام الہندی لنصرۃ مولٰنا خالد نقشبندی" کے نام سے ایک مستقل رسالہ لکھا ہے۔ جو مصر میں چھپ چکا ہے۔ شیخ خالد کردیؒ کی وجہ سے بہت سے بلاد اسلامیہ کے بزرگ حضرت شاہ غلام علی دہلویؒ کے پاس حصول فیض کی خاطر حاضر ہوئے۔ غلام



Marfat.com

حاصل کی۔ اور واپس جاکر سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کی ترویج کی۔

## عوام وخواص کی ارادت

حضرت شاہ غلام علی دہلوی کی خانقاہ عوام وخواص کے لیئے باعث کشش تھی۔ لنگر بڑا وسیع تھا۔ پانچ سو کے قریب صبح و شام کھانا کھانے والے ہوتے تھے۔ اور خود حضرت کے پاس ایک حبہ نہ رہتا تھا۔ ہر شخص آپ کی ولایت کا دل سے قائل تھا۔ سر سید مرحوم نے بھی حضرت شاہ غلام علی دہلوی کا نام آثار الصنادید میں بڑے احترام سے لیا ہے۔ اور خود اُن کو خاندانی ارادت کی وجہ سے "دادا حضرت" کہہ کر یاد کیا ہے۔

## وصال

سنہ ۱۲۴۰ھ میں حضرت شاہ غلام علی دہلوی کا وصال ہوا۔ اور اپنے شیخ کے پہلو میں خانقاہ مظہریہ اندرون ترکمان دروازہ دفن ہوئے۔

"نور اللہ مضجعہ" سے تاریخ وصال نکالی ہے۔

حضرت شاہ غلام علی دہلوی کے خلیفہ شاہ ابوسعیدؒ کے واسطے سے شاہ عبدالغنی دہلویؒ اور اُن سے حضرت مولینا محمد علی وترئیؒ اور اُن کے واسطے سے حضرت مولینا محمد اعظم حسین مہاجر مدنیؒ کا سلسلہ ملتا ہے۔ ان بزرگان عظام کے واسطے سے بلاد عرب میں سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ

کی خوب ترویج ہوئی۔

ہندوستان میں شاہ ابو سعیدؒ کے خلیفہ مولینا محمد شریف قندھاریؒ

اور مولینا دوست محمد قندھاریؒ ہیں۔

ہر دو خلفاء شاہ ابو سعیدؒ سے دو شاخیں ہوگئیں۔

**مولینا محمد شریف قندھاری** سے حاجی محمود جالندھریؒ۔ ان سے خواجہ قادر بخشؒ۔ اُن سے سائیں توکل شاہ انبالویؒ اور خواجہ عبدالخالقؒ کا سلسلہ ملتا ہے۔

**مولینا دوست محمد قندھاری** سے خواجہ محمد عثمان موسیٰ زئیؒ اُن سے مولینا سراج الدینؒ اُن سے مولینا غلام حسینؒ، مولینا فضل علیؒ مولینا احمد خانؒ (کندیاں) اور مولینا حسین علیؒ (واں بھچراں)

---

## مولانا محمد اعظم حسینؒ مہاجر مدنیؒ اور خواجہ عبدالخالقؒ

ہر دو کے واسطوں سے شیخنا مخدومنا قطب العالم حضرت علامہ محمد عبدالعزیز رحمتہ اللہ علیہ کو نسبت نقشبندیہ مجددیہ پہونچی ہے۔

دوسرے لفظوں سے حضرت مجددؒ کے سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کا فیضان دنیائے اسلام میں عالم گیر ہو چکا ہے۔ دُعا ہے کہ تا قیام قیامت اس سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کے فیوضات و برکات انشراح صدور کا



Marfat.com

مانیت قلوب کا باعث ہوتے رہیں۔ اور ہمگناں ننگ اسلاف
کے لیئے اس سلسلہ کی وابستگی باعث نجات ہو۔

اَنْتَ وَلِیٌّ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ
اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا ——— آمین

شنیدم کہ در روز امید و بیم
بداں را بہ نیکاں ببخشد کریم

Marfat.com